ما شاء الله ولا قوة الا بالله

# بجواب امداد الآفاق برجم اہل النفاق
## پرچہ تہذیب الاخلاق





در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۹۰ء

# جوابات تحریرات جناب سید احمد خان صاحب بہادر سی ایس آئی جج عدالت خفیفہ بنارس مندرجہ تہذیب الاخلاق از طرف جناب مولوی سید امداد العلی صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رفیق خوب کمیاب ہست چون اکسیر در عالم ۞ بدست ہر کہ افتد کیمیا گر میتوان گفتن ۞ کمالون کی صورت مین عیبون کے ظاہر کرنے والون کو اور صفات ذمیمہ پر تحسین و آفرین کرنے والون کو خود پسند لوگ دوست سمجھتے ہین اور جوش جہل مرکب سے اپنے عیب کو ہنر جانتے ہین ۞ ہر آنکس کہ عیبش نگویند پیش ۞ ہنر داند از جاہلی عیب خویش ۞ عکس بینی کی نوبت یہان تک پہونچی کہ دوست عیبون پر آگاہ کرنے والے دشمن ہین اور خیالات فاسدہ پر ستایش کرنے والے یار انجمن ۞

میرے بعضے قدیم دوست نئے نئے خیالات اور عجیب عجیب معاملات مختلف صورتون مین ظاہر کرتے ہین بارہا دل نے چاہا کہ اون کے خیالات کی کیفیت اور معاملات کی حقیقت سے عام انسانون کو آشنا کرون لیکن بلحاظ اسکے کہ دوستون کا دل آزردہ کرنا جہل ہے اور کفارہ یمین کا سہل اور قومی بھائیون اور ملکی دوستون کا اون کے خیالات اور معاملات کے فتور اور قصور کے بیان کی طرف متوجہ ہونا کافی ہے اور نیز اونکے دنیاوی امور مین اگرچہ اونھون نے ممتنعات کو بصورت ممکنات اور غیر واقعیات کو بصورت واقعیات نمایان کیا ہو بحث کرنے سے قلم اور زبان کو ہمیشہ روکتا رہا ہون ہان مذہبی مسائل مین جو اونھون نے صریح قرآن اور حدیث اور اجماع اہل اسلام سے خلاف کیا ہے اون مین البتہ حق کو ظاہر کرتا رہا ہون اور مسائل دینی کو جو اونھون نے ملحدانہ طور پر بیان کیا ہے اوسپر مسلمانون کو بلکہ غیر مذہب والون کو بھی آگاہ کرتا رہا ہون ۞

مدرسة العلوم کی نسبت سوال کے لکھے اوس خط کے جواب کے جو اونھون نے اس بارہ مین میرے پاس بھیجا تھا کوئی
رائے خاص ابھی تک بھینے نہین دی تھی اب پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱۰ صفر سنہ ۱۲۹۰ ہجری آیا جو کہ
مین کبھی بر مرہ مخالفین تجویز مدرسة العلوم معدود کیا گیا ہون کچھ لکھنے اور کہنے کا مجکو موقع ملا ہی -

جناب سی ایس آئی سید احمد خان صاحب بہادر نے مخالفین تجویز مدرسة العلوم کو جو صفات قسم پر بیان
فرمایا ہی کسیکو خبیث النفس و بد باطن کہا اور کسیکو یار اپنا بناکے حاسد اور اپنی ترقیات پر خفا ہونے والا قرار
دیا اور کسیکو متعصب وہابی بیہودہ الامتہ ٹھہرایا اور کسیکو خود غرض اور خود پرست فرمایا اور کسیکو ٹٹ پونجیا اخبار نویس
لکھا اور کسیکو بے تمیز اور کسیکو نادان مسلمان بیان کیا سو مخالفین اسکے جواب مین کہتے ہین کہ ہمکو اسکی کچھ شکایت
جناب سید احمد خانصاحب بہادر سی ایس آئی سے نہین ہی کہ شاید وہ معذور ہون

عجب نہین کہ اونکو بسبب افراط فکر کے تجویز مدرسة العلوم مین اور بسبب اختیار محققون شایقہ کے علوم جدیدہ
مین اور بسبب استعمال اغذیہ ضارہ دماغ اور مولد سودا از اندازہ قدر طبعی سکے مانند بعض [illegible] اور اشربہ موجودہ
کے حاضری اور ٹین اور چھوٹے اور بڑے کھانون مین اور بسبب اکثر پہننے لباس گرم کے مانند لال ٹوپی وغیرہ کے
جسکے کبھی اونکو عادت نتھی ایک مرض پیدا ہو گیا ہو کہ جسکے صنعت تغیر ظنون و افکار کی مجرد طبعی سے طرف
فساد کے ہی مرض آدمی کو افکار سلیمہ او ظنون سالمہ سے باز رکھتا ہی اور صاحب اس مرض کا ہمیشہ بدگمان رہتا ہی اپنے خیر خواہ کو
حاسد اور دشمن سمجھتا ہی اور نسبت اپنے احباب اور خیر خواہون کے ظنون فاسدہ مختلفہ خاطر مین لاتا ہی اور اطبا اور معالجین
کو کہتا ہی کہ یہ سب میری ہلاکت کے درپے ہین بیچارے سید احمد خان کس گنتی اور شمار مین ہین آخر مین یہ مرض بڑے
بڑے فلاسفہ مثل افلاطون اور فارابی کو لاحق ہو گیا ہی ۰

پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ایک مورخہ یکم محرم سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین جو موثر ہونا اس پرچہ کا اسقدر سمجھتے ہین کہ کانپور
اور گورکھپور اور مراد آباد سے اوسکے مضامین کے رد ہوتے ہین اور قوم کے دلون مین ایک تحریک آگئی ہی کہ ہر ایک
کے دل مین کسی نہ کسی بات کا جوش ہی کوئی اوسکے مضامین کی تردید کی فکر مین ہی اور کوئی تکفیر کی فکر مین اور
کوئی کسی اور بات کی فکر مین اور خیال ہو جانا لوگون کو کہ بلاشبہ ہماری قوم خراب ہوتی جاتی ہین اسکے لیے
کچھ کرنا چاہیے اس پرچہ کی وجہ سے تصور فرماتے ہین اور کسی غیر مذہب اور ملت والے کی ستایش پر خوش ہوتے
ہین یا کسی سفیہ طالب علم کے اس کہنے پر کہ جو طریقہ تعلیم بالفعل مقرر ہی وہ بلاشبہ بہت بدل گئے [illegible]
کتابین [illegible] درس مین داخل ہین جنسے عمر ضائع ہوتی ہی اور نئے علوم ایسے پڑھائے جائے



کام کے ہین نہ دنیا کے ناز کرتے ہین اور جا بجا مدارس اسلامی مقرر ہونے کو بھی اثر تجویز مدرستہ العلوم کا جانتے ہین
سو یہ سب آثار او خواص اوسی مرض کے ہین ؛

جب کوئی مفسد عالم مین فساد پھیلاتا ہی یا کوئی نادان بیوقوفی کا کام کرتا ہی تو اصلاح کرنے والے
اوس مفسد کے فساد پر لوگون کو آگاہ کرتے ہین تاکہ بندگان خدا اوسکے شر سے محفوظ رہین اور عقلا اوس
نادان کی بیوقوفی کو عام لوگون کے سامنے ظاہر کرتے ہین تاکہ لوگ اوس بیوقوفی کے کام کو نکرین اگرچہ
اس مفسد کا فساد اور اس نادان کی بیوقوفی جیسی واسطے اس مفسد اور اس نادان کے خسران کا موجب ہی ویسے
ہی اوسکے لیے جو اس فساد کی اصلاح کرنے والا ہی اور اس بیوقوفی پر لوگون کو متنبہ کرنے والا منفعت کا موجب
ہی ؏ ہر چہ دیدیم کہ شد از تار زلف یار شد ؛ دام شد زنجیر شد تسبیح شد زنار شد ؛ لیکن اوس مفسد اور نادان
کو اسپر کہ میرے فساد اور بیوقوفی کی یہ تاثیر ہی کہ لوگون کو اوسکے آگاہ کرنے اور ظاہر کرنے پر تحریک ہوئی
یا اوس سے ایک قوم کو منفعت حاصل ہوئی کہ اون کو فساد کی اصلاح کرنے سے اور بیوقوفی پر آگاہ کرنے
سے کچھ ثواب ملا خوش ہونا چاہیے ؛

اور پرچہ تہذیب الاخلاق کی وجہ سے لوگون کو سوا اس خیال کے کچھ اور خیال نہین ہوا ہی کہ اس سبب سے
بعض سفیہون جاہلون اور دو خوانون کے جنکو کچھ تمیز نہین ہی خراب ہونے کا اندیشہ ہی پس اسکے لیے کچھ کرنا چاہیے
بہرحال اپنے خیال فاسد اور ناشناس اور ناواقف کی تحسین پر مغرور ہوتا اور بے تمیزون کے اقوال موافق
طبع پر مسرور ہوتا کسی عاقل کو نچاہیے ؏ مشو غرہ بر حسن گفتار خویش ؛ بتحسین نادان و پندار خویش ؛
ہمیشہ اہل علم ہر وقت اور ہر شخص کے مناسب طریقہ تعلیم مین ترمیم کرتے رہتے ہین بعض وقت بعض طالب علمون
کو ایک کتاب کا پڑھانا کچھ ضرور نہین جانتے ہین اور دوسرے وقت دوسرے طالب علم کو اوسی کتاب کا پڑھانا
مناسب سمجھتے ہین پس یہ ترمیم مدرسین کی رائے پر مدارس اسلامیہ موجودہ مین جاری ہی اسکا باعث کچھ تجویز
مدرستہ العلوم نہین بلکہ ممبران مدرستہ العلوم نے مدرسین مدارس اسلامیہ سے اس ترمیم کا حال سنکر اگر اپنی نئی
رائے قائم کی ہو تو کچھ عجب نہین اصلاح مدارس اسلامی کے قائم ہونے کا خیال کچھ اثر تجویز مدرستہ العلوم نہین
ہو سکتا ہی اس لیے کہ کانپور اور دیوبند اور سہارنپور اور دہلی اور علی گڑھ وغیرہ مین اس تجویز سے پہلے
مدارس مقرر ہو چکے ہین ؛

ملحد نیچریا والا خیال کرتا ہی کہ سارے کمالات عالم مین جو حاصل ہین وہ اثر ہی میرے خیالات کی موافقت کا

اور جتنے عیوب اور نقائص دنیا میں موجود ہیں وہ نتیجہ ہیں میرے معاملات کی مخالفت کا جناب سید احمد خان صاحب نے حال قاضی فیض علی صاحب کا جو فرید آباد کے قاضی تھے سنا ہوگا کہ باوجود اسکے کہ اونکو شعر کے موزون کرنے کی بھی کچھ قدرت نہ تھی لیکن بجوش مالیخولیا ساتھ فردوسی اور انوری اور سعدی اور خاقانی کے دعوی ہمنفسی کا رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر چاہوں میں طرفۃ العین میں تمام اہل قبور کو زندہ کر ڈالوں میری چوکھٹ کی خاکبوسی سے اقطاب اور اوتاد مقرر ہوتے ہیں اور میری توجہ سے تمام حاجتمند فائض المطالب ہوتے ہیں میں کہتا ہوں کہ بہت انسان ہیں کہ اپنی قوم کی بھلائی کے لیے کوشش کرتے ہیں اور صرف قومی فائدہ کے لیے محنتیں شاقہ اوٹھاتے ہیں اور یہ کوششیں اور محنتیں اونکی اکثر موجب رسوخ اور تقرب کے حضور حکام اور باعث نام آوری کے درمیان خواص و عوام ہو جاتی ہیں لیکن اونکی ان کوششوں اور محنتوں کو کوئی اونکی ذاتی غرض پر محمول نہیں کرتا ہے اور نہیں کہتا کہ یہ جو کام کرتے ہیں نام آوری اور شہرت کے لیے اور حکام وقت کے سامنے رسوخ پیدا کرنیکا اور اونکی وجہہ کا اور قریب ہونے کو کرتے ہیں ؛

پس وجہ مخصوص ہے نے سید احمد خان صاحب کی ساتھ ان ظنون کے اصحاب ان ظنون کی خباثت نفس اور بدباطنی کو میں خیال نہیں کرسکتا ہوں ؛

بہت ہندو اور مسلمان ہندوستان میں ایسے ہیں کہ اونکو سی ایس آئی یا اور قاعدہ پچپن سالہ سے علیحدہ ہو گئے اور اونکو کچھ مناسبت ملی اونکی ترقیات کو دیکھکر اونکے کسی پرانے یار نے اونپر حسد نہ کیا اور اپنے فخر اور دل کی ٹھنڈک کو اس میں نہ سمجھا کہ اون کے کاموں میں جھوٹے سچے عیب نکالیں جھوٹی سچی تہمتیں اونکو لگائیں اور اس طرح دل کے جلے پھپھولے پھوڑیں سوا اس سبب مخصوص کے سبب اس حسد کا ساتھ سید احمد خان صاحب کے میں نہیں معلوم کرسکتا ہوں ؛

جو لوگ تجویز مدرسۃ العلوم سے مخالف ہیں اونمیں سے بعض وجاہت دنیا میں جناب سید احمد خان صاحب سے بمراتب فائق ہیں اور بعضے ایسے ہیں کہ اگرچہ اونکو جاہ دنیا بھی حاصل ہے لیکن قناعت کے سبب اونکو کسی چیز کی تمنا نہیں ؛

## قول سید احمد خان صاحب

اونکے ساتھ ہمدردی کرنا کفر خیال کرتے ہیں کافر سے سچی دوستی سچی محبت سچی ہمدردی اعلیٰ مسئلہ اسلام کا سمجھتا ہوں ؛

اوّل سید احمد خان صاحب بہادر اپنے آپ کو بذریعہ اپنی تحریر کے وہابی مشتہر کر چکے ہین اور وہابی
دو قسم کے ہین ایک نجدی وغیرہ دوسرے ہندوستان کے وہابی جو قیاسات کو ڈھکوسلا اور اصول فقہ
کو شکنجہ سمجھتے ہین اوّل قسم کے وہابیون کا سلطان روم سے لڑنا سب لوگون پر مشہور و معروف ہے اور ان
دوسرے قسم کے وہابیون کا شیوہ جھوٹ بولنے کا اور فساد کرنے کا پیش نظر عالم ہے ہمدردی کا لفظ زبان سے کہنا اور منہ سے
بک ڈالنا ایسے وقت مین کہ جو وقت امتحان کا نہین ہے جناب سید احمد خان صاحب بہادر کو آسان ہے ہمدردی کے
امتحان کا وقت گذر گیا وہ وقت غدر کا تھا کسیکی ہمدردی یہ ہے کہ بجنور سے اوٹھے راجہ پرتاب سنگھ کے پاس گئے
وہان سے پھر اون ضلع مرادآباد مین آرام فرمایا دہلی وطن تھا جو باغیون اور مفسدون کا گھر تھا جب دیکھا
کہ دہلی کی شکست ہوئی میرٹھ مین تشریف فرما ہو گئے دعوی بڑی ہمدردی کا ہے اور افسوس کہ کسی مقام پر کسی
باغی کے مقابلے مین بھاگنے کے وقت بھی کوئی لاٹھی اپنی پشت مبارک پر کھائی زخم تلوار یا
بندوق تو دیگر چیز ہے ؀

جس خیرخواہ سرکار کی نسبت حضرت سید احمد خان صاحب تحریر فرماتے ہین کہ ہمدردی کو کفر خیال کرتے ہین اس
تحریر کا جواب حکام وقت اور جملہ مسلمانان اور اہل ہنود پر چھوڑتا ہون کہ آیا جو شخص بہ سبب نمک
حلالی اپنے آقا کے سینہ پر گولی باغیون کی کھاوے اور ہزار ہا روپیہ کا مال اون سے چھوڑا دے اور وہ گولی چھ مہینے
بعد ڈاکٹر مری صاحب بہادر نکالین جس کا ثبوت مسٹر لو صاحب دام اقبالہ و جناب لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر اور کمشنر صاحب
صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ متھرا پوچھے جاوین اور اوس گولی کا نشان ایک تمغا ہمدردی اور نمک حلالی ملکہ معظمہ کا
جس بہادر کے سینہ پر موجود ہو تو انصاف فرمایا جاوے کہ وہ شخص ہمدردی کو کفر سمجھنے والا ہے یا جو اوسکو کہے
ایسی لفظ وہ شخص تمام دنیا کا جھوٹا اور مفسد اور خبیث النفس ہے ؀
ہمدردی کے ثبوت مین ترجمہ چٹھی مسٹر ورگرمنی صاحب مجسٹریٹ محررہ ۱۲ مئی ۱۸۶۱ عیسوی کے
ناظرین کی خدمت مین پیش کرتا ہون ؀

## ترجمہ چٹھی مسٹر ورگرمنی صاحب

مجکو نہایت خوشی ہے اوس خیرخواہی کی تصدیق کرنے مین جو امداد العلی نے شروع سنے ۱۸۵۷ع تا نہایت بد
وقت اوس ایام تکلیف مین ظاہر کی مہینے جون ۱۸۵۷ء مین متھرا کے ضلع کوسی مین جہان کہ وہ تحصیلدار
تھے ایسے وقت مین گیا تھا جب کہ بغاوت روز بروز پھیلتی تھی اور نہایت خوفناک کیفیتین روز

پہونچتی تھیں اور جب باغیون کا پہلو نہایت زور مین تھا اور بند نہین ہو سکتے تھے اور جب روز بروز ہم لوگون کے کارخانہ کی صورت کی تیرگی ہوتی جاتی تھی اس نہایت آزمایش کے تمام ایام مین امداد العلی نے نہایت مستحکم اور بے ریا خیرخواہی سرکار کی قائم رکھی اور اپنے مقام پر جب تک کے ایک عرصہ بات حفاظت چار و طرف کی نہین ہو گئی تھی موجود رہے واقع مین نہایت معلق خطرہ مین ایسے لوگون سے پڑے ہوئے تھے جو ہمیشہ اونکو مار ڈالنے کے لیے متلاشی تھے بسبب ہونے ایک دوست اور رفیق صادق سرکار کے ؛

## ترجمہ فقرہ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر

مین کسی شخص کو نہین جانتا جو ہم لوگون کا مستحق زیادہ ہو واسطے اپنی خیرخواہی اور ایمانداری اوس آزمایش کے ایام مین امداد علے سے ؛

## انتخاب چٹھی نمبری ۷۳ مورخہ ۱۴ جولائی ۱۸۵۸ع منجانب مسٹر کلیفرڈ جنٹ مجسٹریٹ بنام مجسٹریٹ متھرا

اگر غلام حسین کوتیری اور چالاکی امداد العلی کی سی ہوتی مجھکو کچھ شبہ نہین کہ وہ خزانہ جو باغی بعد بلوہ کے چھوڑ گئے تھے کبھی لٹنے نہ پاتا اور حصہ کثیر ہم لوگون کے مال کا فوراً شہر مین انتقال ہوتا اور بچ جاتا مین خیال کرتا ہون کہ غلام حسین چالاک اور تیز آدمی نہین ہی اوسکا مقابلہ یا اور کسی دوسرے حاکم کا مقابلہ امداد العلی کے وزن سے کرنا کبھی درست نہین کیونکہ امداد العلی بالکل یکتا ہی اور مجھکو شبہ ہی کہ کسی شخص نے ان اضلاع مغربی و شمالی مین ایسی خیرخواہی سرکار کی کی ہو ؛

اور یہ صاحب اب کلکٹر اور مجسٹریٹ ضلع مراد آباد کے ہین ؛

میری ہمدردی ہزارون چٹھیات خانگی و سرکار سے ایسے وقت مین کہ جس وقت مین قبل از فتح دہلی کے بہت ہی تھوڑے آدمی دوست اور ہمدردی کرنے والے برٹش گورنمنٹ کے تھے ثابت ہی اور میری ہمدردی موافق ینگ مسلمانون کے ہر حرف باتون اور زبان درازی اور جھوٹے جھوٹے مسئلہ خوشامد کے لیے چھاپ دینے اور ٹوسٹ کی مجلس جسکا منشا خاص شراب پینا اور پلانا ہی البتہ نہین ہی خدانخواستہ ہمدردی کا وقت اگر آویگا تو مین اپنے بھائی مسلمانون اور اور لوگون کو ہمراہ لیکر اول دشمن سلطنت برٹش انڈیا کے مقابل ہونگا جیسا کہ ایام غدر مین مجسے ظہور مین آیا ہی ؛

جناب سید احمد خان صاحب کہین آپ معنی اصلی وہابیت کے حامی بنتے ہین اور کہین دوسرون کو متعصب وہابی
قرار دیکر پابند اونکے جنکو خبیث النفس اور بدباطن فرما چکے ہین اونکے تمام افعال کو دکھا دے پر عمل کرتے ہین مین
حامی وہابیت اور متعصب وہابی دونون کی بحث کا تماشا دیکھتا ہون اور چھپی چھوٹی بات کے کھول دینے سے
اور سچی بات کے کہدینے سے درگذر نہین کرتا اگرچہ بعض لوگ اوس پر آزردہ ہوتے ہونگے اور مین کسی کے آزردہ کرنے
کا ارادہ نہین کرتا اور بالخصوص اپنے دوستون کے آزردہ کرنے پر افسوس کرتا ہون لیکن حق بات کہنے مین
مجبور ہون امید رکھتا ہون کہ معاف کیا جاؤن گا

سوال پیشانی عفو تا بہ چین نسازد حریم ما آئینہ کہ یہ ہم چور و ناز شستی تماشا ہا لا تبدؤا الیہود
والنصاری بالسلام جسمین مسلمان منع کیے گئے ہین اہل کتاب سے سلام کی ابتدا کرنے سے آیا فرمودہ
آنحضرت ہے جسکو مسلم نے اپنے صحیح مین اور بخاری نے ادب مفرد مین اور ترمذی نے اپنے جامع مین بروایت ابوہریرہ
نقل کیا ہے یا کسی متعصب وہابی یہود ہذہ الامۃ کا قول ہے اور لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم
الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ اور یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الیہود والنصاری
اولیاء بعضہم اولیاء بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم جس سے کہ ہونا دوستی کا ساتھ
حربی کافرون کے ثابت ہے آیا قرآن مجید کی آیتین ہین یا کسی متعصب وہابی یہود ہذہ الامۃ کا قول ہے
عیسائی سے صاحب سلامت ہو جائے تو بجا کر اوس سے یہ کہنا کہ میرا سلام پھیر دے آیا سرگذشت عبد اللہ بن
عمر صحابی کی ہے جسکو بخاری نے ادب مفرد مین روایت کیا ہے یا کسی متعصب وہابی یہود ہذہ الامۃ کا ہے
بعض غیر مقلد بلکہ غیر مقید جنکو مین منافق ہذہ الامۃ سمجھتا ہون جنکے تمام افعال خود پسندی اور ہوائے نفسانی
اور اکاذیب پر منحصر ہین اور قیاسات کو ڈھکوسلا جانتے ہین اور اصول فقہ کو شلغم سمجھتے ہین اسلامی امور کو جنکی کنہ
اونکی عقل خام نہین پا سکتی ہے ٹھٹھے مین اڑاتے ہین اور ان افعال اور اقوال اور عقائد پر دعوی اسلام
کا کیے جاتے ہین اور جاکٹ پتلون انگریزی جوتا پہن لینے اور چھری کانٹے سے میز کرسی پر بیٹھکر کھا لینے
کدا لینے اور دو ایک کتے اور بلے پال لینے گود مین بٹھا لینے اور لوگونکی تصویرین کھینچے اور کھچوا لینے گھر مین رکھ لینے کو
جو اونکو اپنی بیہودہ عقل کے موافق یہ باتین دکھائی دیتی ہین ٹھیٹھ اسلام سمجھتے ہین اور آپ تو جیسے ہین ویسے
ہین لیکن خدا کی ساری مخلوق کے بہکانے کا ارادہ رکھتے ہین اور تمام وقت جو دین اسلام سے واقف نہین
اونکو دھوکا دینے کا بھی ارادہ رکھتے ہین سوال ازین بیرحم صیادان وہابی کہ بود [illegible] آتش [illegible]

یک نخچیر صحرا را ہے جہاں سیرت حق بین صاف گو جب اپنی نیک نیتی سے ساتھ نہایت سچائی کے اونکی غلطی کھولتے ہین تو مضطربانہ کبھی اون کو مسلمان متعصب اور کبھی متعصب وہابی کہہ بیٹھتے ہین مگر دانشمند منصف مزاج راست باز اسکو سمجھتے ہین ؎ شگفتن غنچہ پی رنگ و بو را ہست کند رسوا ہمان بہتر کہ دست بی کرم در آستین باشد ہائے کسی متعصب متعصب وہابی یا بدعتی کو ہمنے نہین دیکھا کہ کسی قوم کی زبان انگریزی ہو یا سنسکرت سیکھنے کو عموماً حرام کہتا ہو ہان غیر مذہب والون کی مذہبی علوم پڑھنے کو بہ نسبت کسی شخص خاص کے کسی وقت خاص مین یا اون تاریخون کے پڑھنے کو جنمین متعصب غیر مذہب والون نے پیغمبرون اور بزرگون کو برا کہا ہے گو وہ انگریزی زبان مین ہون حرام کہا ہو تو وہ دوسری بات ہے لیکن وہ کہنے والا کسی وہابی یا بدعتی کے نزدیک اس کہنے سے متعصب وہابی نہین ہو سکتا ہے بلا کسیکو مسلمان ناخدا ترس اور کسیکو متعصب وہابی اور کسیکو خبیث النفس بد باطن اور کسیکو حاسد اور کسیکو خود غرض خود بین اور کسیکو بی تمیز اور کسیکو نادان مسلمان کہدینے سے کیا نتیجہ حقیقی کچھ یہ دونون بڑھ سکتی ہے یا سبی ایسا ہی کچھ ترقی پا سکتی ہے یا وہابی حقیقی ہونے سے جسکا اقرار ہو چکا ہے انکار کا کچھ موقع مل سکتا ہے یا خود غرضی اور خود بینی اور ناخدا ترسی اور بے تمیزی اور نادانی اور خباثت نفس اور تعصب کا خیال آپ کی طرف سے مسلمانون کو ہرگز کچھ مٹ سکتا ہے

اسلام کو نور خالص جاننا اور اوسکے ظاہر و باطن کو یکسان کہنا بہت صحیح اور درست ہے پس عین اسلام یا رکن اسلام کا ظاہر و باطن مین یکسان ہونا ضرور ہے لیکن کوئی مسلمان کافر کے ساتھ دوستی رکھنے کو عین اسلام یا رکن اسلام یا ان خدا کے ایک ہونے پر یقین کرنے کو نہین سمجھ سکتا ہے اور اگر عین اسلام یا رکن اسلام ہونا اوسکا خیال کیا گیا ہے اور اسی بنا پر کافر سے سچی دوستی اور سچی محبت اعلیٰ مسئلہ اسلام سمجھا گیا ہے تو عجب اسلام اور رکن اسلام ہے کہ قرآن مین جسپر مدار اسلام ہے حرام کیا گیا ہے سورہ ممتحنہ مین ہے یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْہِمْ بِالْمَوَدَّۃِ وَقَدْ کَفَرُوْا بِمَا جَآءَکُمْ مِّنَ الْحَقِّ یعنی اے ایمان والو نہ بناؤ میرے دشمنون کو اور اپنے دشمنون کو دوست کہ پیغام بھیجو انکی طرف ساتھ دوستی کے حال آنکہ کافر و منکر ہو چکے ہین وہ ساتھ اوس دین کے کہ آیا ہے تمہارے پاس ساتھ حق کے اور بھی سورہ ممتحنہ مین ہے یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ یعنی اے ایمان والو نہ دوستی کرو اوس قوم سے کہ غضب کیا ہے اللہ نے اوپر انکے

فلسفہ اور منطق اور طبیعیات کے حرام بتلانے سے اگر کوئی متعصب وہابی ہو سکتا ہو تو اول ممبران تجویز مدرسۃ العلوم کو متعصب وہابی کہنا چاہیے پھر اور کسیکو ممبران مذکورین خود فلسفہ اور منطق کے حرام بتلانے والے ہین صفحہ ۴۴ حصہ دوم مدرسۃ العلوم مین مسطور ہے سید احمد خان نے کہا کہ اب مجکو اپنی راے ظاہر کرنیکا موقع ملا ہے مولوی اشرف علی صاحب نے

جو تقریر لکھی اوسکو کامل طور سے اس طرح پر بیان کرنا چاہیے کہ سوائے علم فقہ کے تمام علوم قدیمہ جو مسلمانون کے یہان رائج تھے محض بے فائدہ اور غیر مفید تھے الخ ؛

پھر مذکور ہے اور فلسفہ یونانی کا بہت حصہ جسکے سبب ہمارے یہان کے علما فخر کیا کرتے تھے اور مثل اوسکے اور بہت سے علوم جنکی تعداد ہمارے بعض مصنفین رسالے نے ۲۶۷ لکھی ہے انسانون کے لیے کچھ بھی مفید نہ تھے ؛

پھر صفحہ ۱۱۳ حصہ دوم اسی کتاب مین مرقوم ہے ؛

مولوی سمیع اللہ خان صاحب نے اس باب مین اتفاق نہین کیا اور بیان کیا کہ ہمیشہ نزدیک مسلمانون کے بہ پابندی قول درمختار ہرگز علوم کو نہین چھوڑا نہ اون مین تنزل کیا بلکہ بعد تصنیف درالو اوسکی شہرت کے بھی ان تمام علوم کی ترقی ہوتی رہی کہ سلسلۂ نظامیہ اوسپر گواہ ہے باقی اور سب ممبران کمیٹی نے اس رائے کو صحیح تسلیم کیا اور یہ ظاہر کی کہ اکثر کتب معتبرہ فقہ مین ان علوم کے پڑھنے کو حرام لکھا ہے اور اسی سبب سے علمائے معقول عام لوگون کے نزدیک مولوی نہین سمجھے جاتے ہین اور متقدس دیندار علما ان علوم کو نہین پڑھتے تھے یہانتک کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور خاندان مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی اور حضرات اہل خانقاہ دہلی ان علوم کی تعلیم و تعلم مین مصروف نہ تھے انتہی ؛

سائل بنارسی نے سوال مین حال اون بعض مسلمانون کا جنھون نے مدرسہ قایم کرنا تجویز کیا ہے نہین کھولا کہ وہ بعض مسلمان آیا مسلمان صرف اپنی زبان سے ہین اور اونکے بہت قول و فعل اور عقائد مسلمانون کے مخالف اور مسلمان اونکے ٹھیک مسلمان ہونے مین شک رکھتے ہین اور مذہبی کامون مین اونکے قول و فعل کا اعتبار نہین کرتے یا در حقیقت مسلمان ہین کہ اونکے اقوال و افعال اور عقائد مسلمانون سے مخالف نہین اور مسلمان اونکو ٹھیک مسلمان جانتے ہین اور مذہبی کامون مین اونکے قول اور فعل کو صحیح سمجھتے ہین ؛

اگر اوس عالم کو جسکے سامنے سوال سائل بنارسی کا بغرض حصول جواب پیش ہونے والا ہے معلوم ہو جاتا کہ یہ بعض مسلمان قسم اول کے مسلمان ہین نہ قسم دوم کے تو ہم یقین کرتے ہین کہ اوس عالم کو اس لکھنے مین کہ مسلمانونکو اون کے لیے چندہ دینا شرعا درست ہے ضرور تردد ہو جاتا اور اسکے لکھنے کو کبھی قلم نہ اوٹھاتا ؛

اسلیے کہ مسلمان سمجھتے ہین کہ ہرگاہ چندہ لینے والا بہت مسائل مین ساتھ مسلمانون کے مخالف ہے تو اوسنے تفسیر مین لکھنا علمائے اسلام کا اقوال علمائے یہود کو اور احادیث مین باطل ہونا اون احادیث کا جو نیچر کے مطابق نہین اور نیچر کو مسلک ہونا قبائعات کا اور شکنجہ ہونا اصول فقہ کا جسپر مدار فقہ ہے بیان کیا ہے تو اس سے کیونکر امید ہو سکتی ہے کہ اس مدرسہ مجوزہ مین انتظام تعلیم اوس تفسیر و حدیث اور فقہ کا جسکو مسلمان لوگ مذہبی طور پر صحیح اور درست سمجھتے

بدون تبدیل و تغییر کے اس مدرسہ مین گوارا کرے بلکہ گمان قوی اسکا ہے کہ یہ چندہ لینے والا اس مدرسے کے ذریعے سے اپنے الحاد کی باتون کا رواج دینا چاہتا ہوگا پس اس چندہ دینے مین اندیشہ ہے امداد کا اوپر الحاد کے پس کیونکر جائز ہو سکتا ہے کہ مدارس اسلامیہ موجود ہین جنکو مسلمان اپنی مدارس سمجھتے ہین اور یہ چندہ لینے والا نام کا مسلمان اونکو لغو اور برا جانتا ہے مسلمان چندہ نہ دین اور اس مدرسہ مجوزہ مین جسمین یہ چند شبہات پیدا ہین چندہ دینے کا قصد رکھین اور دین ۞

ہر چند پڑھانے والا اور سبق دینے والا چندہ لینے والا نہو لیکن پڑھانے اور سبق دینے والے کا چندہ لینے والے کے مذہب پر ہونا بہت ضرور ہے تاکہ تعلیم اور تربیت اوس طریقے پر ہو سکے جس سے آزادگی حاصل ہو اور طالب العلم اس مدرسہ کا انگریزی جوتا الپکہ کا چغہ لال ٹوپی پہن کر میز و کرسی پر بیٹھکر چھری کانٹے سے طیور منخنقہ اور بقرہ موقوذہ کھاکر بے فکر ہو کر پتشاب کر کے مہذب بن سکے اور اوس صورت مین کہ چندہ لینے والا بھوت ہیکے مدرس صاحب بلیارڈ کے سٹر کھیلنے والا ہو تو مدرس اگرچہ بظاہر چندہ لینے والا نہو مگر درحقیقت چندہ لینے ہی والا ہے ۞

اگر سید احمد خانصاحب مولوی خواجہ ضیاء الدین صاحب اور مولوی بشیر الدین صاحب کا مدرسہ مجوزہ مین مدرس مقرر کرنا خیال کرتے ہون تو خواجہ ضیاء الدین صاحب کے ساتھ احسان کرنے کے سبب سے صلہ رحم کے ثواب ملنے کی توقع ہے اور مولوی بشیر الدین بیچارہ کہ انھین احادیث کی کتابون کو جنکی کوئی حدیث بقول سید احمد خانصاحب تقلید کے لائق نہین اور انھین تفاسیر کو جو یہودیون کے قصے سے بھری ہین اور انھین فقہ کی کتابون کو جو بقول سید احمد خانصاحب قیاسات کے ڈھکوسلون اور غلط خیال اجماع سے ماخوذ ہین جانتے ہین اور وہی اصول فقہ مختصر جو شکنجہ ہے اور وہی علوم قدیمہ جنمین بیہودہ بات کہی جاتی ہے اور انسے ہر بات مین نون مرچ لگا دینا آتا ہے پڑھتے ہین اور مدرسہ مجوزہ مین ان سب علوم کا بحیثیت موجودہ متروک ہونا اور علوم جدیدہ کا نئے طریقے سے تعلیم ہونا ضرور ہے اس مدرسے کے لائق کیونکر ہو سکتے ہین گو سید احمد خانصاحب اپنے اخلاص باطنی سے اونکا مدرس اعلی کرنا چاہتے ہون سو ہمہ را آشنا بکند ہمرہ تو نیست ۞ دل درکسی مبند کہ دل بستہ تو نیست ۞ ہان مولوی عمادالدین صاحب اور مولوی صفدر علی صاحب اس مدرسے کی مدرسی کے قابل ہین اور اگر یہ نہون تو مولوی محمد ہاشم صاحب اور مولوی مشتاق حسین صاحب اسکے لائق ہین ۞

اب وہ دونو استفتا یعنی استفتاے سائل بنارسی او استفتا مطبوعہ اخبار کانپور بجنسہا اس مقام پر ہم نقل کرتے ہین پھر ہم ممبران کمیٹی تجویز مدرسۃ العلوم پر جو دینی سمجھ رکھتے ہین اس بات کا تصفیہ چھوڑتے ہین کہ آیا بنارسی کا

استفتا نیک نیتی اور ایمانداری سے لکھا گیا ہی یا بالکل واسطے فریب دینے مسلمانون کے اور مغالطہ دہی علما کے تحریر ہوا ہی اور کانپور کا استفتا صحیح اور واقعی طور پر لکھا گیا ہی یا کذب و اتہام سے بھر گیا ہی سید احمد خانصاحب مدارس موجودہ اسلامیہ کو کیا لغو اور بیفایدہ اور ہمیشہ غلامی کی حالت مین رکھنے والا اور تکبر اور اسباب تہذیب کے پیدا ہونیکا باعث نہین جانتے ہین اور مدارس موجودہ مین کچھ فایدہ کے حاصل ہونے کی توقع نرکھکے مخالف مدارس موجودہ کے ایک نیا مدرسہ کہ جسکی تعلیم سے آزادگی اور تہذیب جو سید احمد خانصاحب کے پسند ہی حاصل ہو کیا تجویز کرنا نہین چاہتے ہین اور صدہا امور کو جو بموجب آیات و احادیث اور روایات فقہیہ کے باتفاق اہل اسلام ناجائز ہین کیا اونکے پیرایہ مین رواج نہین دیتے ہین اور اونکے افعال و اعتقادات پر کیا مسلمان اعتماد رکھتے ہین اور مدرسہ مجوزہ مین علوم دنیاوی اور کچھ علوم مذہبی کا تعلیم کرانا اپنے طریقے پر نہ اوروں کے طریقہ پر کیا منظور نہین رکھتے ہین ؟

## نقل استفتاے بنارس

کیا فرماتے ہین علماے شرع شریف کے کہ ان دنون مین بعض مسلمانون نے واسطے تعلیم علوم دینی اور علوم دنیاوی مسلمانونکے ایک مدرسہ قائم کرنا تجویز کیا ہی اور جو جو علوم اسمین پڑھائے جاوینگے اور جسطرح کہ مدرسون اور طالبعلمونکو تنخواہ ملیگی اوسکی تجویز اور نقشے چھاپی ہی جو بجنسہ اس سوال کے ساتھ مرسل ہی پس پہلا سوال یہ ہی کہ ایسے مدرسے کے قائم و جاری ہونیکے لیئے عموماً چندہ دینا یا اسطرح خاص کر کے چندہ دینا کہ ہمارا روپیہ خاص فلان علم کی تعلیم مین صرف ہوا اور فلان علم کی تعلیم مین صرف نکیا جاوے شرعاً درست ہی یا نہین ؛ دوسرا سوال یہ ہی کہ اوس تجویز مین جو علوم پڑھانے واسطے مندرج ہین اون مین سے کون سے علوم ایسے ہین جنکے پڑھانے کے لیے مسلمانون کو چندہ دینا جائز ہی اور کون سے ایسے ہین جنکے لیے جائز نہین بینوا توجروا ؟

## نقل استفتاے کانپور

کیا فرماتے ہین علماے دین اسمین کہ ان دنون ایک شخص اون مدارس کو جن مین علوم دینی اور اون علوم کی جو علوم دینی کی تائید مین ہین تعلیم ہوتی ہی جیسے مدرسہ اسلامیہ دیوبند اور مدرسہ اسلامیہ علیگڑھ اور مدرسہ اسلامیہ کانپور لغو و بیجا کہتا ہی اور ان مدارس کی ضد مین ایک مدرسہ اپنے طور پر تجویز کرنا چاہتا ہی اور اوس شخص کا حال یہ ہی کہ صدہا امور کو جو بموجب آیات و احادیث اور روایات فقہیہ باتفاق اہل اسلام ناجائز ہین اون کے پیرایہ مین رواج دیتا ہی اسلیئے مسلمانون کو اوس شخص کے افعال و اعتقادات پر اعتماد نہین ہی پس اس مدرسہ کے لیے جو ایسا شخص کہ اہل اسلام سلف اور حال کے امور مذہبی مین مخالف ہی اپنے طور پر ایک مدرسہ ضد مین مدارس اسلامیہ قدیم اور حال کے تجویز کرنا چاہتا ہی اور اون مین کچھ

علوم دنیاویہ اور کچھ علوم مذہبی اپنے طور پر تعلیم کرانا اوسکو منظور ہی مسلمانون کو ایسے مدرسے مین چندہ دینا درست ہی یا نہین بینوا توجروا ۔

سید احمد خان صاحب بلکہ اکثر ممبر کمیٹی تجویز مدرسۃ العلوم کے نہ علوم مذہبیہ سے واقف ہین نہ علوم جدیدہ سے ماہر نہ اونھون نے کسی مدرسہ مین کبھی پڑھا اور نہ کسی اہل علم کے سامنے کسی علم کی کتاب کو رکھا مفید یا غیر مفید ہونا کسی علم یا کسی کتاب کا اونکو کیونکر معلوم ہو سکتا ہی طریقہ تعلیم کا حسن و قبح اونکو کس طرح دریافت ہو سکتا ہی طریقہ تعلیم مین تغییر و تبدیل کرنا اہل علم کا منصب ہی نہ کسی جاہل کا پس مصداق العکس و رلا مذہب کا جاہل جب علم کی بات نہین سمجھتے اوسکو بیہودہ بات کہتے ہین سیدھی سادھی باتین جاہلانہ جسمین سے آزادی کی راہ ملتی ہو ڈھونڈھتے ہین اور اسکی تلاش مین رہتے ہین کہ کوئی ایسی تدبیر نکلے کہ ہم جاہلون مین نہ شمار کیے جائین سارا جہان ہم سے بدتر جہالت مین ہو جاتا کہ ہم اندھون مین کانے راجہ ہو کر عالم شمار کیے جاوین سو یہ تدبیر سوا اسکے اور نہین کہ ایک مدرسہ ایسا مقرر ہو جسمین کسی علم کی اصطلاح تعلیم نہو جس سے طالب علمون کو کچھ استعداد علمی حاصل ہونے کی توقع ہو اوسوقت ہم اون طالب علمون کی نظر مین عالم معلوم ہون ؎ یکسان از پی صحبت چو خود ہی بخواہد چون زن ز پشت که در بهمنی کو رخش بست ۵ مدرسہ مجوزہ کا ڈھنگ ایسا ہی نظر آتا ہی چھوٹے چھوٹے مدارس اسلامیہ مانند مدرسہ خورجہ اور امروہہ اور سہسوان وغیرہم مین اور چھوٹے چھوٹے اسکولون مانند اسکول مرادآباد اور فرخ آباد اور علیگڈھ مین جسقدر علوم مذہبی یا غیر مذہبی کے حاصل ہونے کی امید ہی اوسقدر بھی اس مدرسہ مین توقع نہین اس مدرسہ کی تعلیم کا خیالی نتیجہ سوا اسکے اور کچھ خیال مین نہین آتا ہی کہ اسکے طالب العلم ایک کتاب انگریزی چھپی پرانی بغل مین دابے ہو خیراتی فنڈون مین ٹکٹ مانگتے پھرین یا تصویر ممبر اعلی کی گلے مین ڈالے ہوئے چندے کو دینے لیے مین اوسکا چوستے چاٹتے ہو مسلمانون کی پھٹکار در و دھتکار سنتے ہو علیگڈھ کی گلی کوچے مین جوتیان چٹکاتے پھرین یا اوسکھائی ہوئی بات کہتے پھرین کہ مدرسۃ العلوم کی تعلیم گورنمنٹ کا بچون سے بہتر ہی مسلمانون کچھ دو اگر نہ دوگے تو سید احمد خانصاحب تم سے سمجھ لینگے اور بقول خود وہ بھوت بن گئے ہین سر پر کھیلینگے اور دکھ دینگے ۔

نئے دار العلوم خیالی کے لیے جس فقہ اور اصول اور حدیث اور تفسیر اور کلام اور منطق اور طبعیات اور فلسفہ کا تعلیم ہونا تجویز کیا ہی آیا وہ ہی فقہ اور اصول اور حدیث اور تفسیر اور کلام اور منطق اور طبعیات اور فلسفہ ہی جسکی تعلیم قدیمی اور مروج ہی اور جن کتابون کا منتخب ہونا پسند کیا گیا ہی آیا وہ ہی کتابین ہین جسکے اختیار پر مسلمانون کی سعی مقصود ہی تو گویا نفس ہی یہ نیا دار العلوم بھی یا مثل مدارس موجودہ جونپور علیگڈھ کانپور سہارنپور دیوبند دہلی لاہور کے محض بیفائدہ اور لغو ہوگا کچھ بھی قومی فائدہ ہونے کی اس سے توقع نہین اور اگر وہ اور ہی فقہ اور اصول اور حدیث اور تفسیر

اور کلام اور منطق اور طبعیات اور فلسفہ ہی کہ نئے مدرسۃ العلوم کی تعلیم کے لیے تجویز ہوا ہی جو سید احمد خانصاحب کی رائے
کے موافق مدون ہونگے اور وہ اور ہی کتابین ہین کہ اس مدرسے کے لیے انتخاب ہونا خیال مین ہی جنکا نیا تصنیف
ہونا سید احمد خان صاحب چاہتے ہین تو عام مسلمان سید احمد خانصاحب کو ایک شخص ناخواندہ و ناکار آزمودہ حقائق
علوم اور دقائق فنون سے جانتے ہین کہ کسی علم مین کسی مسئلے کے صحیح طور پر سمجھنے کی بھی کچھ قدرت نہین امور دینی مین اونکی
رائے ملحدانہ ہی غیر امور دینی مین اونکی تقریر اور تحریر جاہلانہ کسی علم کے صحیح طور پر مدون ہوسکنے کی اور کسی کتاب کے
درست اسلوبی کے ساتھ تصنیف ہوسکنے کی سید احمد خانصاحب کی رائے کے موافق ہرگز کچھ توقع نہین ہی پس کوئی
مسلمان اس نئے مدرسے کی تعلیم اور طریقۂ تعلیم سے امید نہین رکھ سکتا ہی کہ مدرسۃ العلوم مجوزہ مین کسیکو علوم مذہبی
مین کچھ لیاقت حاصل ہونے کا امکان ہو بلکہ سب مسلمان اہل علم یقین کرتے ہین کہ طالب العلم اس مدرسۂ خیالی کے
سوا عمر ضائع کرنیکے ہرگز کچھ کام کا نہ ہو سکینگے مثل بچون کی طرح کہ عمر بھر کی پڑھائی مین کچھ عبارتین غلط کچھ ترجمے
خانہ ساز یاد کر رکھتے ہین اور طوطیون کے مانند کہ عمر بھر کے گانے بجانے مین وہ ایک سو ہلی خواجہ صاحب کے چھٹی
کھڑکھڑی آواز سے منہ تال ردانہ پر کا بجا لیتے ہین وہ چار چھوٹے مسئلہ دو ایک تہذیب الاخلاق کی ملحدانہ باتین یاد
کر لینا سکینگے کیونکہ اس مدرسہ مین علوم قدیمہ جنکو سید احمد خانصاحب اس زمانہ مین کچھ مفید نہین سمجھتے ہین پڑھائے
نجائینگے اور علوم جدیدہ جنکو سید احمد خانصاحب اس زمانہ مین مفید سمجھتے ہین کہان سے جائینگے حالانکہ علوم قدیمہ کہ جو
مدارس اسلامیہ موجودہ مین پڑھے جاتے ہین اونکا پڑھنا انسان کو دنیا مین انسان بننے کے لیے بہت ضرور ہی اور ہر زمانے
مین یہ علوم نہایت مفید ہین جو تیزی ذہن اور سرعت فہم اور ہر بات کی کنہ کو پہونچ جانا اور ہر قسم کے علوم کے
دقائق کو باسانی معلوم کر لینا اور مشکل سے مشکل بات کو دریافت کر لینا اور افکار کا سلیم و آرا کا صائب ہو جانا اور تجربہ کا ہی
اور بھلا برا عقل کا جانا رہنا اور حق و باطل مین جلد تمیز کر لینا ان علوم سے حاصل ہی وہ اور کسی علم سے حاصل ہونا ممکن نہین اور سوا اسکے
بہت نتائج ان علوم کے ہین جنکو اہل علم خوب جانتے ہین اور جنھنے کچھ بھی وقت اپنا اکتساب علوم مین صرف کیا ہی
وہ اچھی طرح سمجھتا ہی کہ جو طریقۂ تعلیم کا فی الحال مدارس اسلامیہ موجودہ مین جاری ہی اسوقت کے مناسب
ہی اسی زمانہ مین استعداد اور لیاقت کسی علم مین بدون اس طریقے کے عادۃً ممکن نہین اگرچہ کسی کتاب کا متروک کرا دینا
اور کسی دوسری کتاب کا داخل درس کر دینا بنظر حال بعض طلبہ کے کچھ مناسب سمجھا جاتا ہو سید احمد خانصاحب
اس کوچہ مین کبھی آئے نہین ہین کچھ سنی سنائی جھوٹ سچ باتین غلط و صحیح حکایتین شاید جانتے ہون لیکن حقیقۃ الامر
کو نہین سمجھتے ہین سنو ای بی غنچہ دلی رائحہ ورد ندانی * ای بی سیلی غم حال رخ زرد ندانی * عام مسلمان ہندوستان

سکے علوم انگریزی کا تعلیم ہونا کسی ہندوستانی کے مدرسہ مین گورنمنٹ کالجون سے بہتر نہین خیال کرتے ہین اسلیے
کہ ہندوستانی کامل طور پر لیاقت علوم انگریزی مین نہین رکھتے ہین جو اونکی سمجھ اور لیاقت پر انتظام طریقہ تعلیم کے
مستحکم اور عمدہ طور پر انجام پا سکنے کی توقع ہو سکے اور نہ اونکو اسقدر دست قدرت ہے کہ سب اسباب اور وسائل علوم
جنکے ذریعے سے ترقی تعلیم اور کامیابی کا بھروسا ہوتا ہے مہیا ہو سکین بخلاف گورنمنٹ کے کہ اوسکو اور اوسکے ملازمین کو
دنیوی علوم مین وہ قوت اور لیاقت اور استعداد اور دست قدرت حاصل ہے کہ دوسرے اونکو نہین پہونچ سکتے اوسکی ہمسری کا
چہ جائیکہ اوسپر فائق ہو جانیکا کسطرح دعوی کر سکتا ہے ع خشک زاہد ہا ۔ عبث ہی خیز دست شیر جنگ و تیغ چوبین
کی قواند کرو یا شمشیر جنگ ۔ اور جبکہ ترقی تعلیم علوم انگریزی کی جسقدر توقع گورنمنٹ کالجون سے ہے مدرسہ خیالی سے ہونی
بحالت موجودگی گورنمنٹ کالجون کے مدرسہ خیالی کو تعلیم علوم انگریزی کے لیے وجود مین لانا اور اپنے اس فعل پر خوش ہونا ایسا
ہے کہ جیسے نادان لڑکے لوگون کو گھوڑے پر سوار دیکھکر لاٹھی کو گھوڑا بنا کے اوسپر سوار ہو کے دل اپنا بہلاتے ہین ع
زندگی چیست بر کرسی رنجبر مردار ۔ چہ لذت ہست رعمر دراز نادان را ۔ اے ممبر کمیٹی تجویز مدرسۃ العلوم کی صفائی اور سچائی
اور ایمانداری سے کہو کہ مدرسۃ العلوم کا تجویز کرنا آیا قوم کی بھلائی اور بہتری اور علم کی روشنی پھیلانے اور روشن ضمیر بنانے اور
اعلی درجہ کی لیاقت اور تہذیب اور شائستگی بخشنے کے لیے ہے یا واسطے نام آوری اور فخر اور خواہش ہمسری گورنمنٹ
اور تقاضائے ہوائے نفس اور مسلمانوں کو سیدھی راہ بھلانے اور قوم کو جہالت مین ڈالنے اور دنیوی
اور اخروی منافع سے محروم رکھنے کے لیے ہے ۔

اے حامیو مدرسۃ العلوم کے وقت اور زمانہ کو دیکھو اور قوم کی حالت موجودہ پر لحاظ رکھو اور سید احمد خانصاحب کی چکنی
چپڑی باتون مین آ کر مسلمان بیچارون کا روپیہ لیکر ایک فضول کام مین خرچ کرو اور مدارس اسلامیہ موجودہ کو جن مین فقہ اور
اصول اور حدیث اور تفسیر اور کلام اور ریاضی اور منطق اور طبعی اور الہی اور صرف اور نحو اور بلاغت پڑھایا جاتا ہے جیدہ دینیا
بند کراکے منہدم کرو اور دنیاوی علوم سیکھنے والونکو گورنمنٹ ہی کے کالجون مین علم پڑھنے دو کہ جو دنیا کی عزت اور بہبودگی
اور آسودگی اور تمول کے گورنمنٹ کالجون کی کامیابی سے توقع ہے وہ کسی اور ہندوستانی کے مدرسہ
کی کامیابی سے نہین ہے ۔

اے سید احمد خانصاحب ہم فرض کرتے ہین کہ مدارس اسلامیہ موجودہ مین بولنا موروثی طریقہ تعلیم اور درس کتب سلسلہ
نظامیہ کا لغو اور غیر مفید اور برا ہی سہی اور گورنمنٹ کالجون کی تعلیم ناقص ہی سہی مگر یہ بتاؤ کہ لغو اور غیر مفید کو فائدہ بخش
اور برے کو اچھا اور ناقص کو کامل بنانا کیا اسی مین منحصر ہے کہ مدارس اسلامیہ موجودہ مٹا دیے جائین اور گورنمنٹ

کالج چھوڑ دیے جائین جو عرق ریزی مدرسۃ العلوم کے لیے چندہ حاصل کرنے مین ہو رہی ہے وہ اگر اسمین ہوتی کہ ہر دو
علمائے زمان اور مدرسین اور منتظمین مدارس اسلامیہ موجودہ بلادان کی بحث ناقص اور غیر مفید ہونے طریقہ تعلیم قدیم کے اور کامل اور
مفید ہونے طریقہ تعلیم جدید کے پیش کی جاتی تو ہم یقین کرتے ہین کہ علما اور مدرسین اور منتظمین باحسن اسلوبی تعلیم قدیم اور فائدہ بخش
ہونا اوسکا ذہن نشین حامیان مدرسۃ العلوم کر دیتے یا اپنے مدارس کی اصلاح کر دیتے بہر تقدیر مسلمانون کے مذہبی اور غیر مذہبی علوم
کی تعلیم کے لیے کوئی معتبر رکن بنکی مدرسۃ العلوم مجوزہ مین کچھہ ضرورت تھی اور گورنمنٹ کو ہم ناسمجھہ اور نامنصف اور خودپسند اور بدخواہ اسپیت ونقصان
دوست اور ناکمال شناس اور غلط بات پر اڑ جانے والا اور صحیح بات کو قبول نکرنے والا انہین سمجھتے ہین کہ جب اونکے کالجون اور
اسکولونکے نقصان تعلیم سید احمد خانصاحب ثابت کر دیتے اور درخواست اصلاح کی گذرانتے تو یہ درخواست اسائشہ تعلیم نقصان کے وہان منظور
نہوتی اور اس نقصان کے رفع کی کچھہ تدبیر نکی جاتی ہان اگر سید احمد خانصاحب کا خیال واقع اور نفس الامر کے مطابق نہوتا تو گورنمنٹ
کا او سپر التفات ہرگز نہوتا پہر جاتی تکمیل علوم دنیاوی کے لیئے بھی مدرسۃ العلوم قائم کرنیکی کچھہ حاجت تھی بس مدارس اسلامیہ گورنمنٹ
کالجون سے سارے مقاصد تعلیم کے حاصل ہونیکی توقع ہے اور سید احمد خان صاحب جب تمام مقاصد تعلیم کا گورنمنٹ سے حاصل ہونا غیر ممکن اور ساتھہ
ممتنع بالذات یقین کرتے ہین تو اسصورت مین تمام مقاصد تعلیم کے انجام کو صرف گورنمنٹ ہی پر منحصر نہین رکھا گیا ہے ۔
بلکہ حاصل ہونے مقاصد تعلیم علوم دنیاوی کا گورنمنٹ کالجون سے اور مقاصد علوم مذہبی اور دینداری اور زبان دانی کا
مدارس اسلامیہ موجودہ سے تجویز کیا گیا ہے اگرچہ سید احمد خانصاحب کے نام کا مدرسۃ العلوم جدا قائم ہونیکا مقصود اور رسالے الگ چھپنے کا
اور لال ٹوپی اور انگریزی جوتا اور موزہ پہننے اور میز و کرسی پر بیٹھکے چھری کانٹے سے کھانیکا مطلب سب ہمسری گورنمنٹ کی اور
فوقیت اوسپر پیدا ہو سکے اور مدرسہ کے حامیون کی روغنی تصویرین سنہرے چوکھٹون مین رکھے جانیکی آرزو اس مین حاصل ہو
سکے مجھہ غیرت آگرچہ ان و پیچ اہی سر خود را ۔ لکن تعرض عمر خویشتن زبال و پر خود را ۔
اگرچہ مجھکو یقین ہے کہ میرے دوست سید احمد خانصاحب اس میری رائے سے جسسے اونکی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ نہین بن سکتی
اور اونکے خیالات ہمسری حکام وقت عالم واقع مین صورت پذیر نہین ہو سکتی بہت ناخوش ہونگے سے از کد و کاوش آبیدہ بیزاری
بجز این یا از ہنر پیغمبر سخن ان ہر دست بجا رہا ۔ لیکن مین سیدھی سچی رائے دینے مین کسی شخص کی خوشی ناخوشی کی کچھہ پروا نہین
کرتا اور مقصود میرا خدانخواستہ اونکا ناخوش کرنا نہین بلکہ مین بہت افسوس کرتا ہون ایسی سچی رائے پر
اونکے ناخوش ہونے سے ۔
کالجونکے مہیب آوازے اور عجیب رسالہ نکلنے کا سبب تقصیر کا ہو جانا جناب کا ہنو کے پرائیوٹ سکرٹری کی خدمت مین
اور ذاتی رنجشون کا ظاہر ہونا ان صورتون مین جو سید احمد خانصاحب کا خیال ہے سو کوئی داستان فارابی اور قصہ

قاضی فیض علی فرید آبادی پر قیاس کرتا ہے اور کوئی کچھ اور کہتا ہے میں کہتا ہوں جو تقصیر ان لوگوں نے پرائیویٹ سکرٹری کی
خدمت میں کی ہوگی انکو معلوم ہوگی اوسکے کسی پرائیویٹ سکرٹری کو خبر نہیں جس سے کسی ذاتی رنجش پیدا ہوسکنے کا خیال
ہو اور کوئی ایماندار سچا مسلمان کسی مسلمان کو ایسا خیال نہیں کر سکتا ہے کہ ذاتی رنجش کے سبب سے دینی باتوں میں کچھ بھی
جھوٹی بات زبان سے نکال سکے اور مذہبی مسائل میں کوئی غلط مسئلہ کسی رسالہ یا کتاب میں لکھ سکے ہاں جنکو اسلام کا کچھ
پاس نہیں ہے سارے کام اونکے حسب خواہش مقصود ہیں جنکا مدعا وقت کی ہر بات کہنے پر تحریر ہیں انبیا کی آیات و اخلاق کے منافی کو سمجھتے
ہیں آیات کی تحریف اور احادیث کے انکار میں کچھ مبالات نہیں کرتے اونسے اگر یہ ہو تو کچھ عجب نہیں صحیح جانے ان اوصاف
کا سنو اسے ذات شریف کے کوئی دوسرا مہر سے خیال میں نہیں ہے نہ دردسر کیفیت پیالہ فرنگیست گے
تشنہ آلودگی در بادہ ونیز انگیست کو

جب یہ سچ ہوا کہ سید احمد خانصاحب کو متعدد مسائل میں مسلمانوں سے اختلاف ہے تو سید احمد خانصاحب کے کسی کام میں بغیر
اتفاق کرنا مسلمانوں کا ممکن نہیں مسلمان جبتک یقین نکر لیں کہ اس کام کے ذریعے سے سید احمد خانصاحب اپنے معتقدات
خلافیہ کو رونق نہ دے سکینگے اونکے ساتھ اتفاق ہرگز نہیں کر سکتے ہیں تجویز مدرسۃ العلوم میں جس تجویز کا عنوان کہ ہم اسکے ذریعہ
حاصل ہونیکا تو کیا ذکر ہے برخلاف اسکے مسلمانوں کو گمان قوی ہے کہ وہ اسکے ذریعے سے اپنی الحادی باتونکو قوت دینا
چاہتے ہیں اسلیے کہ مدرسۃ العلوم ساختہ و پرداختہ اونکا ہوگا مہتمم اوسکا اونکے پیرو ہیں جو تہذیب کے کام اونکی رائے میں ایسے حسن
اونکے نزدیک حیثیت اسلام رکھتے ہیں اونہیں کی تربیت اور تعلیم مدرسۃ العلوم میں جاری رکھینگے نہ تربیت اور تعلیم مذہب ناجی اہل سنت
اور چھوٹی مسئلوں کی جو اونکی نسبت میں ہیں سید احمد خانصاحب نے جو ارشاد کیا کہ ہم تقلید کو تسلیم نہیں کرتے نہ اسپر کہ تقلید کا
قبول کرنے سے سمجھتا او سپر ایمان لانا بہتر جانتے ہیں سو ہم نہیں سمجھتے کہ مراد اونکی تقلید سے کیا ہے اگر مراد تقلید سے عمل ہے کسیکے قول
پر جسکا قول حجت شرعیہ سے نہیں ہے بدون دلیل شرعی کے جیسا کہ تحریر ابن ہمام میں مرقوم ہے التَّقْلِيدُ الْعَمَلُ بِقَوْلِ مَنْ
لَيْسَ قَوْلُهُ اِحْدَى الْحُجَجِ بِلَا حُجَّةٍ مِنْهَا تو کوئی مسلمان اس قسم کی تقلید نہیں کرتا ہے یہانتک کہ عامی جو قول
مفتی کو اخذ کرتا ہے وہ بھی اس قسم کا مقلد نہیں بلکہ شرع میں اس قسم کی تقلید متصور نہیں جیسا کہ تقریر شرح تحریر میں ہے کہ
بَلْ عَلٰى هٰذَا لَا يُتَصَوَّرُ تَقْلِيدٌ فِي الشَّرْعِ لَا فِي الْاُصُوْلِ وَلَا فِي الْفُرُوْعِ پس تسلیم کرنا اس تقلید
کا مسلمانوں سے اختلاف کا موجب نہیں ہو سکتا ہے اور اگر مراد تقلید سے عمل ہے ساتھ قول غیر کے مطلقاً تو جیسے عامی
تمسک کرتا ہے ساتھ فتوی مفتی کے ویسے ہی عمل کرنے والا ساتھ قول اللہ تعالی اور قول رسول اللہ صلعم اور قول اہل
اجماع کے بھی مقلد ہے پس تسلیم نکرنے مطلق تقلید سے جو شامل ہے عمل کو ساتھ قول خدا اور رسول خدا صلعم کے تسلیم نکرنا

عمل کو ساتھہ قول خدا و رسول خدا کے لازم آتا ظاہر ہی پہر سید احمد خانصاحب اگر عمل کرنا ساتھہ قول خدا و رسول خدا صلعم کے بھی تسلیم نہین کرتے ہین تو ہم ممبران کمیٹی تجویز مدرستہ العلوم یہ ہین اونکے بہت حواری بھی داخل ہین تصفیہ اس بات کا چھوڑتے ہین کہ آیا سید احمد خانصاحب بر تقدیر تسلیم نکرنے اس تقلید کے بھی مقید سے مسلمان بنے ہوے ہین یا اسلام کی تقلید سے باہر اکر کچھہ اور ہوگئے ہین ؟

سید احمد خانصاحب جو کہتے ہین کہ ہم مذہب کو تقلیداً قبول کرنے سے تحقیقاً اوسپر ایمان لانا بہتر جانتے ہین سو کیا تحقیق کو منافی تقلید سمجھتے ہین تحقیق کے مراتب ہین جو مقلد کو لایق ہی وہ مقلد اور جو مجتہد کو سزاوار ہی وہ مجتہد تحقیق کرتا ہی پس مذہب کو تقلیداً قبول کرنا تحقیقاً اوسپر ایمان لانے کے ساتھہ جمع ہوسکتا ہی ؟

ہم یقین کرتے ہین کہ سید احمد خانصاحب کا مجتہد ہونا بلکہ عالم غیر مجتہد ہونا شاید کوئی مسلمان بلکہ کوئی شخص اور کوئی ممبر ممبران کمیٹی تجویز مدرستہ العلوم سے خیال نکرتا ہوگا اور مسلمان جانتے ہین عالم غیر مجتہد جیسا عامی صرف کو تقلید مجتہدین سے چارہ نہین اور عامی تسلیم نکرنیوالا تقلید مجتہدین کا منکر ہی آیہ کریمہ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون کا فروع شرعیہ اجتہادیہ مین عامی صرف پر تقلید مجتہدین باتفاق اہل اسلام واجب ہی اور جو عالم رتبہ اجتہاد کو نہین پہونچا وہ بھی جمہور اہل اسلام کے نزدیک حکم عامی صرف مین ہی ؟

سید احمد خانصاحب صفحہ ۱۰ تہذیب الاخلاق نمبر ۶۹ موخہ ۱۰ محرم سنہ ۱۲۸۹ ہجری مین اگرچہ لکھتے ہین کہ مذہب شیعہ امامیہ کا نہایت صحیح اور سچا مسئلہ ہی کہ ہر زمانہ مین مجتہد کا ہونا ضرور ہی سو صحیح اور سچا ہونا اس مسئلہ کا اگر اس وجہ سے ہی کہ یہ مختار شیعہ ہی اور جمہور اہل سنت اسکے مخالف گو حنابلہ یا بعض علما اور مذہب کے بھی بطریق شذوذ اسطرف گئے ہون اور مخالف ہی حدیث صحیح ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من العباد ولکن لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من العباد ولکن یقبض العلم بقبض العلماء کی جو دلالت کرتی ہی اسپر کہ ایک زمانہ خالی ہونیوالا ہی علما سے اور علما عام او شامل ہی مجتہدین کو اور نفی عام مستلزم ہوتی ہی نفی خاص کو تو اس وجہ سے صحیح اور سچا ہونا اس مسئلہ کا سوا حواریین سید احمد خانصاحب کے کوئی مسلمان قبول نہین کرسکتا ہی ورنہ کوئی دلیل صحت اور سچائی اس مسئلہ کی مستقیم نہین ہی

سید احمد خانصاحب پرچہ تہذیب الاخلاق مورخہ ۱۰ محرم سنہ ۱۲۸۶ ہجری مین لکھتے ہین کہ ہمکو بعض کتابون سے معلوم ہوتا ہی کہ اکثر علما کا یہ مذہب ہی کہ ہر زمانہ مین مجتہد کا ہونا ضرور ہی سو غلط ہی تقریر شرح تحریر ابن ہمام مین مرقوم ہی یجوز خلو الزمان عن مجتہد کما ھو المختار عندنا لاکثر منھم الامدی وابن الحاجب

ف: ان ہر زمانہ مین ہوسکتا ۱۲

اور حدیث لا یزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق حتی یاتی امر الله کا مدلول وجود مجتہدین بھی نہین
ہی چہ جائیکہ ضرورت اور وجوب وجود مجتہد ہو اسلیے کہ ظہور علی الحق جو حدیث مین ہی دلالت اوسکی صرف
اعتقاد حق پر ہو سکتی ہی نہ علم اور اجتہاد پر اور بھی ظہور علی الحق عام ہی اجتہاد سے یا اجتہاد ہو یا تقلید کسی مجتہد کی
گو وہ مجتہد کسی زمانے مین ہو عقدیہ مین مرقوم ہی ولو سلم الدلالة علی نفی الجهالة فالظهور علی
الحق یدل علی اعتقاد الحق لا علی العلم والاجتهاد

اور تقریر شرح تحریر مین مسطور ہی بخلاف الظهور علی الحق فانه لا یستلزم وجود المجتهد لان الظهور
علی الحق اعم من الاجتهاد اور اجتہاد کا فرض کفایہ ہونا اگر تسلیم بھی کیا جاوے تو ہر زمانہ مین فرض کفایہ
ہونا اوسکا ہرگز لائق تسلیم نہین ہو سکتا ہی اس لیے کہ جب تک علما فرض کی جاوین تو اجتہاد کا مقدور ہونا اونکو نہین
رہ سکتا ہی اس لیے کہ مبادی علمیہ واسطے اجتہاد کے بالاتفاق شرط ہین اور جو چیز مقدور نہو وہ فرض نہین ہو سکتی
ہی اور نہ ترک اوسکا باطل اور ضلالت قرار پا سکتا ہی کیونکہ لا یکلف الله نفسا الا وسعها علاوہ اسکے عدم
اجتماع امت سے ضلالت پر مراد عدم اجتماع ہی ضلالت پر باعتبار اعتقاد کے نہ باعتبار عمل کے پس ممکن ہی کہ
متروک ہو جاتا ایک فرض کا کسی زمانے مین اور بھی اجتہاد کے فرض کفایہ ہونے سے ایک یا دو مجتہد کا قائم ہونا
ہر زمانہ مین لازم نہین آتا ہی بلکہ ایک یا دو مجتہد کا قائم ہونا تمام عالم مین اسقاط فرض کے لیے کافی سمجھا جاتا ہی
اور ہمارے نہ جاننے سے کسی چیز کو نفی وجود اوس چیز کی لازم نہین آتی ہی کہ تحلی عنقا للبیع حکایت کا تعین
ہی زمین خدا تعالی کی وسیع ہی ہر شہر کو ہر جگہہ کا ہر حال معلوم ہونا دشوار ہی اور ہم نہین سمجھتے کہ زمانے کے حادثات واقعہ
ہو نکلا اسکے ثبوت مین کہ ہر زمانہ مین ایک مجتہد کا ہونا ضرور ہی کیا دخل ہی اور نئے نئے امور اور نئی نئی حاجتین جو پیش
آتی ہین ضرور نہین کہ اونہین امور اور حاجتون مین سے ہون جنکو مجتہدون گذشتہ نے اجمالا بھی بیان نکیا ہو یا اون
امور اور حاجتون مین سے ہون جنکا حکم اون امور اور حاجتون سے جو مجتہدون نے بیان کی ہین بسبب اونکے کسی وصف
مین اتحاد نہو سکتا ہو یا اونہین امور اور حاجتون مین سے ہون کہ جنکا حکم نہ معلوم ہونے سے کچھہ دین مین حرج واقع ہو سکتا ہی
یا اونہین امور اور حاجتون مین سے ہون جنکی نسبت کچھہ حکم صریح نہ معلوم ہونیکی صورت مین شارع اور مجتہدین نے کوئی
کلیہ جسکے افراد موضوع مین یہ امور اور حاجتین داخل ہون فرما دیا نہو ہو سکتا ہی کہ بمقتضا اجتہاد کے وقوع مین آنا کسی
ایسے حادثہ کا دین مین جو قبیل اون حوادث سے ہو جسکے لیئے نئے مجتہد کا موجود ہونا ضرور سمجھا جاتا ہو خدا تعالی کے
علم مین قرار پا چکا ہو بہر حال ہم فرض کرتے ہین کہ کوئی زمانہ مجتہد سے خالی نہ ہی اور اکثر عالمون کا بھی یہی مذہب

سہی لیکن کسی عالم کے نزدیک بدون اجتماع مجتہد نہین ہو سکتا ہی بالاتفاق ارکان اور شرائط اجتہاد کا جو کچھہ
کہ ہون مجتہد مین پایا جانا ضرور ہی جناب سید احمد خان صاحب قطع نظر اجتماع ارکان اور شرائط اجتہاد کے علم
ضروری سے بھی بے نصیب ہین اور حکم مین عامی صرف کے بحالت موجودہ کس طرح کسی کے نزدیک مجتہد بن سکتے ہین
مضامین متعلقہ حدیث مین تشبہ بقوم فہو منہم کو جنکو سید احمد خان صاحب نے پرچہ تہذیب الاخلاق مورخہ ۱۵ ربیع
الاول ۱۲۹۰ ہجری مین درج کیا ہی جو دیکھتا ہون اور اونکے دعوی اجتہاد کو اوسکے ساتھہ خیال کرتا ہون تو نہایت
متحیر ہوتا ہون اور کمال تعجب سے کہتا ہون کہ کیا ایسا بے علم بھی مجتہد ہو سکتا ہی اور کیا کوئی مجتہد بھی ایسی جاہلانہ باتین بنا سکتا
ہی سبحان اللہ بہ علم و فضل اور دعوی اجتہاد نازم برین اجتہاد و ع زشت باشد دیبقی و دیبا کہ بود بر عجوز نا زیبا
کیا وجوہ ملحدانہ سے کسی حدیث کا غیر معتبر ہونا ثابت ہو سکتا ہی یا کوئی وہم فاسد مورد حدیث ہو سکتا ہی یا جن امور کے
کفر ہونے پر سلف اور خلف کا اتفاق ہی انکار اونکے کفر ہونے سے کچھہ مفید ہو سکتا ہی یا اسلام کو مثل از دہا کے سمجھہ لینا
کسی مسلمان سے ہو سکتا ہی کہ کسی فعل سے اوسمین کچھہ خلل نہین آ سکتا جب اسلام از دہا ہو گیا ہو تو بکری کی مان کو خیر منانے
کی کیا ضرورت رہی ہیچ ہونا اوسکا کسی طور نہین ہو سکتا سید احمد خان صاحب کا اسلام کیا بی بی تمیز کا وضو ہی کہ
کسی حدث سے نہین جاتا اور کوئی ناقض و مفسد اوسکو توڑ نہین سکتا شاید سید احمد خان صاحب کو موافق اعتقاد
انصار کے روح القدس نے سارے گناہون سے پاک کر دیا ہوگا ع کفر در کعبہ اسلام بہ یورپ گویند این سخنہا است
کہ از کس نشنوم ... مذہب ایک فرقہ ہی اہل بدعت مین سے اگرچہ یہ ہی کہ ایمان کے ساتھہ کوئی گناہ کچھہ ضرر نہین
کرتا لیکن اون گناہون سے جو امارات تکذیب ہین اسلام کے جاتے رہنے کا کوئی اون مین سے بھی انکار نہین کرتا ہو
پرچہ تہذیب الاخلاق مورخہ یکم ذیقعدہ ۱۲۹۰ ہجری مین جو سید احمد خان صاحب نے لکھا ہی کہ یاد رہے معنعن پہنچے وہ حدیث
جسکو راوی نے عن فلان عن فلان کر کے بیان کیا ہو یہ ایک ایسی قسم کی حدیث ہی جس سے تمام حدیث کی کتابین بھری
پڑی ہین اور اس قسم کی حدیثین بہت زیادہ غور کرنے کے لائق ہین ہو

واضح ہو کہ علماء حدیث مین حدیث کی روایت مین چار لفظ مستعمل ہین حدثنا اخبرنا انبانا ان تینون لفظ جب بولے
جاتے ہین تو سمجھا جاتا ہی کہ پچھلے راوی نے اوپر کے راوی سے یہ حدیث سنی یا لکھی ہی مگر چوتھا لفظ عن کا مشتبہ لفظ
ہی اس لفظ سے دو احتمال ہین کہ پچھلے راوی نے اوپر کے راوی سے یہ حدیث سنی ہو اور یہ بھی احتمال ہی کہ اوس سے نہ سنی
ہو بلکہ جس سے سنی ہو اوسکا نام چھوڑ کر اوس سے اوپر کے راوی کا نام لے دیا ہو

پس اس بات کے قرار دینے مین کہ ایسی حدیث کا کیا حال ہی اختلاف ہی شاید اس بات پر متفق ہین کہ اگر اوس

مین کوئی راوی کا نام چھپایا کرتا ہو جس سے درحقیقت اوسنے حدیث سنی ہی تب یہ حدیث معتبر نہوگی اور اگر ایسا نہو
ہی تو معتبر ہوگی اوسکے بعد علما مین اختلاف ہی بعض عالمون کا یہ قول ہی کہ ایسی حدیث کے معتبر ہونیکے لیے یہ بھی
ضرور ہی کہ جس شخص نے بلفظ عن کسی سے روایت کی ہی اون دونون کا آپسمین ملاقات ہونا اور حدیث سیکھنے کا اونکو موقع
بھی ہونا ثابت ہو چنانچہ بخاری کا مذہب یہی ہی مگر مسلم ان باتون کو قبول نہین کرتا اور کسی شرط کو ضرور نہین سمجھتا
بہرحال ہمکو ان مذہبون مین بحث نہین ہی ہمکو صرف یہ بات دکھانی ہی کہ جس حدیث مین بلفظ عن روایت ہوئی ہی اوسمین
برابر سلسل متصل نہ ہونیکا یعنی راویون کے نہونیکا احتمال ہی اور اسی سبب سے یہ بھی احتمال ہی کہ وہ حدیث رسول خدا صلعم
کی حدیث نہو جن لوگون نے کہ مختلف شرطین لگا کر اوسکو حدیث نبوی سمجھا ہی صرف قیاس و تخمین و ظن کے سبب
سمجھا ہی کوئی ثبوت یا کوئی نص اوس پر اونکے پاس نہین ہی پس ایسی حدیث پر جزم و یقین نہین ہو سکتا کہ بلاشبہہ وہ حدیث پیغمبر
خدا صلعم کی ہی نہین ہو سکتا انتہی بلفظہ (حدیث معنعن مین جو سید احمد خان صاحب نے لکھا کسی قدر صحیح ہی اور کسی قدر غلط
اوس سب کی غلط کرنا میرا مقصد نہین مین اس بات کو دکھانا چاہتا ہون کہ اس تحریر مین بہت باتین جھوٹی اور غلط
اور باطل ہین جنکا رد کرنا واجب ہی ۔

اگرچہ مین تسلیم کرتا ہون کہ لفظ عن مین دونون احتمال ہین یہ بھی احتمال ہی کہ پچھلے راوی نے اوپر کے راوی سے
یہ حدیث سنی ہو اور یہ بھی احتمال ہی کہ پچھلے راوی نے اوپر کے راوی سے یہ حدیث نہ سنی ہو لیکن پایا جانا انھین دونون
احتمالون کا اسکے منافی نہین کہ ساتھ کسی شرط کے بسبب کسی وجہ کے احتمال اول کو ترجیح ہو اور حدیث معنعن
اسی احتمال اول پر محمول ہو اور احتمال ثانی پر کچھ خیال نہو سو وہ وجہ ہم یہ سمجھتے ہین کہ حدثنا اور اخبرنا اور انبانا
اور بعض یہ الفاظ حدیث کے راویون کے ہین کہ اونکو حدیث کی اسنادون مین استعمال کرتے ہین سو جس لفظ مین دو
احتمال پیدا ہون اور ایک احتمال کے معین کرنے مین خلاف ہو تو تصفیہ اسکا اوسمین پر چھوڑنا چاہیے جو ان لفظون کو
استعمال کرتے ہین سو بعد تلاش کے یہ بات ثابت ہی کہ باستثنای مدلسین حدیث کے راویون کی عادت اصطلاح
ہی کہ لفظ عن کو اوسی حدیث کی اسناد مین اطلاق کرتے ہین جسکو نیچے والے راوی نے اوپر والے راوی سے
خود سنا ہوگا پس جسمین یہ لفظ ہو اوسکو احتمال اول ہی پر حمل کرنا ضرور ہی بشرطیکہ کوئی مانع نہو جسکے سبب سے
اسکی صحت مین کہ نیچے والے راوی نے اوپر والے راوی سے خود سنا ہی کچھ خلل آسکتا ہو پس اس مانع کے رفع کرنیکے
لیے کچھ شرطون کا معتبر ہونا مناسب ہی سو اول لفظ عن کے ساتھ روایت کرنے والے کا مدلس نہونا یعنی ایسا
راوی نہونا جو چھپاتا ہو نام راوی کا جس سے درحقیقت اوسنے حدیث سنی ہو اور دوم ممکن ہونا ملاقات

کا درمیان مین نیچے والے اور اوپر والے راویون کے اوس صورت مین کہ عدم ملاقات اور عدم سماع معلوم نہو بالاتفاق
شرط ہی اور سماعت کا حکم کرنے کے لیے کہ نیچے والے راوی نے اوپر والے راوی سے اس حدیث کو جو عن کے ساتھ نقل ہوئی ہی
منکر روایت کیا ہی اسقدر شرط ہونے پر مسلم نے اکتفا کیا ہی بلکہ محدثین متقدمین اور متاخرین کے اتفاق کا اسپر دعوی کیا ہی اور اکتفا
نکرنیکو اسپر اور ثبوت ملاقات کو گو عمر بھر مین ایک ہی بار ہو شرط کرنیکو قول مخترع اور مستحدث یعنی باعث باطل
اور ساقط الاعتبار سے ٹھہرایا ہی چنانچہ مسلم نے مقدمہ صحیح مین جو بیان کرنے والے کے قول کے جسنے اس شرط کو کہ نیچے والے
اور اوپر والے راوی کے درمیان مین ملاقات ثابت ہو زائد کیا ہی لکھا وهذا القول يرحمك الله في الطعن في الاسانيد قول
مخترع مستحدث غير مسبوق صاحبه اليه ولا مساعد له من اهل العلم عليه وذلك ان القول الشائع المتفق عليه بين اهل
الاخبار والروايات قديما وحديثا ان كل رجل ثقة روى عن مثله حديثا وجائز وممكن لقاؤه والسماع منه لكونهما جميعا في عصر
واحد وان لم يأت في خبر قط انهما اجتمعا ولا تشافها بكلام فالرواية ثابتة والحجة بها لازمة الا ان تكون هناك دلالة بينة على
ان هذا الراوي لم يلق من روى عنه او لم يسمع منه شيئا اور شرطون مین اختلافات ہی بخاری اور ابن مدینی نے کہا کہ ملاقات
کا ثابت ہونا بھی شرط ہی صرف امکان ملاقات کافی نہین ہو سکتا اور یہی قول ہی جماہیر محدثین اور فقہا اور اصولیین
کا اور یہی صحیح اور مختار اور معمول بہ کہا جا سکتا ہی *

تقریب نووی مین مرقوم ہی الاسناد المعنعن وهو قول الراوي فلان عن فلان قيل انه مرسل حتى يتبين اتصاله والصحيح الذي عليه
العمل وقاله الجماهير من اصحاب الحديث والفقه والاصول انه متصل بشرط ان لا يكون المعنعن مدلسا وبشرط امكان
لقاء بعضهم بعضا وفي اشتراط ثبوت اللقاء وطول الصحبة ومعرفته بالرواية عنه خلاف منهم من لم يشترط شيئا من ذلك
وهو مذهب مسلم بن الحجاج ادعى الاجماع فيه في خطبة صحيحه ومنهم من شرط اللقاء وحده وهو قول البخاري وابن المديني والمحققين
ومنهم من شرط طول الصحبة ومنهم من شرط معرفته بالرواية عنه اور ابو المظفر سمعانی نے تقریب مین ذکر کیا ہی وحکی ابن
عبد البر في التمهيد عن الجمهور انه لا اعتبار بالحروف والالفاظ وانما هو باللقاء والمجالسة والسماع والمشاهدة قال الا ان يكون مع السلامة
من التدليس اور بھی ذکر کیا ہی وحکی ابن عبد البر عن بعضهم ان حرف عن محمول على الانقطاع حتى يتبين السماع من
جهة اخرى وضعفه ابن عبد البر محتجا بالاجماع على ان مثل ذلك يفيد الاتصال اور ابن الصلاح نے علوم حدیث مین حدیث
معنعن کے باب مین ذکر کیا ہی عده بعض الناس من قبيل المرسل والمنقطع حتى يتبين اتصاله بغيره والصحيح والذي عليه العمل
انه من قبيل الاسناد المتصل والى هذا ذهب الجماهير من ائمة الحديث وغيرهم واودعه المشترطون للصحيح في تصانيفهم فيه و
قبلوه وكاد ابو عمر بن عبد البر الحافظ يدعي اجماع ائمة الحديث على ذلك وادعى ابو عمرو الداني المقرئ الحافظ

اجماع اہل النقل علی ذلک وہذا بشرط ان یکون الذین عنعنت العنعنة الیہم قد ثبت ملاقاة بعضہم بعضا مع
برائتہم من وصمة التدلیس فحینئذ یحمل علی ظاہر الاتصال الا ان یظہر فیہ خلاف ذلک اور سیوطی نے تدریب الراوی
مین ذکر کیا ہے قال شیخ الاسلام من حکم بالانقطاع مطلقا شدد ویلیہ من شرط طول الصحبة ومن اکتفی بالمعاصرة
سہل والوسط الذی لیس بعدہ الا التعنت مذہب البخاری ومن وافقہ کوئی شخص کبھی تجویز مدرستہ العلوم جیسا ای
کا ممبر بنجانے سے اور اردو فارسی فتوے اور رسالہ دیکھکر متنازعہ مسائل مین بے سمجھے بوجھے دخل دینے سے
اور ادھر اودھر کے مطالب کچھ سنکر یا غور دیکھ کے اوپر کسی کتاب سے تھوڑا اوسکے ساتھ ایک دو اپنی شامل کرکے بیچ پیچ
سازندہ تہذیب الاخلاق مین چھپوانے سے عالم اور مجتہد نہین بن سکتا ہے اور ان وجوہ سے اپنے جہل جبلی کو کسی طرح پردہ نہین
ڈال سکتا ہے بلکہ سوا رسوائی کے کچھ اور نتیجہ اسکا سمجھ مین نہین آسکتا ہے ؎ نہ ہر کہ چہرہ برافروخت دلبری داند
نہ ہر کہ آئینہ سازد سکندری داند ؎ نہ ہر کہ طرف کلہ کج نہاد و تند نشست کلاہ داری و آئین سروری داند
سید احمد خانصاحب نے جسقدر ان سطور مین بے احتیاطی کی ہے اونکی بے علمی کے بے پردہ کرنے کے لیے کافی ہے اور
اونکے الحاد کے ظاہر کرنیکو جسکو وہ اجتہاد کے صورت مین چھپانا چاہتے ہین نہایت وافی ہے چند اغلاط اونکے
متعلق اس تحریر کے ہم یہان ظاہر کرنا چاہتے ہین پہلے یہ کہ سید احمد خانصاحب نے لکھا کہ شاید انہی باتون پر منحصر
ہین کہ اگر اوس مین کوئی راوی کا نام چھپایا گیا ہو جس سے درحقیقت اوسنے حدیث سنی ہے تب تو یہ حدیث معتبر ہوگی
اور اگر ایسا نہین ہے تو معتبر ہوگی مین کہتا ہون کہ ان دونون شقون پر سب کا اتفاق نہین اس لیے کہ بقول جمہور علما
جس حدیث معنعن مین کوئی راوی ایسا ہو کہ وہ نام اوسکا جس سے درحقیقت اوسنے حدیث سنی ہے چھپایا کرتا ہو وہ
حدیث مرسل ہے اور مرسل کے معتبر ہونے مین اگرچہ محدثین کو کلام ہے لیکن فقہا کے نزدیک معتبر ہونا اوسکا ثابت ہے نووی نے
مقدمہ شرح صحیح مسلم مین ذکر کیا ہے قال فریق من العلماء من عرف بهذا التدلیس صار مجروحا لا تقبل له رواية في شيء ابدا وان
بین السماع والصحیح ما قاله الجماهير من الطوائف ان ما رواه بلفظ محتمل لم یبین فیه السماع فهو مرسل اور یہ بھی ذکر کیا ہے
وذهب مالک وابو حنیفة واحمد واکثر الفقهاء الى جواز الاحتجاج بالمرسل اسی طرح حدیث معنعن راوی غیر مدلس کا بھی بدون
اعتبار بعض اور شرطون کے سب کے نزدیک معتبر ہونا ثابت نہین ہان جنکے نزدیک مرسل معتبر ہے اونکے نزدیک حدیث معنعن بھی
معتبر ہوا اور جنکے نزدیک حدیث مرسل معتبر نہین اونکے نزدیک حدیث معنعن بھی معتبر نہین دوسرے سید احمد خانصاحب نے
بخاری کے مذہب مین حدیث معنعن کے معتبر ہونے مین ثابت ہونا اوسکا کہ نیچے والے راوی کو اوپر والے راوی سے حدیث سننے کا قطعی
ہونا ضروری قرار دیا ہے حالانکہ بخاری کے مذہب مین حدیث معنعن کے متصل قرار پانے مین ثابت ہونا ملاقات کا نیچے والے راوی اور

اوپر واسطہ راوی ہین اگرچہ ضرور ہی لیکن ثابت ہونا اسکا کہ نیچے والے راوی نے سیکھا حدیث کو اوپر
والے راوی سے واقع ہوا ہو ضرور نہین ہی نووی نے مقدمہ شرح صحیح مسلم مین ذکر کیا ہی ومنہم من شرط

اللقاء وحدہ وہو مذہب علی بن المدینی والبخاری وابی بکر الصیرفی والشافعی والمحققین وہو الصحیح تہذیب سے
سید احمد خان صاحب نے لکھا کہ مسلم کسی شرط کو ضروری نہین سمجھتا سو یہ غلط ہی اس لیے کہ مسلم اگرچہ ثبوت ملاقا
کی شرط کو قبول نہین کرتا ہی لیکن عدم تدلیس و معاصرت یعنی امکان ملاقات کی شرط کو ضرور سمجھتا ہی جیسا
کہ عبارت مقدمہ مسلم سے اوپر معلوم ہو چکا چوتھے سید احمد خان صاحب نے لکھا کہ ہمکو ان مضمون مین بحث
نہین ہمکو صرف یہ بات دکھانی ہی کہ جس حدیث مین بلفظ عن روایت ہوئی ہی اوس مین بلاریب رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک راویون کے نہونے کا احتمال ہی اور اسی سبب سے یہ بھی احتمال ہی کہ وہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کی حدیث نہو

ہم پوچھتے ہین کہ مراد احتمال سے کیا ہی احتمال مقبول جسکے سبب سے حدیث معتبر نہین ٹھہرتی یا احتمال مردود
جسکی تاثیر حدیث کی بے اعتباری مین ہو اگر مراد احتمال مقبول ہی تو یہ قول کہ ہمکو ان مضمون مین بحث نہین
سچائی سے نہین ہی اسلیے کہ اس قسم کا احتمال ہونا حدیث معنعن مین تمھا بدون تقلید مذہب کے مردود
کے جسمین مطلقاً حجت نہین کوئی نہین سمجھ سکتا ہی نووی نے شرح مقدمہ صحیح مسلم مین ذکر کیا ہی

وذہب بعض اہل العلم الی انہ لا یحتج بالمعنعن مطلقاً لاحتمال الانقطاع وہذا المذہب مردود باجماع السلف
اور جمہور نے جو حدیث معنعن کو مختلف شرطون کے ساتھ متصل سمجھا ہی تو صرف قیاس و تخمین اور مجرد
ظن کے سبب نہین سمجھا ہی بلکہ حدیث معنعن کے راویون کی عادات کو مثل استعمال عن منہ مین معلوم کرکے اسکو
سمجھا ہی اور اسقدر ثبوت ملاقات کے ثابت ہونیکے وقت ظن غالب اتصال کا حاصل ہونیکے لیے کافی
سمجھا جاتا ہی اور ظن غالب ہی پر اخبار احاد کے معتبر ہونیکا مدار ہی نہ جزم اور یقین پر جسمین کوئی احتمال
خلاف پیدا نہو سکے اور اگر مراد احتمال مردود ہی تو اس احتمال کا ہونا کیا ضرر کرتا کس حدیث مین جو متواتر نہین
یہ احتمال کہ شاید رسول خدا صلعم کی حدیث نہو پیدا نہین بہرحال حدیث معنعن کو کوئی شخص اہل اسلام
مین سے یہ نہین کہہ سکتا ہی کہ بالیقین بلکہ حدیث رسول خدا صلعم کی نہین ہی بحث اس مین ہی کہ یہ حدیث متصل
ہی یا منقطع سو جمہور کے نزدیک مختلف شرطون سے متصل ہی گو قول مردود مطلقاً منقطع ہی ہم فرض کرتے ہین
کہ یہ حدیث متصل نہسہی منقطع سہی لیکن منقطع شامل ہی مرسل کو پس معتبر ہونا اس حدیث کا حسب تقریر

ف ذکر حدیث مرسل

مرسل بولنے والے کے نزدیک جنکے نزدیک مرسل حجت ہی یقینی ہی سو جسکا مذہب حجت ہونا مرسل کا ہی وہ غیر معتبر ہونا احادیث ضعیفہ
کا کیونکر تسلیم کر سکے گا مرسل حدیث مرسل کا اگر صحابی ہی تو سوا ابی اسحق اسفرائنی کے سب متفق ہین اوسکے
مرسل کے مقبول ہونے پر مگر جبکہ انقطاع کا یقین اور جزم ہو جاوے تو شافعی کے نزدیک غیر مقبول ہی اور
اگر غیر صحابی ہی تو اکثر کے نزدیک کہ اونھین مین سے امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل ہین
مقبول ہی اور نزدیک ظاہریہ اور اکثر اہل حدیث کے شروع زمانہ امام شافعی سے نامقبول ہی اور نزدیک
امام شافعی کے حدیث مرسل اگر قوی ہو گئی ہو باسناد یا بارسال ثقہ اختلاف شیوخ کے دوسرے طریق
سے یا بقول صحابی یا بقول اکثر علما یا معلوم ہو گیا ہو کہ مرسل اسکا وہ شخص ہی جو غیر ثقہ سے ارسال نہین
کرتا ہی مقبول ہی اور درصورت منتفی ہونے ان پانچ باتون کے مقبول ہی اور بھی شافعی نے حدیث
مرسل کے مقبول ہونے مین یہ بھی قید لگائی ہی کہ مرسل اوسکا کبار تابعین مین سے ہو اور حفاظ کی مخالفت
نکرتا ہو اور عیسے بن ابان کے نزدیک حدیث مرسل قرون ثلثہ کی مقبول ہی اور غیر قرون ثلثہ کی وقت
کہ مرسل اوسکا ائمہ نقل مین سے ہو تحریر ابن ہمام مین مذکور ہی مسئلة المرسل قول الامام الثقة قال علیه السلام
مع حذف السند وتقییده بالتابعی او الکبیر منهم اصطلاح فدخل المنقطع والمعضل وتسمیة قول التابعی منقطعا
خلاف الاصطلاح المشهور وهو المقطوع فان کان صحابیا فحکی الاتفاق علی قبوله لعدم الاعتداد بقول
الاسفرائنی وما عن الشافعی من نفیه ان علم ارساله وکان غیره فالاکثر منهم الائمة الثلثة اطلاق القبول
والظاهرية واکثر اهل الحدیث من عهد الشافعی اطلاق المنع والشافعی ان عضد باسناد او ارسال مع
اختلاف الشیوخ او قول صحابی او اکثر العلماء او عرف انه لا یرسل الا عن ثقة قبل والا وقیده ایضا
بکونه من کبار التابعین ولو خالف الحفاظ فبالنقص وابن ابان فی القرون الثلثة وفیما بعدها اذا کان
من ائمة النقل مطلقا اور ابن حاجب نے مختصر الاصول مین لکھا ہی مسئلة المرسل قول غیر الصحابی قال
صلی الله علیه وسلم ثالثها قول الشافعی لا الا ان اسنده غیره او ارسله وشیوخها مختلفة او عضده قول
صحابی او اکثر العلماء او عرف انه لا یرسل الا عن عدل قبل ورابعها ان کان من ائمة النقل قبل والا فلا
وهو المختار اور قاضی عضد نے شرح مختصر مین ذکر کیا ہی ورابعها انه ان کان الراوی من ائمة نقل الحدیث
قبل والا لم یقبل وهذا هو المختار ۱ھ
اور سید احمد خان صاحب نے جنکا منتہا علم اصول حدیث مین مقدمہ فارسی ترجمہ مشکوٰۃ اور عجالہ نافعہ

مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی ہی جو جمہور علما کا مذہب حدیث مرسل مین توقف کرنا لکھا ہی حالانکہ اکثر فقہا کے نزدیک حدیث مرسل مقبول ہی اور یہی مختار ہی آمدی اور ابن حاجب اور قاضی عضد وغیرہم کا سو شاید اس تحریر کا سوا تقلید شیخ عبد الحق دہلوی کے اور کچھہ مین نہین سمجھتا ہون کہ اونھون نے بیجا جمہور محدثین کے جمہور علما لکھدیا ہی جیسا کہ بتقلید شیخ صاحب کے لکھدیا کہ حضرت امام احمد حنبل کی رائے اس باب مین یکسو نہین حالانکہ عدم قبول مرسل قول غیر مشہور ہی اور قول مشہور جسکو علما نے مذہب امام احمد بن حنبل قرار دیا ہی وہ قبول کرنا حدیث مرسل کا ہی وجیہ الدین علوی نے شرح نخبۃ الفکر کی شرح مین لکھا ہی قال مالک فی المشہور عنہ انہ ای المرسل صحیح وابو حنیفہ وطائفۃ من اصحابہما وغیرہم من ائمۃ العلماء کاحمد فی المشہور عنہ انہ صحیح محتج بہ بل حکی ابن جریر اجماع التابعین باسرہم علی قبولہ وانہ لم یات عنہم انکارہ ولا عن احد من الائمۃ بعدہم الی راس المائتین الذین ہم من القرون الفاضلۃ المشہود لہا من الشارع صلی اللہ علیہ وسلم بالخیریۃ وبالغ بعض القائلین بقبولہ فقواہ علی المسند اور اسنوی نے شرح منہاج مین ذکر کیا ہی وقد اختلفوا فی قولہ فذہب الشافعی الی المنع منہ الا فی مسائل ستعرفہا واختارہ الامام والمصنف ونقلہ ابن الصلاح عن جمہور المحدثین وذہب الجمہور من المعتزلۃ کما قالہ فی المحصول الی قبولہ ونقلہ الآمدی عن الائمۃ الثلثۃ واختارہ حتی بالغ بعضہم فجعلہ اقوی من المسند لانہ اذا اسند فقد وکل امرہ الی الناظر ثم یاتیہم صحتہ وذہب ابن الحاجب الی قبولہ من ائمۃ النقل من غیرہم وذہب عیسی بن ابان الی قبول مراسیل الصحابۃ والتابعین وتابعی التابعین وائمۃ النقل مطلقا اور سبکی نے جمع الجوامع مین لکھا ہی واحتج بالمرسل ابو حنیفۃ ومالک واحمد والآمدی مطلقا۔

اب مین کہتا ہون کہ حدیث مرسل کا قبول کرنا صحیح اور درست معلوم ہوتا ہی اس لیے کہ وجہ قوی نہ قبول کرنے حدیث مرسل کی سید احمد خان صاحب کی رائے مین یہ ہی کہ اوسکے حدیث نبوی ہونے پر یقین نہین جبتک کہ حدیث نبوی نہونے کا احتمال بالکل رفع ہوتا ہو سو اوسکے حدیث نبوی ہونے پر اسطرح یقین نہونے سے قبول نکرنا اوسکا لازم نہین آتا ہی ورنہ سب حدیثون کا جو بخبر احاد منقول ہین قبول نکرنا لازم ہوگا اس لیے کہ اون سب احادیث کے حدیث نبوی ہونے پر یقین نہین ہی باقی یہ شک کہ جو راوی چھوٹ گیا ہی ثقہ ہی یا نہین اسطرح رفع ہو سکتا ہی کہ بحث اوس شخص کی ارسال مین ہی جسکے اسناد کو اگرچہ کسی راوی کی طرف ہو ہم جھوٹ نہین کہہ سکتے ہین بلکہ

اوسکو سچ اور صحیح سمجھتے ہین پس اسناد اوس شخص کی طرف جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جو اوسنے بیچ
کے راویون کو چھوڑ کے کی ہی جھوٹ اور غیر صحیح کسطرح کہہ سکتے ہین لیکن سچ اور صحیح ہونا اسناد کا طرف رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے بوجہ ثقہ ہونے اون راویون کے جو درمیان سے چھوڑ دیے گئے ہم نہین معلوم
کر سکتے ہین لہذا اون راویون کو کہ جنکو اس شخص نے چھوڑ دیا ہی ثقہ خیال کرنا ضرور ہوگا اور ظن غالب
ہمارا یہ ہوگا کہ اگر ہم ان راویون کو اس شخص سے پوچھتے تو سوا ثقہ کہنے کے اونکو کچھ نہ کہتا غایت ما فی
الباب سید احمد خان صاحب ہمارے حسن ظن پر قرار دینگے سو ہم اس مین کچھ مضائقہ نہین جانتے ہین اسلیے کہ
دیکھتے ہین کہ مدار ساری حدیثون کا جو بجز احاد منقول ہین حسن ظن ہی پر ہی ورنہ ممکن ہی جھوٹ بولنا ثقہ
کا پس سچا سمجھنا ثقہ کو بدون حسن ظن کے نہین ہو سکتا علاوہ اسکے مشہور ہونا ارسال آئمہ تابعین مانند سعید
بن المسیب و شعبی اور ابراہیم نخعی اور حسن بصری وغیرہم کا اور مقبول ہونا اوسکا اونکے آپس مین بدون
انکار کے معلوم ہی پس اجماع آئمہ تابعین ہوا حدیث مرسل کے قبول کرنے پر پس کسی احتمال سے کہ جسکی
صحت کی ہمکو ہنوز تصدیق نہین ہوئی خرق اس اجماع کا ہم جائز نہین رکھہ سکتے ہین ۞

سید احمد خان صاحب نے پرچہ تہذیب الاخلاق مورخہ ۱۵ ربیع الاول سنہ ۹۰ ہجری مین جو بابت حدیث
من تشبہ بقوم فہو منہم سے متعلق ہی لکھا ہی ہین اس وقت اوسکی حقیقت ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہون
اور سید احمد خان صاحب نے پرچہ تہذیب الاخلاق مورخہ یکم ذی حجہ سنہ ۸۹ ہجری مین نقل بالمعنی اور مرفوع حکمی
ہونے احادیث مین جو رائین دی ہین یا کسی قسم حدیث کی شرح مین کچھ لغزش کی ہی یا اون اصول مین جو ان
احادیث کے حدیث نبوی ہونے کے لیے ٹھہرائے ہین کوئی غلط اصل قرار دیا ہی ان سب مین دوسرے
موقع پر بحث کرنا چاہتا ہون ۞

جواب روایۃً ثابت ہونا و سند من تشبہ کا عدم تحقق کے

سید احمد خان صاحب حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم کا روایۃً نہ ثابت ہونا جو اسطرح فرماتے ہین کہ
جو سند اس حدیث کی بیان ہوئی ہی اوس سے اتصال سند کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک ثبوت
نہین ہی کیونکہ جو الفاظ روایت کے ہین اونسے یہ بات لازم نہین ہی کہ حسان اور ابی منیب اور
ابن عمر کے درمیان مین اور کوئی راوی نہو انتہی سو اس سے ہمکو دو وجہ خلاف ہی اول یہ کہ حسان اور
ابی منیب دونون ایک طبقہ کے راوی ثقات تابعین مین سے ہین اور باہم اونکے ملاقات بلکہ سماع بھی
ثابت ہی اسیطرح ملاقات ابی منیب کی ابن عمر سے اور سماع اونسے ثابت ہی شیخ الاسلام ابن تیمیہ

صراط مستقیم مین ذکر کیا ہی و اما ابو منیب الجرشی فقال فیہ احمد بن عبد اللہ العجلی ہو ثقة وما علمت احدا ذکرہ بسوء و قد سمع منہ حسان بن عطیة اور عبد الغنی مقدسی نے کمال مین لکھا ہی ابو المنیب الجرشی الدمشقی من ثقات التابعین سمع من ابن عمر و ارسل عن معاذ و سمع منہ مسلم بن زیاد و حسان بن عطیة و ثور بن یزید و مینہ یعنی حاصم الاحول انقطاع اور کسی کا حسان اور ابی منیب مین سے مدلس ہونا کہین ثابت نہین ہی اور اوپر ہم ثابت کر چکے ہین کہ جو حدیث بلفظ عن روایت ہو اور روایت کرنے والے مین اور اوس مین کہ جس سے روایت کرتا ہی ملاقات ثابت ہو اس شرط سے کہ روایت کرنے والا چھپاتا نہو اوسکو جس سے درحقیقت حدیث سنی ہو مقبول جمہور اہل حدیث اور فقہا و اصول کے متصل ہی اور یہی قول صحیح اور معمول بہ محدثین کا ہی اور استقراء سے بھی ایسا ہی ثابت ہی پس متصل نہ کہنا اس حدیث کا سوا تقلید مذہب مردود کے جس سے اکثر احادیث مثبتہ احکام کا انقطاع ثابت ہوتا ہی اور درصورت عدم قبول انقطاع کے مطلقا یہ سب حدیثین قابل اعتبار نہین قرار پا سکتی ہین اس حالت مین الحاد کا دروازہ کھلنے کا خوب موقع ملتا ہی

دوم حدیث معنعن کا مرسل ہونا جسکے نزدیک ہی اوسکے نزدیک اوسوقت تک ہی کہ اتصال اوسکا کسی اور طریق سے ظاہر نہوا ہو اور جب اتصال اوسکا اور طریق سے ظاہر ہو تو حدیث معنعن بالاتفاق متصل ہی نخبة الفکر کی شرح مین مرقوم ہی و ذہب بعضہم الی ان الاسناد المعنعن من قبیل المنقطع والمرسل حتی یتبین اتصالہ اور حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم کو سوائے ابی داود کے امام احمد اور ابو یعلی نے اپنے مسانید مین ابن عمر سے اور طبرانی نے معجم اوسط مین اور بزار نے اپنے مسند مین حذیفہ بن الیمان سے اور ابو نعیم نے تاریخ اصفہان مین حضرت انس سے بطرق متعددہ روایت کیا ہی اور بعض طرق مین لفظ عن نہین ہی

سوم ہم فرض کرتے ہین متصل نہونا اس حدیث کا اور کہتے ہین کہ اس تقدیر پر مرسل ہوگی اور حدیث مرسل نزدیک امام مالک اور امام ابی حنیفہ اور امام احمد بن حنبل کے مقبول ہی اگرچہ شافعی اوسکو مقبول نہ رکھتے ہون پس عموما اس حدیث کو غیر مقبول کہدینا کیونکر صحیح ہو سکتا ہی گو سید احمد خانصاحب مقلد اوسی کے ہون جو مرسل کو قبول نہین کرتا لیکن یہ تقلید تمام مسلمانون پر حجت نہین ہو سکتی ہی

چہارم ہم فرض کرتے ہین کہ حدیث مرسل ضعیف ہی صحیح لیکن جو حدیث کہ ضعیف بسبب ارسال کے ہو ضعف اوسکا تعدد طرق سے رفع ہو سکتا ہی اور یہ حدیث متعدد طرق سے روایت ہوئی

ہی جیسا کہ وجہ دوم مین ابھی ہم بیان کر چکے ہین ابن الصلاح نے علوم حدیث مین ذکر کیا ہی لیس
کل ضعیف فی الحدیث یزول بمجیئہ من وجوہ بل ذلک یتفاوت فمنہ ضعف یزیلہ ذلک بان یکون ضعفہ
ناشیا من ضعف حفظ راویہ مع کونہ من اہل الصدق والدیانۃ فاذا رأینا ما رواہ قد جاء من وجہ اخر
عرفنا انہ مما قد حفظہ ولم یختل فیہ ضبطہ لہ وکذلک اذا کان ضعفہ من حیث الارسال زال بنحو ذلک
اور نووی نے تقریب مین لکھا ہی اذا روی الحدیث من وجوہ ضعیفۃ لا یلزم ان یحصل من مجموعہا انہ حسن
بل ما کان ضعفہ لضعف راو فی الصدوق الامین زال بمجیئہ من وجہ آخر وکذا اذا کان ضعفہ للارسال
زال بمجیئہ من وجہ آخر انتہی

پنجم ہم فرض کرتے ہین کہ اسناد اس حدیث کی بروایت ابی داؤد ضعیف ہی صحیح لیکن صرف اس اسناد کے
ضعیف ہونے سے حکم کرنا اس حدیث کے ضعیف اور غیر مقبول ہونے پر صحیح نہین ہو سکتا ہی تقریب نووی
مین مذکور ہی اذا رأیت حدیثا باسناد ضعیف فلک ان تقول ہو ضعیف بہذا ولا تقل ضعیف المتن بمجرد ضعف
ذلک الاسناد اور تنقیح ابراہیم بن محمد الوزیر مین مسطور ہی اذا وقف احد علی اسناد ضعیف فلم یکن لہ
ان یحکم بضعف الحدیث بل یحکم بضعف الاسناد ویقف فی تضعیف الحدیث علی نص امام علی انہ ضعیف
لا یصح لہ اسناد ویبین سبب التضعیف

ف جواب پہلی دلیل نہ ثابت ہونے حدیث من تشبہ کا

سید احمد خانصاحب نے حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم کی درایۃ نہ ثابت ہونے پر پانچ دلیلین قائم کی ہین
سو پہلی دلیل مین جو لکھا کہ راوی نے مورد حدیث بیان نہین کیا اور لفظ تشبہ کا جو حدیث مین واقع ہی
مورد حدیث کے نہ معلوم ہونے سے کسی حکم مدلولی یا استنباطی یا قیاسی کا فائدہ نہین دیتا پس مورد اس
حدیث کا تحقیقا معلوم نہین ہی اور نہ معلوم ہو سکتا ہی ہان اگر اس حدیث کو ثابت تسلیم کیا جاوے
تو قیاسا اونکا مورد قرار پا سکتا ہی جیسا کہ آیندہ بیان ہوگا انتہی۔

سو ہمین مجکو تین وجہ سے اعتراض ہی اول یہ کہ مورد نہ بیان ہونے سے کوئی حدیث ثابت غیر ثابت نہین
قرار پا سکتی ہی ورنہ ہزارہا حدیثین ہین اون مین مورد کا کچھ بیان نہین اور بہت آیتین قران کی ہین
اون مین محل نزول کا کچھ ذکر نہین بقول سید احمد خانصاحب چاہئے کہ یہ سب حدیثین اور آیتین
ثابت نہون اور مورد اس حدیث کا متعین نہونے سے لازم نہین آتا ہی کہ لفظ تشبہ کا کسی حکم کا مفید نہو مین
صیغہ عموم ہی اور تشبہ کے معنی معلوم ہین اور وہ شامل ہی جمیع اقسام تشبہ کو غایۃ الامر وہ قسم جسکا

جواز یا کفر ہونا کسی اور دلیل سے ثابت ہوا ہو مخصوص اور مستثنیٰ اس حدیث سے بہ دلالت اوس دلیل کے ہوا ور اس مین کچھ مضائقہ نہین کہ غیر مفید ہونا اس سے ثابت نہین ہو سکتا ہی ورنہ لازم ہی کہ عموماتِ مخصوصہ مفید نہون ۔

دوسری وہم یہ قول سید احمد خانصاحب کا کہ راوی نے مورد اس حدیث کا بیان نہین کیا اور مورد اس حدیث کا تحقیقاً معلوم نہین ہی اور نہ معلوم ہو سکتا ہی بالکل غلط ہی کسی حدیث مین بذریعہ ایک اسناد کے مورد بیان نہونے سے لازم نہین ہی کہ دوسری اسناد کے ذریعہ سے مورد اس حدیث کا بیان نہوا ور معلوم نہو سکے ابو یعلی نے اپنی مسند مین ابن عمر سے روایت کیا ہی کہ وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہی عن التشبہ بالاعاجم وقال من تشبہ بقوم فہو منہم اور ابو بکر خلال نے اپنی صحیح مین محمد بن سیرین سے روایت کیا ہی کہ ان حذیفۃ بن الیمان اتی بیتا فرای فیہ شیا من زی العجم فخرج وقال من تشبہ بقوم فہو منہم ان روایات سے ظاہر ہی کہ مورد حدیث تشبہ ہی ساتھہ زی عجم کے اور زی شامل ہی پوشش اور ہیئت کو ۔

تیسری وہم مورد کسی کلام کا بدون ذریعہ خبر کے نہین معلوم ہو سکتا ہی پس قیاساً مورد قرار پا سکنے کے کچھہ معنی نہین ہو سکتے اگر ایک احتمال کو بدون منشا صحیح کے اختراع کر لینے کو سید احمد خانصاحب مورد کہتے ہین جسکو آیندہ بیان فرماینگے تو وہ درحقیقت مورد نہین ہو سکتا ہی اور نہ اوسکے مورد ہونے پر کوئی یقین کر سکتا ہی بلکہ ہر شخص اپنی رائے کے موافق اوسکے مورد مین اسطرح اور احتمال بھی بیان کر سکتا ہی سید احمد خانصاحب نے درایتہً نہ ثابت ہونے حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم کی دوسری دلیل مین جو لکھا کہ لفظ قوم کا جو اس حدیث مین ہی وہ بھی کسی نتیجہ کا فائدہ نہین دیتا کسی قوم کا ہونا یا کسی قوم کے مشابہ بننا کسی نتیجہ شرعی کو مفید نہین ہی ۔

ایک انگریز نے ایرانی یا افغانی لباس پہنکر اپنے تئین قوم ایران اور قوم پٹھان کے مشابہ کر لیا اور یہ بھی تسلیم کیا کہ لوگون نے اوسکو ایرانی یا پٹھان سمجھا مگر پھر اوس سے نتیجہ کیا علی ہذا القیاس اگر ہندوستانی مسلمان نے عربی یا ایرانی یا پٹھانی یا روسی یا انگریزی پوشاک پہنکر اپنے تئین مشابہ اون قومون کے بنایا اور لوگون نے بھی اوسکو اوسی قوم کا سمجھا تو پھر اوس سے نتیجہ شرعی کیا نکلا ۔

مگر اوس دلیل سے دوسری حدیث کا

اس دلیل پر ہمکو یہ اعتراض ہی کہ اگرچہ اوس وقت کہ کسی ہندوستانی مسلمان نے عربی یا ایرانی یا پٹھانی
لباس پہنکر آپ کو مشابہ عربی یا ایرانی یا پٹھان کے بنایا ہو اور لوگون نے بھی اوسکو انھین قومون مین
سے سمجھا ہو حاصل ہوتا نتیجہ شرعی کا ہم فرض کرلین مسئلہ ہمکو نہین کہ کسی قوم کا ہونا یا کسی قوم
کے مشابہ بنانا عمدہ کسی نتیجہ شرعی کا مفید نہین جب ایک انگریز نے ایرانی یا افغانی لباس پہنکر اپنے
آپ کو قوم ایرانی اور قوم پٹھان کے مشابہ کرلیا اور لوگون نے اوسکو ایرانی یا پٹھان سمجھ لیا تو اوس سے
یہ نتیجہ شرعی ضرور حاصل ہوگا کہ ان لوگون کو جنھون نے اوسکو ایرانی یا پٹھان کہ منجملہ اقوام مسلمانان
ہین سمجھا ہی اوسکے ساتھ حقوق اسلامی کا برتاؤ کرنا ہوگا اور اسیطرح جب ایک ہندوستانی نے اگرچہ وہ
دلمین مسلمان ہی ہو روسی یا انگریزی پوشاک پہنکر آپکو مشابہ قوم روس یا قوم انگریز کے بنایا ہو
اور لوگون نے اوسکو روسی یا انگریز سمجھ لیا ہو تو اوس سے نتیجہ شرعی ضرور حاصل ہوگا کہ ان لوگون کو جنھون
نے اوس ہندوستانی کو روسی یا انگریز سمجھا ہی اوسکے ساتھ کافرون کے احکام کا برتاؤ کرنا ہوگا جیسے
بدون اقرار ضروریات دین کے کسی کے مسلمان ہونیکا ہم حکم نہین کرسکتے ہین ویسے ہی ساتھ التزام
شعار کفار کے باختیار بدون اکراہ و اجبار کے کسیکو ہم مسلمان نہین کہ سکتے ہین ؎

ف — جواب تیسری دلیل عدم ثابت ہونے کا حدیث من تشبہ

سید احمد خانصاحب نے حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم کے درایۃً ثابت نہونیکی تیسری دلیل مین جو
لکھا کہ تشابہ ایک قوم کا دوسری قوم سے بلاشبہ زیادہ تر لباس پر منحصر ہوتا ہی مگر خود رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے یورپ کی قوم کا اور خاص رومن کیتھلک مین جو مروج تھا وہ لباس پہنا ہی مشکوٰۃ مین
بخاری و مسلم سے یہ حدیث موجود ہی کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبس جبۃ رومیۃ ضیقۃ الکمین جبہ رومیہ
بطور عبا یا چغہ کے ایک قسم کا لباس ہی تنگ آستینون کا جو اب بھی رومن کیتھلک کے پادری پہنتے ہین
اور خاص پادریون کی پوشاک ہی ؎

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تمام یورپ اور شام مین رومی عیسائیون کی سلطنت تھی
جو پوپ کے تابع تھی اسلیے تمام یورپ کی قومون کو زبان عرب مین رومی کہتے ہین جیسا کہ قرآن مجید
مین بھی ہی الم غلبت الروم اور وہ سب رومن کیتھلک تھے اور جبہ رومیہ خاص اونکی پوشاک تھی ؎
بخاری کی حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیون کی پوشاک بھی پہنی
ہی جیسا کہ حدیث بغیرہ مین ہی فتوحات و حلیۃ شامیہ (صفحہ ۳۱۰) اور تشبہ بلباس ہوگا

اوسکی یہہ ہے حدثنا یحیی بن یحیی قال انا خالد بن عبداللہ عن عبدالملک عن عبداللہ مولی اسماء بنت ابی بکر اور مطابق قول سید احمد خانصاحب کے اس اسناد سے اتصال سند کا عبداللہ مولی اسماء بنت ابی بکر تک ثبوت نہیں ہے کیونکہ جو الفاظ روایت کے ہین اون سے یہ بات لازم نہیں ہے کہ خالد بن عبداللہ اور عبدالملک اور عبداللہ مولی اسماء کے درمیان مین اورکوئی راوی نہو لیس جب سلسلہ رواۃ غیر ثابت ہے تو یہہ حدیث فی نفسہ ثابت نہین ہے۔

سید احمد خانصاحب نے تیسری دلیل کے تمتہ مین جو لکھا ہے صحیح بخاری کھولتے ہین تو بسم اللہ کے بعد یہہ عبارت پڑھتے ہین کتاب اللباس باب قول اللہ قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلوا واشربوا والبسوا (ای ما طاب لکم) وتصدقوا فی غیر اسراف ولا مخیلۃ وقال ابن عباس کل ما شئت والبس ما شئت ما اخطأتک اثنتان سرف او مخیلۃ پس ہم ان روایتون سے کسی قسم کی پوشاک کو پہننے سے ممنوع نہین معلوم ہوتے تو لفظ التشابہ کو مشابہت زی ولباس پر بھی حمل نہین کر سکتے (ہم انہین ہمکو یہہ کلام ہے کہ اس بات سے کہ ہم ان روایتون سے کسی قسم کی پوشاک پہننے سے ممنوع نہین معلوم ہوتے) کیا مراد ہے آیا یہہ مراد ہے کہ ان روایتون سے ہر قسم کے لباس پہننے کو ہم جائز سمجھتے ہین گو اوسکی حرمت کسی دوسری دلیل سے ثابت ہو اوس دلیل کو ہم قبول نہین کرتے یا یہہ مراد ہے کہ ان روایتون سے ہر قسم کا لباس پہننا جسکی حرمت کسی دوسری دلیل سے ثابت نہو ہم جائز سمجھتے ہین شق اول پر حریر وغیرہ کا پہننا جسکی حرمت اور روایتون سے ثابت ہے بھی جائز سمجھنا ہوگا اور جس طرح ان روایتون سے کسی قسم کی پوشاک پہننے سے ہم ممنوع نہین معلوم ہوتے ہین ویسے ہی ہم انہین روایتون سے کسی قسم کا کھانا کھانے اور کسی قسم کی چیز پینے کی پینے سے ممنوع نہین معلوم ہوتے ہین پس مطابق شق اول گوشت خنزیر کھانیکو اور شراب پینے کو بھی جائز سمجھنا ہوگا۔

اور شق ثانی پر اوس قسم کی پوشاک پہننے کو جس مین کافرون سے تشبہ ہو جائز سمجھ نہ سکینگے جیسے حریر وغیرہ کا پہننے کو اون حدیثون سے جس مین اوسکی حرمت ہے ناجائز سمجھتے ہین ویسے ہی اوس پوشاک کے پہننے کو جس مین کافرون کے ساتھ تشبہ ہو حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم سے ناجائز سمجھ لینگے اور لفظ تشبہ کی مشابہت زی اور لباس پر حمل نہ کر سکنے کی کوئی وجہ خیال نکر سکینگے۔

سید احمد خانصاحب نے حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم کے درایۃً نہ ثابت ہونیکی چوتھی دلیل مین

جواب تیسری دلیل کے تمتہ کا

جواب چوتھی دلیل [illegible]

جو لکھا کہ تمام مسلمان اور صحابہ اور خود جناب رسول خدا صلعم اور کفار عرب ایک ہی سی زمی و لباس رکھتے تھے اور دونون قومین جو باعتبار مذہب کے دو تھین بالکل ایک دوسرے کے مشابہ تھین اور کوئی تفرقہ کفار اور اہل اسلام مین تمیز کا قائم نہین کیا گیا تھا تو پھر من تشبہ بقوم فہو منہم کے کیا معنی کیا عقل سلیم اس بات کو قبول نہین کرتی کہ اگر جناب رسول خدا صلعم لندن مین یا جرمن و ایشیا مین پیدا ہوے ہوتے تو اونکا لباس ویسا ہی ہوتا جیسا کہ اون ملکون کے لوگون کا ہے پس تشابہ قومی سے کیا نتیجہ شرعی پیدا ہو سکتا ہے

اوسمین تین وجہ سے ہمکو بحث ہے **اول** ہم کہہ سکتے ہین کہ کفار عرب کا وہی لباس تھا جو قدیم مسلمانون کا لباس تھا نہ خاص کافرون کا اور موجب تشبہ کا ساتھ کسی قوم کے وہی لباس ہو سکتا ہے جو لباس مخصوص اوس قوم کا ہو —

**دوم** ہم فرض کر لیتے ہین کہ لباس جناب رسول خدا صلعم کا لباس کفار ہی تھا لیکن ہم کہہ سکتے ہین کہ تشبہ اوس لباس مین جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا ہو حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم سے مخصوص ہے اگر جناب رسول خدا صلعم لندن یا جرمن و ایشیا مین پیدا ہوے ہوتے اور لباس آپکا ویسا ہی ہوتا جیسا اون ملکون کے لوگون کا ہے تو تشبہ اوس لباس مین بھی حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم سے مخصوص ہوتا یا وقت ارشاد اس حدیث کے درمیان مین اپنے لباس اور کافرون کے لباس مین کچھہ تفرقہ واسطے تمیز کے قائم فرما دیتے —

**سوم** اہل اسلام اور کفار عرب کا بالکل مشابہ ہونا اور کوئی تفرقہ واسطے تمیز کے اون مین قائم نکیا جانا اوس وقت سے کہ من تشبہ بقوم فہو منہم کا حکم ہوا ہم تسلیم نہین کر سکتے ہین بلکہ حدیثون کو جو دیکھتے ہین تو اون مین حکم مخالفت کا ساتھہ مشرکین کے اونکے زمی اور لباس مین نہایت زور و شور سے پاتے ہین

صحیحین مین روایت ہے ابن عمر رض سے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا المشرکین و اوفروا اللحی واحفوا الشوارب یعنے کہا عبد اللہ بن عمر رض نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے مخالفت کرو تم مشرکون کی اور بڑھاؤ تم داڑھیون کو اور پست کرو تم لبونکو یعنی مشرک داڑھیون کو نہین بڑھاتے ہین اور لبونکو پست نہین کرتے ہین تم اونکی اسمین مخالفت کرو پس اس حدیث مین مشرکین کے زمی مین مخالفت رکھنے کا اور اونکے زمی مین تشبہ نکرنے کا صریح حکم ہے

اور سنن ابی داود مین رکانہ بن عبد یزید سے روایت ہے کہ قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول فرق

بنیاد مین المشرکین العمائم علے القلانس یعنے کہا رکانہ نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے فرق درمیان ہمارے اور درمیان مشرکون کے عمامے ہین ٹوپیون پر کہ مشرکین فقط ٹوپیون پر عمامہ نہین باندھتے ہین اس حدیث مین بیان ہے تفرقہ قائم ہونے کا درمیان لباس اہل اسلام اور لباس کفار کے جیسے عقل سلیم کا اس بات کو قبول کرنا کہ اگر جناب رسول خدا صلعم لندن مین یا جرمن یا ایشیا مین پیدا ہوتے تو اونکا لباس ویسا ہی ہوتا جیسا کہ اون ملکون کے لوگون کا ہے سید احمد خانصاحب سمجھتے ہین ایسی ہی کیا عقل سلیم اس بات کو قبول نہین کرتی کہ رسول خدا صلعم بعد پہننے اوس لباس کے جو ان ملکون کے لوگون کا ہے وقت منع ہو جانے تشبہ کے اوسکو ترک کر دیتے یا دونون لباسون مین واسطے تمیز کے اہل اسلام اور کفار مین کچھہ تفرقہ قائم کر دیتے بالجملہ تشابہ قومی سے نتیجہ شرعی احکام ظاہری کفر اور اسلام کا پیدا ہوتا ہے —

سید احمد خانصاحب نے حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم درایۃ نہ ثابت ہونے کی پانچوین دلیل مین جو لکھا کہ لفظ تشبہ اور منہم سے خواہ اونکے کامل معنی مراد لو یا ناقص اور قوم کے معنی حقیقی بھی چھوڑ کر اوسکے فرضی معنی یعنی ایک مذہب کے لوگ تو بھی حدیث کے معنی درست نہین ہو سکتے کیا اوس مشابہت سے مثلاً دھوتی یا گبھی وغیرہ پہننے سے یا بالکل پوری ظاہری مشابہت کر لینے سے باوجود اقرار توحید و رسالت کے آدمی کافر ہو جاتا ہے حاشا و کلا پس اصل یہ ہے کہ یہ حدیث روایۃ اور درایۃ دونون طرح پر مردود ہے — ہمکو اس مین دو وجہ سے بحث ہے —

اول اوس تقدیر پر کہ قوم کے معنی ایک مذہب کے لوگ لیئے گئے ہون یہ سمجھنا کہ حقیقی معنی اوسکے چھوڑ دیئے گئے ہین غلط ہے اس لیئے کہ قوم جماعت نسا اور رجال کو کہتے ہین یا جماعت خاص رجال کو اور عورتین اوسمین بالتبع داخل ہین بہرحال یہ جماعت عام ہے کہ ایک مذہب کی وجہ سے ہو یا ایک جد اور قبیلہ کی وجہ سے قاموس مین ہے قوم ہے القوم الجماعۃ من الرجال و النساء معاً او الرجال خاصۃ وتدخلہا النساء علے التبعیۃ —

دوم ہر قسم کی مشابہت سے ساتھہ کافرون کے اگرچہ آدمی کا کافر ہونا لازم نہین ہے لیکن مشابہت ساتھہ کافرون کے اسطرح کہ امتیاز مسلمان کی کافر سے ظاہر مین نہو سکے ضرور کفر ہے ظاہری احکام شرع مین اور یہ مشابہت عام ہے کہ زی اور لباس مخصوص مین ہو یا کسی اور چیز مین پس اس قسم کے

پانچوین دلیل ثابت ہونے تشبہ

ظاہری مشابہت کر لینے سے باوجود اقرار توحید و رسالت کے آدمی کا کافر احکام ظاہری شرع مین
ہوجانا کچھ بعید نہین جس سے حاشا او کلا کہنے کا موقع مل سکے اور اسی قسم کی مشابہت پر حدیث محمول
ہی بدلالت اور ادلہ شرعیہ کے اونکے نزدیک جو عام مشابہت کو ساتھہ کافرون کے جو اس
حدیث مین مراد ہی کفر سمجھتے ہین اس حدیث سے ؛
کیا سید احمد خانصاحب کے نزدیک بت کو یا آفتاب کو نہر آلا اور بدون اعتقاد الوہیت کے سجدہ کرنیوالا
باوجود اقرار توحید و رسالت کے کافر نہین ہوسکتا اور مسلمان رہ سکتا ہی اقرار رسالت مین یہ منیر کرنا
اون چیزون سے جنکا کفر ہونا شریعت رسول خدا صلعم مین ثابت ہی داخل ہی بدون اجتناب کے اون چیزون سے
فی الحقیقت اقرار رسالت نہین ہی اسی لیے قاضی عیاض مالکی نے اپنی کتاب شفا مین ذکر کیا ہی و کذلک نکفر
بکل فعل اجمع المسلمون علی انہ لا یصدر الا من کافر و ان کان صاحبہ مصرحا بالاسلام مع فعلہ ذلک
الفعل کالسجود للصنم او للشمس و القمر و الصلیب و النار و السعی الی الکنائس و البیع مع اہلہا و التزیی بزیہم من شد
الزنانیر و فحص وسوسہم فقد اجمع المسلمون علی ان ہذا الفعل لا یوجد الا من کافر و ان ہذہ الافعال علامۃ علی
الکفر و ان صرح فاعلہا بالاسلام یعنی مانند اسیکے تکفیر کرتے ہین ہم ساتھہ ہر فعل کے کہ اجماع کیا ہو مسلمانون نے
اسپر کہ یہ فعل نہین صادر ہوتا ہی مگر کافر سے اگرچہ ہو صاحب اس فعل کا تصریح کرنیوالا ساتھہ اسلام کے
باوصف کرنے اس فعل کے مانند سجدہ کرنیکے واسطے بت کے یا واسطے آفتاب کے اور ماہتاب کے اور صلیب
کے اور آتش کے اور جانیکی طرف گرجاؤن نصارا اور یہود کے اور مانند اختیار کرنے زی کافرون کے
جیسے باندہ لینا زنارون کا اور منڈا لینا سرون کا عبادت خانون مین پس تحقیق اجماع کیا ہی مسلمانون
نے اس پر کہ یہ فعل نہین پایا جاتا ہی مگر کافر سے اور تحقیق یہ افعال علامت اور نشان
ہین کفر پر اگرچہ تصریح کرتا ہو کرنے والا ان فعلون کا ساتھہ اسلام کے یعنی
کہتا ہو کہ مین مسلمان ہون ) —
بالجملہ اصل یہ ہی کہ اس حدیث کو روایۃً یا درایۃً مردود کہنا مردود ہی اور باعث ایسے قول کا
جہالت اور گمراہی اور الحاد ہی —
پھر سید احمد خانصاحب نے بعد تمام ہوجانے اون پانچ دلیلون کے کہ درایۃً نہ ثابت ہو حدیث
من تشبہ بقوم فہو منہم یہ قائم کی ہین جو لکھا با این ہمہ اگر ہم اسکو صحیح مان لین تو ہمکو ضرور اسکا مورد قرار

کرنا ہوگا کیونکہ بغیر مورد تحقیق کیے اور مابہ التشبیہ قرار دیے اسکے معنی قائم نہین ہوسکتے بلکہ جو کہ خود حدیث مین ان دونون مین سے کوئی بھی مذکور نہین ہی تو جو کچھ قرار دیا جاویگا وہ صرف قیاسی ہوگا جو شخص اپنی سمجھ کے موافق اوسکا مورد یا مابہ التشبیہ جو درحقیقت دونون ایک ہین قرار دیگا اس مین تین وجہ سے کچھ بحث ہی

اول یہ حدیث عام ظاہر المعنی ہی اور کسی عام ظاہر المعنی کے معنی قائم ہوسکنے کے لیے مورد تلاش کرنیکی کچھ ضرورت نہین معلوم ہوتی ہی اور مابہ التشبیہ مین کو جو اس حدیث مین کسی نے علما مین سے سمجھا ہی تو قیاس اور تخمین یا سند قیاس اور تخمین سید احمد خانصاحب نے نہین سمجھا ہی بلکہ بدلالت ادلہ شرعیہ کے سمجھا ہی

دوسرے مذکور ہونا مورد اور مابہ التشبیہ کا خود حدیث مین بالکل غلط ہی چنانچہ وجہ دوم اعتراض مین جو دلیل اول پر بیان ہوچکا مذکور ہونا مورد کا خود اس حدیث مین کئی طرق سے ہم ثابت کرچکے ہین الفاظ حدیث سے ساتھہ اون طرق کے جو وہان بیان ہین ظاہر کہ مورد اسکا تشبہ ہی ساتھہ زی عجم کے اور مابہ التشبہ زی یعنی لباس اور ہیئت ہی

تیسرے مورد اور مابہ التشبیہ دونون کا درحقیقت ایک ہونا قابل تسلیم نہین ہی ممکن ہی کہ مورد خاص ہو اور مابہ التشبیہ عام باعتبار عموم مفہوم لفظ کے خود سید احمد خانصاحب پرچہ تہذیب الاخلاق مورخہ یکم ذیقعدہ ۱۲۸۹ ہجری مین تسلیم کرچکے ہین کہ خصوص محل عموم مفہوم لفظ کو قدح نہین کرسکتا ہی

پھر اسکے بعد سید احمد خانصاحب بہادر نے جو لکھا کہ (بعض عالمون نے مشابہت سے مشابہت فی خصوصیات الدین مراد لی ہی مثلاً زنار پہننا یا صلیب رکھنا یا ٹیکہ لگانا یا اعیاد کفار کو بطور عید اختیار کرنا یا اوس مین شریک ہونا اگرچہ یہ رائین بہ نسبت دیگر معلوم ہوتی ہین مگر مین اونکو پسند نہین کرتا اور نہ حدیث کی یہ مراد قرار دیتا ہون اسلیے کہ میرے نزدیک قطعیات سے یہ بات ثابت ہی کہ جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دل سے یقین رکھتا ہی اوسکا کوئی فعل مع یقین نہ کور کے اوسکو کافر نہین کرسکتا اگر اوس فعل پر بجز ابو جہل کی نجات منحصر تھی اوسکو یقین ہی تو گو وہ کسی قوم کے ساتھہ تشابہ کرے دلو فی خصوصیات الدین وشعائر الکفر کالزنار والصلیب والاعیاد وہ کافر نہین ہوسکتا کیا ہم دیوالی و دسہرہ مین اپنے ہندو دوستون سے اور نوروز مین اپنے پارسی دوستون سے اور بڑے دن مین اپنے عیسائی دوستون سے ملکر اور معاشرت و تمدن کے خوشی حاصل کرکر کافر ہوجاوینگے

مورد اور مابہ التشبیہ حدیث مین مذکور
عموم کا

نعوذ باللہ منہا اگر درحقیقت ہمارا مذہب اسلام ایسا ہی بودا ہی تو بکری کی مان کب تک خیر منائیگی آخر ایک دن اوسکو ذبح ہونا ہی ہوگا

اس مین مجکو دو وجہ سے بحث ہی اول قطعیات سے ثابت ہونا اسکا کہ جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھتا ہی کوئی فعل اگرچہ امارات تکذیب مین سے ہو مع یقین مذکور کے اوسکو کافر نہین کر سکتا مین تسلیم نہین کرتا بلکہ میرے نزدیک قطعیات سے ثابت ہی کہ بہت افعال اس قسم کے ہین کہ اونکی وجہ سے آدمی باوجود یقین مذکور کے کافر ہو جاتا ہی منجملہ اون افعال کے ایک فعل انکار زبانی ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ساتھہ دل سے یقین رکھنے کے اسپر کہ کافر کرتا ہی آدمی کو مع یقین مذکور کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لیکر آج تک کافرونکو کافر اس انکار زبانی یا دوسرے افعال امارات تکذیب مانند بت پرستی وغیرہ ہی کی وجہ سے کہا گیا ہی ورنہ دل سے یقین نرکھنے کا بدون خدا تعالی کے جتائے کسکو علم ہو سکتا ہی اگر ابو جہل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل سے یقین ہی رکھکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے زبانی انکار کرتا یا بتونکی پوجا کرتا تب بھی کافر ہی رہتا اور کفر سے نجات نہ پاتا فی الظہیریۃ من وضع قلنسوۃ المجوس على رأسہ فقیل لہ ای انکرہ علیہ فقال ینبغی ان یکون القلب سویا او مستقیما کفر لانہ ابطل حکم ظواہر الشریعۃ

دوم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھنے سے سید احمد خان صاحب کی کیا مراد ہی آیا دل سے صرف یقین کر لینا اسپر کہ مستحق عبادت سوا خدا تعالی کے کوئی نہین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوسکے رسول ہین گو ساتھہ عدم تصدیق شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے جو قرآن اور حدیث یا اون دلیلون سے جنکا دلیل ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہوا ہی ثابت ہی یا ساتھہ اون افعال کے جو امارات تکذیب ہین مانند بت پرستی اور زنار بندی وغیرہا کے ہو

یا دل سے یقین کرنا اسپر کہ مستحق عبادت سوا خدا تعالے کے کوئی نہین اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوسکے رسول ہین ساتھہ تصدیق شریعت محمدیہ کے جو قرآن اور حدیث سے یا اون دلائل سے جنکا دلیل ہونا قران اور حدیث سے معلوم ہوا ہو ثابت ہی اور ساتھہ اجتناب کے اون افعال سے جو امارات تکذیب ہین (یعنی اس دعوی کے کہ مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھتا ہون جھٹلانے کے نشان ہین) شق اول پر کسی شخص کو اگرچہ وہ دین اور شریعت محمدیہ علے صاحبہا الصلوۃ والسلام کو جھوٹا سمجھتا ہو اور قرآن و حدیث سے انکار رکھتا ہو یا شراب و خنزیر کو حلال کہتا ہو یا حضرت نوح اور حضرت

ف
کفر لازم ایمان افعال سے

ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ بلکہ سوا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سارے پیغمبرون کی پیغمبری سے منکر ہو یا سارے پیغمبرون کی اہانت کرتا ہو اور انکو گالیان دیتا ہو اور برا کہتا ہو یا قرآن مجید کو گھورون مین اور نجاست مین پھینکتا ہو یا بتون کی پوجا کرتا ہو بلکہ زبان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا بھی انکار کرتا ہو سید احمد خانصاحب ان افعال کی وجہ سے کافر نہین کہہ سکتے ہین اسلیے کہ کسطرح معلوم ہوا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر وہ دل سے یقین نہین رکھتا ممکن ہے کہ وہ دل سے یقین رکھتا ہو اور زبان سے اوسکا انکار کرتا ہو اور بقول سید احمد خانصاحب کوئی شخص مع یقین مذکور کافر نہین ہوسکتا اور جو کافر نہو اوسکو کافر کہنا روا نہین ہوسکتا مسلمان لوگ سید احمد خانصاحب کی اس بات کو تسلیم نہین کرسکتے ہین بلکہ اسکو الحاد اور باطل سمجھتے ہین سید احمد خانصاحب اسلام کو اگرچہ ایک لوہے کا قلعہ یا اژدہا کا پہاڑ فرض کرین لیکن افعال مذکورہ کے ایسے صدمات نہین جنسے یہ لوہے کا قلعہ ٹوٹ نسکے یا یہ اژدہا کا پہاڑ ہل نسکے بکری کی چھری جبتک ہے کہ چھری اوسکے گلے پر نہ پھری ہو اور جب چھری گلے پر پھیر گئی بکری کی مان کی خیر منانے سے کیا ہوتا ہے بکرا ذبح ہوچکا۔

سید احمد خانصاحب کے نزدیک یہ بات اونکی جو مسلمانون کے نزدیک قطعیات سے باطل ہے اگر قطعیات سے ثابت ہے تو اون پر فرض ہے کہ اس بات کو مسلمانونکے نزدیک قطعیات سے ثابت کرین صرف اونکا یہ قول کہ میرے نزدیک قطعیات سے ثابت ہے درحقیقت قطعیات سے ثابت ہونے کے لیے کچھ کافی نہین ہوسکتا۔

اس حدیث کو جو سنن ابی داؤد مین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہوئی ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الہ الا اللہ لا نکفرہ بذنب و لا نخرجہ من الاسلام بعمل والجہاد ماض منذ بعثنی اللہ الی ان یقاتل آخر ہذہ الامۃ الدجال لا یبطلہ جور جائر و عدل عادل والایمان بالاقدار

یعنی تین چیز اصول ایمان سے ہین ایک چیز رک جانا ہے اوس سے جسنے کہا لا الہ الا اللہ کافر نہ کہنا اوسکو بسبب کسی گناہ کے اور نہ خارج کرنا اوسکو اسلام سے بسبب کسی عمل کے۔

اور دوسری چیز جہاد ہے وہ ہمیشہ رہنے والا ہے اوس وقت سے کہ مبعوث کیا ہے مجھکو اللہ تعالی نے ساتھ جہاد کے یہان تک کہ لڑیگا آخر اس امت کا یعنی حضرت مہدی دجال سے اور نہین باطل کرتا ہے جہاد کو جور امام جائر کا اور نہ عدل امام عادل کا۔

اور تیسری چیز ایمان ہے ساتھ تقدیرات الٰہیہ کے (اگر سید احمد خانصاحب دیکھتے ضرور کہتے کہ

ساتھ کہنے لا آلہ الا اللہ کے اگرچہ بدون دل سے یقین کرنے کے ہو لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ
پر اور بدون اقرار کے ہو ساتھ محمد رسول اللہ کے کوئی فعل کسیکو کافر نہین کر سکتا)
حالانکہ حدیث مین لا آلہ الا اللہ کہنا کنایہ ہی مسلمان ہونیسے جن ارکان اور شرائط سے کہ حاصل ہو
اور مراد ذنب سے وہ گناہ ہی اور مراد فعل سے وہ فعل ہی جو کفر نہ ٹھہرایا گیا ہو پس مجرد کہہ لینا لا آلہ الا اللہ
کا مدار اسلام نہین ہو سکتا۔ اور شق ثانی کی تقدیر پر اس بات کو مین تسلیم کرتا ہون کہ جو شخص لا آلہ
الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھتا ہی اوسکا کوئی فعل بشرطیکہ وہ فعل کفر اور نشان
دل سے سچ جاننے لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نہو مع یقین مذکور کے اوسکو کافر نہین کر سکتا
لیکن سید احمد خانصاحب کا دعوی اس بات سے ثابت نہین ہو سکتا اور اوس رائے کا جو عمدہ معلوم
ہوتی ہی اس سے ناپسند ہونا نہین ہو سکتا جن افعال کی وجہ سے جو کسیکو کافر کہا جاتا ہی اونکا کفر ہونا
یا حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم سے ثابت ہی یا اس سے کہ یہ افعال نشان ہین دل سے سچ جاننے
لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور اس قسم کے افعال بالاجماع کفر ہین اگر سید احمد خانصاحب دیوالی
دسہرہ مین اپنے ہندو دوستون سے اور نوروز مین اپنے پارسی دوستون سے اور بڑے دن مین اپنے
عیسائی دوستون سے ملکر اور معاشرت اور تمدن کے خوشی حاصل کرکے اسلام سے ہاتھ دہو بیٹھین
اور آپ مسلمان اوس قوم کی طرح جسکی خبر اس آیت مین ہی۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰهِ
وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ یعنی بعضے آدمیون مین سے وہ ہین جو کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم ساتھ
اللہ کے اور ساتھ دن آخرت کے حال یہ ہی کہ نہین ہین وہ ایمان والے۔ کہے جائین تو ہمکو اس سے
کچھ کام نہین اور اونکے حال سے ہمکو کچھ بحث نہین وہ جانین اسکا وبال ہم پر نہین ہمارا فرض اسقدر
ہی کہ اس ملحدانہ بات جسکے قائل سید احمد خانصاحب ہین حقیقت عام مسلمانون پر جو مخفی ہی کہولدین
اور کیفیت اوسکی بیان کردین سو ہم اوس سے کچھ ادا ہو چکے اور انشاء اللہ تعالے
آیندہ کچھ ادا ہونے والے ہین +
واضح ہو کہ جن عالمون نے مشابہت سے مشابہت فی خصوصیات الدین مراد لی ہی خصوصیات الدین سے
اونکی کیا مراد ہی آیا عبادات مخصوصہ اونکے دین کی یا امارات ممیزہ اونکے دین کی جسسے دیکھنے والا
اوسکو جسمین یہ امارت پائی جاتی ہو اوس دین کا آدمی جس دین کی وہ امارت ہی خیال کرتا ہو سیاہ عمامہ

دونون قسم سے - مین سمجھتا ہون کہ مراد اونکی عام ہی دونون قسم سے اسلیے کہ عالمون نے جیسے صلیب لٹکانے
کو یا اعیاد کفار کو بطور عید اختیار کرنے کو کہ قسم اول کی جنس سے ہین کفر کہا ہی ویسے ہی مجوس کی ٹوپی
اور زنار پہننے کو جو قسم ثانی کی جنس سے ہی بھی کفر کہا ہی تمہید مین مرقوم ہی وکذالک المسلم لو سجد للصنم او تابع الکفار
بفعل من افعالہم التی تکون دینا عندہم فانہ یصیر کافرا وکذالک لو ظہر من نفسہ علامۃ الکفار کلبس القلنسوۃ
المجوسیۃ او شد الزنار او نحو ذالک فانہ یصیر کافرا سواء فعل من غیر اعتقاد او سخریۃ او من اعتقاد اور
ایسے ہی مسلمان اگر سجدہ کرے بت کو یا متابعت کرے کافرون کے ساتھ کسی فعل کی اونکے افعال
مین سے کہ دین ہون اونکے نزدیک تو وہ مسلمان ہوجاتا ہی کافر اور مانند اسکے اگر ظاہر ہو اوسکے نفس سے
علامت کافرون کی مانند پہننے ٹوپی مجوس کے یا باندہنے زنار کو یا مانند اسکے پس تحقیق وہی مسلمان ہوجاتا ہی
کافر برابر ہی کہ کیا ہو اوسنے اسکو بدون اعتقاد کے یا مسخراپن سے یا اعتقاد سے ۞

ف ذکر کافرون کے میلہ تماشا میں جانا اور [illegible] بازار و عید میں جانا [illegible]

اعیاد کفار مین شامل ہوکر خوشی حاصل کرنے سے کافر ہوجانا آثار صحابہ اور جمہور علما کے قول سے پایا جاتا ہی
بیہقی نے سنن کبری مین عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہی کہ کہا عبد اللہ بن عمر نے (من بنی ببلاد
الاعاجم وصنع نیروزہم ومہرجانہم وتشبہ بہم حتی یموت حشر معہم یوم القیامۃ) جسنے مکان بنایا عجمیون
یعنے پارسیون کے شہرون مین اور کیا نیروز اور مہرجان اونکا اور مشابہت کی اونکی ساتھ حشر کیا جاویگا
اور اوٹھایا جائیگا ساتھ عجمیون یعنے پارسیون کے دن قیامت کے - اور بھی بیہقی نے سنن کبری مین عمر
بن الخطاب سے روایت کیا ہی کہ فرمایا عمر بن الخطابؓ نے اجتنبوا اعداء اللہ فی عیدہم یعنی پرہیز کرو تم
دشمنان خدا سے اونکی عید مین شرح فقہ اکبر ملا علی قاری مین مرقوم ہی من خرج الی السدۃ ای مجتمع
اہل الکفر فی یوم النیروز کفر لان فیہ اعلان الکفر وکانہ اعانۃ علیہ وعلی قیاس مسئلۃ السدۃ الخروج
الی النیروز المجوسی والموافقۃ معہم فیما یفعلون فی ذلک الیوم یوجب الکفر یعنی جو نکلا طرف سدہ کے
یعنی میلہ کافرونکے نوروز کے دن کافر ہوا اسلیے کہ اسمین ظاہر کرنا کفر کا ہی اور گویا کہ یہ اعانت
ہی کفر پر اور اوپر قیاس میلہ کے جانا ہی طرف نیروز مجوس کے اور موافقت ہی ساتھ کافرونکے
اونکے افعال بیچ اس دن مین کہ موجب کفر ہی اور ایسا ہی ہی فتاوے عالمگیریہ اور یتیمیہ وغیرہما
مین خزانۃ الروایات مین مرقوم ہی ۞
قال الشیخ الامام ابو بکر بن طرخان من خرج الی السدۃ فقد کفر لان فیہ اعلان الکفر فکانہ اعانۃ علیہ

وعلی قیاس مسئلة السدة الخروج الی نیروز المجوس والموافقة معهم فیما یفعلون فی ذلک الیوم ویوافقهم
فیصیر به کافرا ولا یشعر بذلک وفی دستور القضاة قال العبد الفقیر غفر الله تعالی وعلی هذا الخروج
الی اللعب یدعی بجتیرا والموافقة معهم فیما یفعلون فی ذلک الیوم یلزم ان یکون کفرا لان فیه اعلان الکفر
فانه اعانة علیه وکذا الخروج فی اللیلة التی تلعب بکفرة الهند فیما بینهم بالنیران الی لعبهم والموافقة معهم
فیما یفعلون فی تلک اللیلة یلزم ان یکون کفرا وکذا الخروج الی لعب کفرة الهند فی الیوم الذی یدعوه
اهل الکفر بدسهره والموافقة معهم فیما یفعلون فی ذلک الیوم من تزیین البقور والافراس والذهاب
الی دور الاغنیاء یلزم ان یکون کفرا وفی عمدة الاسلام اگر مسلمانی در عید کافران چون پہاگ
ودوالی وجاترا حاضر شود اگر بہ نیت سود یا برای تماشا حاضر شود که در حضور مسلمانان قوت در جہان عید
ایشان بیشود کافر گردد یعنی کہا شیخ امام ابوبکر بن طرخان نے جو گیا طرف کافروں کے میلے کے پس
تحقیق کافر ہوا اسلیے کہ اس جانے میں اعلان اور ظاہر کرنا کفر کا ہے پس یہ اعانت ہے کفر پر اور اوپر
قیاس مسئلہ میلہ کے جانا ہے طرف نیروز مجوس کے اور موافقت ساتھ مجوس کے اون افعال میں جو کرتے
ہیں نیروز میں کفر ہے اور اکثر جو کرتے ہیں اسکو وہ ہیں جو اسلام لائے ہیں مجوس میں سے پس جاتے ہیں طرف
مجوس کے اوس دن میں اور موافقت کرتے ہیں اونکی پس ہو جاتے ہیں کافر اور نہیں شعور رکھتے ہیں ساتھ
اسکے اور دستور القضاة میں ہے کہا بندہ فقیر نے مغفرت کرے اوسکی اللہ تعالی اور اسی قیاس پہ ہے
جانا طرف اوس کھیل کے کہ نام رکھا جاتا ہے اوسکا جتیرا اور موافقت ہے ساتھ اونکے اون فعلوں میں
جو کرتے ہیں اسدن میں لازم ہے یہ کہ ہو کفر اسلیے کہ اس میں اعلان ہے کفر کا تحقیق یہ اعانت ہے
کفر پر اور ایسا ہی جانا ہے اوس رات میں کہ کھیلتے ہیں کافر ہند کے آپس میں ساتھ آگون کے اونکے کھیل
کیطرف اور موافقت کرنا ساتھ اونکے اونکے افعال میں جو وہ کرتے ہیں اس رات میں لازم ہے
کہ ہو کفر اور ایسا ہی جانا طرف کافروں ہند کے کھیل کیطرف اوس دن میں کہ نام رکھتے ہیں اوسکا
کافر دسہرہ اور موافقت اونکی ساتھ اون فعلوں میں جو کرتے ہیں دسہرہ میں جیسے آراستہ کرنا بیلوں
کا اور گھوڑوں کا اور لیجانا اوسکا طرف تونگروں کے گھر کے لازم ہے یہ کہ ہو کفر اور عمدة الاسلام
میں ہے اگر ایک مسلمان عید کافروں میں مانند پہاگ اور دیوالی اور ہولی اور جاترا کے حاضر ہو اگر
بہ نیت سود کے یا واسطے تماشے کے حاضر ہو کہ بیچ حاضر ہونے مسلمانوں کے قوت اور

رجحان عید کافرون کا ہوتا ہی کافر ہوا اور محیط مین مرقوم ہی ولو شد المسلم الزنار ودخل دار الحرب

للتجارة کفر لانہ تلبس بلباس کفر من غیر ضرورة ملجئة ولا فائدة مترتبة یعنی اگر باندھا مسلمان نے

زنار کو اور داخل ہوا دار الحرب مین واسطے تجارت کے کافر ہوا اسلیے کہ اوس مسلمان نے پہنا ہی

کفر کا لباس بدون ضرورت کے کہ ناچار کرنے والی ہو اور بدون فائدہ مرتبہ کے اور فتاوی صغری مین

مسطور ہی ولو شبہ نفسہ بالیہود والنصاری علی طریق المزاح والہزل کفر یعنے اگر مشابہ کیا اپنے آپ

کو ساتھ یہود اور نصاری کے اوپر طریقہ مزاح اور ہزل کے کافر ہوا شرح عقائد نسفی مین مرقوم ہی

ولا نزاع فی ان من المعاصی ما جعلہ الشارع امارة للتکذیب علم کونہ کذلک بالادلة الشرعیة کسجود للصنم

والقاء المصحف فی القاذورات والتلفظ بکلمات الکفر ونحو ذلک مما ثبت بالادلة انہ کفر یعنی نہین نزاع اور خلاف

ہی اس مین کہ گناہون مین سے وہ گناہ ہین کہ گردانا ہی اونکو شارع نے نشان واسطے تکذیب کے اور جانا گیا ہی

ہونا اونکا ایسا ساتھ ادلہ شرعیہ کے مانند سجدہ کرنے کے بت کو اور ڈال لینے کے قرآن مجید کو نجاستون

مین اور تلفظ کے ساتھ کلمات کفر کے اور مانند اسکے جسکا کفر ہونا دلیلون سے ثابت ہی اور شرح مواقف مین مرقوم

ہی المقصد الثالث فی الکفر وہو خلاف الایمان فہو عندنا عدم التصدیق فی بعض ما علم مجیئہ ضرورة فان

قیل فشد الزنار ولبس الغیار بالاختیار لا یکون کافرا اذا کان مصدقا لہ فی الکل وہو باطل اجماعا قلنا جعلنا

الشیء الصادر عنہ باختیارہ علامة التکذیب فحکمنا علیہ بذلک ای بکونہ کافرا غیر مصدق یعنی مقصد تیسرا کفر

کے بیان مین ہی اور کفر ضد ایمان کا ہی پس کفر نزدیک ہمارے یعنی نزدیک اشاعرہ کے یقین نکرنا ہی بعض

اون چیزون کے جنکا معلوم ہی آنا دین مین ضرورة پھر اگر کہا جاوے پس زنار باندھنے والا اور غیار پہننے

والا ساتھ اختیار کے نہو گا کافر جبکہ ہو تصدیق کرنے والا اوسکو جسکا معلوم ہی آنا دین مین ضرورة کل اون

مین اور نہ کافر ہونا زنار باندھنے والے کا اور غیار پہننے والے کا ساتھ اختیار کے باطل ہی بالاجماع کہینگے

ہم اسکے جواب مین گردانا ہی ہمنے شی صادر کو اوس سے ساتھ اوسکے اختیار کے علامت تکذیب کی یعنی

نشانی عدم تصدیق کی پس حکم کیا ہمنے اوسپر ساتھ اسکے یعنی ساتھ کافر غیر مصدق ہونے اوسکے کے اور

شرح مقاصد مین مسطور ہی السادس لو کان الایمان نفس التصدیق لزم ان لا یکون بنحو لبس الغیار والقاء

المصحف فی القاذورات وسجدة الصنم ونحو ذلک کفرا اذا قارن التصدیق اقلب بجمیع ما جاء بہ النبی صلی اللہ

علیہ وسلم باقیا والازم منتف قطعا واجیب بان فی المعاصی ما جعلہ الشارع امارة عدم التصدیق

تفصیلاً علیہ او علی دلیلہ والامور المذکورۃ من ہذا القبیل) چھٹے اگر ہوتا ایمان
نفس تصدیق کا لازم ہوتا یہ کہ مبغض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ڈال
دینا قرآن مجید کو نجاستون مین اور سجدہ کرنا بت کو اور ماننا اسکے کفر جب تک کہ باقی ہو سچ جاننا
دل سے سب دین کی باتون کو جنکو لائے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور لازم یعنی کفر نہونا ان افعال
کا بالیقین منتفی ہی اسلیے کہ بالاجماع یہ افعال کفر ہین اور جواب دیا گیا ہی ساتھ اسکے کہ یہ
گناہ ہون کے وہ گناہ ہین جنکو گردانا ہی شارع نے نشان عدم تصدیق کا ساتھ تصریح کے اونپر یا
اونکی دلیل پر اور امور مذکورہ اسی قبیل سے ہین اور یہی شرح مقاصد مین مذکور ہی (والمصر علی عدم الاقرار
مع المطالبۃ بہ کافر وفاقا لکون ذلک من امارات عدم التصدیق ولہذا اطبقوا علی کفر ابی طالب) یعنی اصرار
کرنے والا عدم اقرار پر باوجود مطالبہ اقرار کے کافر ہی اتفاقاً بسبب ہونے اس اصرار کے نشانیون عدم
تصدیق مین اور اسی لیے اتفاق کیا ہی اہل سنت نے کافر ہونے ابی طالب پر۔

مقصد ہمارا ان اقوال کے ذکر کرنے سے یہ ہی کہ قطعیات سے ثابت ہونا اسکا کہ جو شخص لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھتا ہی اوسکا کوئی فعل مع یقین مذکور کے اوسکو کافر نہین کر سکتا بالکل
غلط ہی اگر قطعیات سے یہ ثابت ہوتا تو یہ علما جنکے اقوال ابھی مذکور ہوئے کسی فعل پر اوسکے
جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل سے یقین رکھتا ہی حکم کفر کا نکر سکتے حالانکہ علما مذکورین نے اون افعال
کو جو امارات تکذیب ہین باوجود یقین مذکور کے کفر قرار دیا ہی لطف یہ ہی کہ یہ علما ایمان مجرد تصدیق کو
کہتے ہین اور جو علما ایمان کو عبارت مجرد تصدیق سے نہین سمجھتے اونکے نزدیک نہونے یقین مذکور مین کفر
منحصر بدرجہ اولی نہین ہوسکتا ایمان کا مجرد تصدیق ہونا ہنوز قطعیات سے ثابت نہین بہت محققین
اہل سنت اور اکثر فرق اسلامیہ غیر اہل سنت مین سے اسکے منکر ہین ہان اہل سنت ہر فعل معصیت سے
کفر لازم نہین کرتے ہین اگرچہ معتزلہ ہر کبیرہ سے اور خوارج ہر کبیرہ اور صغیرہ سے کفر لازم کرتے ہین اور یہ دونون
فریق اسکو اپنے نزدیک قطعیات سے ثابت کہتے ہین (ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون)
مین بیان ہی اوسکے کافر ہونے کا جو حکم نہین کرتا بموجب حکم خدا تعالے کے اور آیہ کریمہ (ومن کفر فان
اللہ غنی عن العالمین) مین حج کے ترک کرنے والے کو کافر کہا گیا ہی اور آیہ کریمہ (ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ
جہنم خالدا فیہا) مین مسلمان کے قاتل کے لیے خلود جہنم کا جزا جو کافر کے لیے مقرر ہی ثابت کیا

ف ذکر اون آیات ... معتزلہ ... کے کافر ...

اور آیۂ کریمہ (وَمَن يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا) مین گنہگار کے لیے خلود نار جہنم
ارشاد ہوا ہے اور اسی طرح آیت کریمہ (وَمَن يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا) مین
اور آیت کریمہ (بَلَىٰ مَن كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ) مین اور
آیت کریمہ (وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ) مین اور آیت کریمہ (وَأَمَّا
الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا) مین اور یہ دونون فریق کسی
تاویل کو جو علماے اہل سنت نے ان آیات مین بیان کین قبول نہین کرتے ہین لیکن تمام فرقے اہل
بدعت کے اپنے دعاوی باطلہ پر قرآن اور حدیث سے دلائل لاتے ہین سید احمد خانصاحب کے
مانند احادیث صحیحہ کو اوہام فاسدہ سے مردود نہین کہتے ہین —

پھر سید احمد خانصاحب نے لکھا (حقیقت یہ ہے کہ اس حدیث کا جسکو مین آیندہ سے قول کہونگا کیونکہ میرے
نزدیک اسکا حدیث ہونا ثابت نہین ہے کوئی صحیح مورد بجز ایک کے وہ بھی قیاسًا قرار نہین پاسکتا اور وہ
مورد موت ازدہام ہے یعنے جس حالت مین موت ازدہام واقع ہو اور مختلف قومون کے مردے گڈ مڈ
ہو جاوین تو حکم من تشبہ بقوم فہو منہم کا جاری ہوگا یعنی لاشون مین جو لاش جس قوم کے مشابہ
ہوگی وہ اوسی قوم کی شمار ہوگی اور اوسکی تجہیز و تکفین اوسی طرح کیجاویگی در مختار مین لکھا ہے کہ مسلمانون
کی لاش پہچاننے کی چار علامتین ہین خضاب اور سیاہ لباس اور حلق عانہ اور ختنہ مین سمجھتا ہون
کہ موت ازدہام کے جسقدر احکام ہمارے یہان کے کتب فقہ مین مندرج ہین وہ اسی قول کی بنا پر ہین
پس میری دانست مین یہی مورد اس قول کا اور یہی مراد اس قول کی ہے وہذا اعتقادی وعلی ہذا الحلے
والسلام) اسمین مجکو چند وجہ سے کلام ہے اول جب روایۃً اور درایۃً اس حدیث کے نہ ثابت ہونے
کی دلیلین جو بزعم سید احمد خانصاحب تھین قائم نہین جیسا کہ اوپر مین بیان کر چکا ہون پھر
اسکا حدیث نہونا سید احمد خانصاحب کے نزدیک اور آیندہ سے اوسکو قول کہنا نہ حدیث کہنا بجز
اتباع ہوا اور گمراہی کے اور کچھ نہین ہے —

دوم قطع نظر اس سے کہ مورد کسی حدیث کا قیاسًا قرار پا سکنا جائز ہو یا جائز نہو کوئی وجہ حصر
مورد صحیح کی اس مورد مخترع یعنی موت ازدحام مین قیاسًا بھی مین خیال نہین کر سکتا ہون —
سوم ایک مورد خاص اس حدیث کا کہ وہ تشبہ ہے زی عجم یعنی لباس اور ہیئت عجم مین اس حدیث

کے الفاظ ہی سے جو بعض طرق روایت اس حدیث مین پائی جاتی ہین مین اوپر بیان کر چکا ہون پس باوجود معلوم ہونے مورد مذکور کے خود حدیث ہی سے کوئی اور مورد موت ازدحام ہو یا غیر اوسکا قیاس کیونکر قرار پا سکتا ہی

چہارم اگر ہم فرض کرین کہ مورد اسکا موت ازدحام ہی سہی لیکن جب کہ مفہوم الفاظ حدیث عام ہی تو خصوص اس مورد کا عموم مفہوم لفظ کو مخصوص نہین کر سکتا تہذیب الاخلاق مین سید احمد خانصاحب خود اسکو تسلیم کر چکے ہین ؛

پنجم اس حدیث کے لیے یہ مورد تجویز کیا ہوا سید احمد خانصاحب کا بدون کسی دلیل کے ہی اور تخصیص کسی عام نص کی بدون دلیل کے درست نہین ہو سکتی ہی بہر حال یہ حدیث اس مورد تجویزی کی وجہ سے مخصوص بموت ازدحام نہین ہو سکتی ؛

ششم یہ جو ارشاد ہوا کہ درمختار مین لکھا ہی کہ مسلمانون کی لاش پہچاننے کی چار علامتین ہین خضاب اور سیاہ لباس اور حلق عانہ اور ختنہ سو درمختار مین اسکو مین نہین پاتا ہون ہان بدائع اور نہر الفائق وغیرہما مین یہ مرقوم ہی لیکن سیاہ لباس کے مسلمانون کی علامت ہونے مین حموی اور طحطاوی اور شامی نے بحث کی ہی کہ سیاہ لباس پہننا مسلمانون کی علامت نہین ہو سکتا ہی اس لیے کہ یہ لباس خاص مسلمانون کا نہین ہی عبارت حموی کی یہ ہی فی کون لبس السواد من العلامات نظر اذ لبسہ لا یختص بالمسلمین حتے یکون علامۃ یعنے پہننے سیاہ لباس کے علامت ہونے مین نظر ہی اسلیے کہ سیاہ لباس پہننا خاص نہین ہی ساتھ مسلمانون کے یہان تک کہ ہو سیاہ لباس پہننا علامت مسلمانون کی اور طحطاوی نے کہا قلت بل الغالب الآن لبسہ لغیر المسلمین یعنے مین کہتا ہون بلکہ غالب اسوقت مین پہننا سیاہ لباس کا کافرون مین ہی اور شامی نے کہا قلت فی زماننا لبس السواد لم یبق علامۃ المسلمین یعنے مین کہتا ہون کہ ہمارے زمانے مین سیاہ لباس پہننا نہین رہا ہی علامت مسلمانون کی ؛

اب ہم چند حدیثین اسبات کی تائید مین کہ مشابہت کرنا ساتھ کافرون کے عموماً اون کامون مین جنکا ترک ممکن ہی اور بالخصوص اونکے شارع سے اجازت نہین ممنوع ہی ذکر کرتے ہین اور اس حالت مین اگرچہ ہم فرض کرین کہ حدیث من تشبہ بقوم فھو منھم ثابت نہ سہی اور مشابہت ساتھ کافرون کے کفر نہ سہی لیکن احادیث ذیل کی روسے ممنوع سمجھنا مشابہت کا ساتھ کافرون کے اونکے لباس اور پوشاک اور رسم اور اخلاق مین ضرور ہو گا—

جامع ترمذی مین ابی ہریرہؓ سے اور سنن نسائی مین ابن عمر اور زبیرؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے غیروا الشیب ولا تشبہوا بالیہود یعنی متغیر کرو بڑھاپے کو یعنی خضاب سے اور نہ مشابہت کرو ساتھ یہود کے اور جامع ترمذی مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیس منا من تشبہ بغیرنا لا تشبہوا بالیہود ولا بالنصاری فان تسلیم الیہود الاشارۃ بالاصابع وتسلیم النصاری الاشارۃ بالاکف یعنی نہین ہی ہم مین سے جسنے مشابہت کی ساتھ غیر ہمارے کے نہ مشابہت کرو ساتھ یہود کے اور نہ ساتھ نصاری کے تحقیق سلام کرنا یہود کا اشارہ ہی ساتھ انگلیون کے اور سلام کرنا نصاری کا اشارہ ہی ساتھ ہتھیلیون کے اور مسند امام احمد مین ابی امامہؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تسرولوا واتزروا وخالفوا اہل الکتاب یعنی پاےجامہ پہنو اور تہمد باندھو اور مخالفت کرو اہل کتاب کی اور صحیحین مین ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خالفوا المشرکین اوفروا اللحی واحفوا الشوارب یعنی مخالفت کرو مشرکون کی اور بڑھاؤ داڑھیون کو اور پست کرو لبون کو اور صحیحین مین ابی ہریرہؓ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان الیہود والنصاری لا یصبغون فخالفوہم یعنی یہود اور نصاری نہین رنگتے ہین بالونکو پس مخالفت کرو انکی اور صحیح مسلم مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ دیکھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے اوپر دو کپڑے کسنبے پس فرمایا ہذہ من ثیاب الکفار فلا تلبسہا یعنی یہ کفارونکے کپڑے ہین پس نہ پہن انکو اور سنن ابی داؤد مین رکانہ سے روایت ہی کہ کہا رکانہ نے سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فرق بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس یعنے فرق درمیان ہمارے اور درمیان مشرکون کے پگڑیان ہین ٹوپیون پر ــــ

اب ہم عبارت تفسیر فتح العزیز کی جسکے مصنف کے فتوے سے باآنکہ ہنوز صحت نقل اوس فتوی کی مفتی سے نہین ہی سود کا جواز سید احمد خانصاحب سمجھے ہین اس مراد سے ذکر کرتے ہین کہ اونکے امام مقلد کے کلام سے بھی ہولی اور دوالی اور بسنت اور دسہرے مین اونکے ہندو دوستون سے ملکر خوشی حاصل کرنے کا یا کافرون کی پوشاک پہننے کا حرام ہونا ثابت ہی ــــ

عبارت تفسیر فتح العزیز کی یہ ہی اری مشابہت کفار وقتی موجب حرمت فعل میشود کہ مرضی بودن ان فعل بدلیل یقینی ثابت نشدہ باشد مانند تعظیم نیروز ومہرجان وتعید باعیاد ہنود مثل ہولی ودوالی

یلبست ودسمرو یا ملبس لباس ایشان و تشفقہ کشیدن وریش وبروت را در وقت

مصیبت صاف تراشیدن و زنار در گلو انداختن و در وقت خوردن قصداً اسر گان را برہنہ کردن)

(سید احمد خانصاحب نے پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱ صفر ۱۲۸۹ ہجری بابت جو لکھا) دوسرے تجویز ہماری یہ تھی کہ ہر طالب علم کو مدرسہ مین موزہ یعنی جراب اور انگریزی جوتہ پہنکر آنا ہوگا (سلمانونکا

اسپر یہ اعتراض ہی کہ اس مدرسہ مین جسکا واسطے تعلیم خاص مسلمانون کی بنا مقصود ہے انگریزی جوتہ پہنکر آنا شرط کرنا اول ہی مسلمان طالب علمونکو اسلامی لباس سے متنفر کرنا اور انگریزی لباس کی رغبت دلانا ہی حالانکہ احادیث صدر کی روسے مسلمان مامور ہین ساتھ مخالفت کفار کے اونکے لباس اور سلوک اور وضع اور اخلاق مین اور منع کیے گئے ہین اونکی مشابہت کرنیسے شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم نے صراط مستقیم مین امام احمد سے نقل کیا ہی قال اکرہ النعل الصفراء لانہ من زی العجم یعنی کہا امام نے مکروہ رکھتا ہون مین زرد جوتہ پہننے کو اسلیے کہ زرد جوتہ لباس عجم مین سے ہی پس جس مدرسہ مین فعل نامشروع کی اول تربیت ہو اور طالبعلمون پر ارتکاب امر ناجائز شرط کیا گیا ہو مسلمان اوس مین چندہ دینا کیونکر جائز سمجھ سکتے ہین ؟

اور سید احمد خانصاحب نے بھی پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱ صفر ۱۲۸۹ ہجری مین جو لکھا ہے اوسمین یہ رائے دی ہی کہ طالبعلمونکو اختیار ہوگا کہ جیسا لباس چاہین پہنین الا مدرسہ مین کالے الپکے کا چغہ اور لال ترکی ٹوپی جسکا رواج روم و عرب و شام مین ہی اور اب وہ ٹوپی خاص ترکون یعنی مسلمانان کی سمجھی جاتی ہی پہننی ہوگی) مسلمانونکا اسپر یہ اعتراض ہی کہ قطع نظر اسکے کہ ایسا لباس غربا کو میسر ہونا نہایت دشوار ہی اور اسصورت مین بنا اس مدرسہ کے امرا کے لیے ہوگی نہ واسطے غربا کے اور قطع نظر اسکے کہ لال ٹوپی اور کالے الپکے کا چغہ اسوقت مین لباس کافرون ہی کا ہی نہ مسلمانون کا صرف لال ٹوپی اگرچہ بعضے ترک پہنتے ہون لیکن اس سے وہ ٹوپی خاص ترکون کی نہین سمجھی جاسکتی ہی حنفی مذہب کے مسلمان جو ہندوستان مین اکثر وہی نظر آتے مین سرخ کپڑا پہننا ناجائز سمجھتے ہین اور چند حدیثون سے اسکو ثابت کرتے ہین اونھین حدیثون مین سے ایک وہ حدیث ہی جو جامع ترمذی اور سنن ابی داود مین عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کی گئی ہی کہ مر رجل و علیہ ثوبان احمران فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرد علیہ یعنی گذرا ایک مرد اوس حال مین کہ اوسپر دو کپڑے سرخ تھے پس سلام کیا

ذکر لال ٹوپی اور ... کا چغہ پہننے کا

اوسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر سوتہ کہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کو اوسپر یعنی
جواب اوسکے سلام کا نہیا تہیں جو مدرسہ کہ معصیت مین ڈالنے مسلمانون کا ذریعہ ہونیوالا ہو اوس
مدرسہ مین مسلمان مدد دینا کیونکر جائز سمجھ سکتے ہین ــ

اور سید احمد خانصاحب نے بھی پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۲ مورخہ ۱ صفر ۱۲۹۰ ہجری مین جو لکھا اتہری
تجویز ہماری یہ تھی کہ سب طالب العلم ایک جگہ کھانا کھاوین اور طرز کھانے کا یا تو مثل ترکون کے ہو جو میز
کھاتے ہین یا مثل عربون کے ہو جو زمین پر بیٹھکر اور چوکی پر کھانا رکھکر کھاتے ہین
مسلمانونکو بیجا اعتراض ہے کہ میز پر یا چوکی پر کہ وہ بھی ایک چھوٹی میز ہوگی رکھکر کھانا کھانے مین مشابہت ہے نصاری
کے کہ ہمارے ملک مین میز پر کھانا رکھکر کھانا شعار اونھین کا ہی اور دین اسلام مین مسلمان منع کیے گئے ہین مشابہت کرنے
ساتھہ کفار کے اور حکم کیے گئے ہین ساتھہ اونکے مخالفت کرنیکے پس جس مدرسہ مین وہ فعل کرنا جس سے منع اور اوسکے
مخالف کام کرنیکا حکم دین اسلام مین ہو طالب العلمون پر شرط کیا گیا ہو مسلمان مدد دینا کیونکر جائز خیال کرسکتے ہین
اور چوکی پر کھانا رکھکر کھانا عربون کا طرز نہین اسکو عربون کا طرز کہنا جھوٹ ہی ــ
اور میز پر کھانا رکھکر کھانا بھی عام ترکون کا طریقہ نہین بالفرض اگر ترک لوگ مشابہت کفار سے مبالات
نکرین اور کفار کا طریقہ اختیار کرلین تو مسلمان اونکے فعل کو حجت نہین سمجھ سکتے کیونکہ ترک لوگ بہت
محرمات اور افعال نامشروعہ کے مرتکب ہوتے ہین اونکے ارتکاب سے وہ افعال جائز نہین ہو سکتے ہین بہرحال
جب کہ یہ فعل ایک ملک مین شعار قوم کفار ہو تو اوس ملک کے مسلمانون کو اوس فعل کو اختیار
کرنا جائز نہین ہوسکتا ہی ــ

اور چونکہ اکثر ممبران کمیٹی سید احمد خانصاحب کے پیرو اور ہم مذہب ہین سید احمد خانصاحب کی رائے
بسر و چشم اونکو قبول ہی مخالفت کا اونکی طرف خیال نہین ہوسکتا اور مدار آمد و درآمد اکثر کی رائے پر ہی تو جو
خود سید احمد خانصاحب پرچہ مذکورہ کے صفحہ ۱۲ مین لکھ چکے ہین جاری وہی چیز ہوگی جو کثرت رائے ممبران
سے منظور ہوگی ــ

اور سید احمد خانصاحب نے بھی پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱۰ صفر ۱۲۹۰ ہجری مین جو لکھا اتمام
ہندوستان کے مسلمان جانتے ہین کہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب نے انگریزی نوکری کا منافع لینے
کے جواز پر فتویٰ دیا ہی جو ہندوستان ہی کے مسلمانون سے جو پوچھا گیا تو وہ کہتے ہین کہ ہم نہین جانتے

کہ شاہ عبدالعزیز صاحب نے پرامیسری کا نوٹ کا منافع لینے کے جواز پر فتوی دیا ہی اور مسلمانوں ملازمان
پاس پرامیسری نوٹ کا موجود ہونا اس بنیاد پر کہ فتوی شاہ عبدالعزیز صاحب کا اسکے جواز پر ہی کوئی
نہین خیال کر سکتا ہی اسلیے کہ جنکے پاس یہ نوٹ موجود ہین اور وہ منافع اسکے لیتے ہین اور مثل تیسیر یا در
سمجھتے ہین اونکی نظر کسی کلام مین کسی فتوی پر نہین ہی اور نہ اونکو اس سے کچھہ کام ہی بہت نقل اونکے مخالف شرع
محمدی ہین شاہجہان پور اور شمس آباد اور امروہہ اور مراد آباد مین بہت مسلمان اپنے
بھائی مسلمانون سے بیدھڑک سود لیتے ہین اونکے اس فعل کی بنیاد کس فتوے پر ہی —

(ہرگز مین خیال نہین کر سکتا ہون کہ شاہ عبدالعزیز صاحب نے ایسا فتوی دیا ہو باوصف اسکے کہ ابو حنیفہ
کے عقیدہ پاس مسلمانون کو حربیون سے دار الحرب مین سود لینا جائز ہی متعصب سے متعصب حنفی بھی ابو حنیفہ کی
اس رای پر فتوی نہین دیتا اور یہی کہتا ہی کہ ابو حنیفہ کی دلیل اس رای پر قوی نہین ہی حدیث لا ربوا بین
المسلم والحربی فی دار الحرب جو ہدایہ مین مذکور ہی ثابت نہین ہی حدیث کی کتابون مین کہین نشان اسکا
نہین ملتا اور بیہقی نے جو معرفہ مین بروایت شافعی نقل کیا ہی کہ لا ربوا بین اہل الحرب واہل الاسلام خود بیہقی
نے اسکی نسبت ذکر کیا ہی کہ قال الشافعی ہذا لیس بثابت ولا حجۃ فیہ اور معہذا اگر یہ حدیث ثابت اور صحیح
بھی ہوتی تو خبر احاد ہوتی اور حنفیہ کے نزدیک تخصیص نص قطعی کی جو یہان آیت حرمت ربا ہی ساتھہ خبر
احاد کے درست نہین ہی —

اور دلیل عقلی جس اصل کی بنیاد پر کہ قائم ہی وہ اصل ہی ہنوز قطعی نہین ہی اسلیے کہ کسی دلیل قطعی سے ثابت نہین
ہی کہ کافرون کا مال بالخصوص دار الحرب مین نہ دار الاسلام مین عموماً غیر معصوم اور غیر متقوم ہی ایسی
دلیل سے تخصیص نص قطعی جو یہان آیت حرمت ربا ہی کیونکر ہو سکتی ہی اصول حنفیہ ایسی وجہ سے کہ ابو حنیفہ
کی دلیل قوی نہین ہی ابو یوسف اور ائمہ ثلثہ یعنی امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اس مسئلہ مین مخالف
ابی حنیفہ مین چہ جائیکہ بلکہ ہندوستان ابو حنیفہ کی رای پر ہنوز دار الحرب ہی نہین ہی بلکہ اونکی رای قطع نظر
اسکے کہ دلیل قوی سے ثابت ہو یا نہو اس ملک مین جاری ہو سکتی ہو —

جناب سید صاحب نے اگر کسی لامذہب کا اعتراض جو ابو حنیفہ پر در باب تجویز ربا دار الحرب مین کرتا ہو رفع
کیا ہو تو وہ فتوی جواز پرامیسری نوٹ کے منافع لینے کا ہندوستان مین نہین ہو سکتا ہی — سرکار
سید احمد خان صاحب اگرچہ وعدہ کرتے ہین کہ جس قدر روپیہ دینے والے نے اپنے زرچندہ سے جائداد خرید

شرط کیا ہو اوسکے روپے سے سود نہ لیا جائیگا لیکن چونکہ اونکی رائے سود لینے کی ہے اگرچہ باستثنائی اس روپیہ کے ہو اور اونکا عقیدہ اور عمل مسلمانی طرز پر نہین لہذا مسلمان نہ اونکے قول پر یقین کرسکتے ہین اور نہ جمع کر دینے روپیہ مین جسکے سبب سے مدرسہ چل سکے اور دروازہ سود لینے کا کشادہ ہو سکے گو خرید جایداد کی شرط کرنے والیکے روپیہ سے سود نہ لیا جاوے مدد دے سکتے ہین کیونکہ یہ مدد دینا اوسکام مین ہے جسکے سبب سے سود لینے کی معصیت کا دروازہ کھلتا ہے کیونکہ درصورت مدد دینے کے اور مدرسہ قائم ہو جانیکے کہا جاسکیگا کہ نہ ہر قسم کا چندہ جمع ہوتا نہ یہ مدرسہ جاری ہوتا نہ سود لینے کی راہ نکلتی علاوہ اسکے خرید جائداد شرط کرنے والیکے روپیہ کا حاصل بشمول سودی روپیہ کے جو حرام ہے با امید ثواب صرف ہوگا اور اوسکام جسکا قوام صرف مال حرام اور مال حلال دونون سے ہو امید ثواب رکھنا بدون اسکے نہین ہو سکتا کہ صرف مال حرام سے امید ثواب رکھی جاوے اور صرف مال حرام سے امید ثواب رکھنا سخت معصیت ہے پس مسلمان اپنے روپیہ کو ایسے خطر کی جگہ مین کیونکر خرچ کر سکتے ہین اگر اونکو مسلمانون کی تعلیم مین روپیہ خرچ کرنا منظور ہوگا تو کیا ایسا اونکو کوئی مدرسہ نہین مل سکتا ہے کہ اوسمین کچھ اس قسم کا اندیشہ نہو تاکہ چندہ مین شامل ہو جائین اور بے دہشت ثواب حاصل کرین —

اور سید احمد خانصاحب نے بھی پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۲ مورخہ ۱۰ صفر سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین جو لکھا (ہین تصویرین طیار کرکے وہان لیجاونگا حامیان مدرسہ کے نہایت عمدہ و خوبصورت اور مخالفان مدرسہ کی نہایت ہیبت ناک اور بدصورت) مسلمان تسلیم کرتے ہین کہ سید احمد خانصاحب کو یہان اس سے کچھ بحث نہین کہ تصویر کھینچنا اور کھچوانا اور تصویرون کو گھر مین رکھنا شرعاً جائز ہے یا نہین اونکو تصویر سے شوق ہے وہ تصویرین کھچوا کر اپنے گھر مین رکھتے ہین تاکہ فرشتے اونکے گھر مین نہ آسکین گو یہ شوق بیجا ہو لیکن یہ شوق اونکا اونکے مدرسہ کو نہ پہنچتا ہے اسلیے کہ جب یہ مدرسہ باعث اس تصویر کشی کا جو معصیت ہے ہوگا تو مسلمان مدد دینا اس مین کیونکر جائز خیال کرسکینگے صحیحین مین روایت ہے کہ کہا عبداللہ بن مسعودؓ نے سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اشد الناس عذابا عند اللہ المصورون یعنی سخت تر آدمیون کی ازروے عذاب کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے تصویر بنانے والے ہین اور بھی صحیحین مین روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کل مصور فی النار یجعل لہ بکل صورۃ صورہا نفسا فیعذبہ فی جہنم یعنی ہر تصویر بنانیوالا

تصویر بنانا حرام ہے

آتش دوزخ مین ہی پیدا کریگا اللہ تعالے اوسکے لیے بعوض ہر صورت کے کہ بنائی تھی اوسنے ایک شخص کو پس عذاب کرتا ہیگا وہ شخص اوس تصویر بنانے والے پر جہنم مین ـ

اور صحیح بخاری مین روایت ہی کہ ابن عباس رضی نے کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے من صور صورة عذب وکلف ان ینفخ فیہا ولیس بنافخ یعنے جسنے کھینچی کوئی صورت عذاب کیا جائیگا اور تکلیف دیا جائیگا اسکی کہ روح پھونکے اوس صورت مین اور نہ روح پھونک سکنے والا ہوگا ـ

اور صحیحین مین حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ انہا اشترت نمرقة فیہا تصاویر فلما رآہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجہہ الکراہیة قالت فقلت یا رسول اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بال ہذہ النمرقة قالت قلت اشتریتہا لک لتقعد علیہا وتوسدہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصحاب ہذہ الصور یعذبون یوم القیامة ویقال لہم احیوا ما خلقتم قال ان البیت الذی فیہ الصورة لا تدخلہ الملائکة یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خریدا ایک تکیہ جسمین تصویرین تھین سو جب دیکھا اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھڑے رہے دروازے پر پس نہ آئے گھر مین سو کہا عائشہ رضہ نے کہ پہچانا مینے چہرہ مبارک مین ناخوشی کو اس تکیہ کی وجہ سے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے پس کہا مینے اے رسول خدا کے توبہ کرتی ہون مین طرف اللہ کے اور اوسکے رسول کے کیا گناہ کیا مینے تو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہی اس تکیہ کا کہا عائشہ رضہ نے کہا مینے خریدا ہی اسکو آپکے لیے تاکہ بیٹھین آپ اسپر اور تکیہ لگائین اسکا پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اصحاب ان صورتون کے عذاب کیے جاوینگے دن قیامت کے اور کہا جائیگا انسے زندہ کرو اوسکو جو بنایا ہی تمنے اور فرمایا تحقیق وہ گھر جسمین تصویر ہی نہین داخل ہوتے ہین اوسمین فرشتے ـ

ان احادیث کی روسے تصویر بنانا اور اوسکا گھر مین رکھنا ممنوع ہی اور فرق نہین ہی تصویر ذی ظل اور غیر ذی ظل مین اسلیے کہ اوس تکیہ مین جسکی وجہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی سے غصہ ہوے تصویرین غیر ذی ظل تھین نہ ذی ظل پس قول اوسکا جو تصویر غیر ذی ظل رکھنے کو لا باس بہ کہتا ہی باطل ہی جیسا کہ نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہی اور حکم تصویر کھنچوانے والے کا حکم تصویر کھینچنے والے کا ہی اسلیے کہ رضا اور امر ساتھ معصیت کے بھی معصیت ہی باقی اگر کسی مسلمان نے جسپر متقی ہونیکا سید احمد خانصاحب تعریض کرتے ہین شیطان کے اغوا سے اپنی تصویر کھنچوائی ہو اور

پھر اس سے تائب ہو گیا ہو تو یہ فعل اوسکا قابل اعتبار اور لائق استناد نہیں ہو سکتا ہی اور نیز شیطان کو
اسپر خوش ہونا چاہیے کہ میرے وسوسے نے اس مین اثر کیا اس لیے کہ اوس مسلمان بیچارہ کو جو نصیب ہو گئے تھے
اور پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۳ مورخہ ۱۵ صفر سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین بھی سید احمد خانصاحب نے جو لکھا کہ
ہان بیشک دنیاوی علوم جو ہم پہلے پڑھتے تھے اون کو ہم اس زمانے مین کچھ مفید نہین سمجھتے بلکہ
صحیح بھی نہین سمجھتے اسلیے بعوض اون دنیاوی علوم کے وہ دنیاوی علوم پڑھانا چاہتے ہین جو اس زمانہ مین مفید
ہین اور جنکا جاننا انسان کو دنیا مین انسان بننے کے لیے نہایت ضرور ہی اور جنکے نجاننے سے ہماری قوم کا لکھا پڑھا شخص
بھی محض کودن رہتا ہی ہماری رائے مین دنیا مین قومی عزت اور قومی بہبودی اور قومی آسودگی
اور قومی تموّل انہی علوم کے جاننے پر منحصر ہی اور ذریعہ حصول معاش بھی وہی علم ہین خواہ وہ ذریعہ
سرکاری نوکری کا ہو یا تجارت کا یا اور کسی پیشہ کے اختیار کرنے کا اور اس سبب سے اونھین علوم
کے رائج کرنے کے لیے اس دار العلوم کے قائم کرنے کی تجویز ہوئی ہی ـــ

اس مین مسلمانون کا یہ قول ہی کہ مراد سید احمد خانصاحب کی دنیاوی علوم سے جو پہلے پڑھے جاتے
تھے کیا ہی آیا حساب اور ہندسہ اور ہیئت اور منطق اور طبعی اور الٰہی یا کوئی اور علوم اگر مراد شق ثانی ہی
تو اوسکا بیان کرنا اونکو لازم ہی اور اگر مراد شق اول ہی تو حساب اور ہندسہ اور ہیئت کو اس زمانے
مین کچھ مفید نسمجھنا باوصف اسکے کہ جن دنیاوی علوم کو اس زمانے مین سید احمد خانصاحب مفید
سمجھتے ہین اور اونکو پڑھانا چاہتے ہین اون مین بھی حساب اور ہندسہ اور ہیئت کے کچھ مسائل اور مباحث
معدودہ ہین گو وہ اب کمال وسعت ہو جانا حساب اور ہندسہ مین خیال کرتے ہین لیکن اصول
سابق سے اصول حال کو کچھ مختلف نہین جانتے سو ہم اگرچہ اون کے اس خیال کو صحیح
فرض کرلین مگر اسوجہ سے یہ علوم جو پہلے پڑھے جاتے تھے غیر مفید نہین ہو سکتے مقصود
کسی علم کی تعلیم سے صرف اوسکے مسائل کا گو مختلف طور پر بسبب اختلاف مذاہب کے ہون
ساتھ اون کے اصول کے معلوم کرا دینا ہی جس سے استعداد اور قوت اس قدر حاصل
ہو سکے کہ اونکا جاننے والا موافق اپنے فہم اور ادراک کے اوسمین وسعت دے سکے اور
جس کسی نے کچھ وسعت دی ہو اوسکو سمجھ سکے اور یہ علوم جو پہلے سے پڑھے
جاتے ہین اسکے لیے کافی ہین ۔

علم ہیئت جو پہلے سے پڑھا جاتا ہی سید احمد خان صاحب اوسکو اور اوسکے اصول کو بالکل غلط کہتے ہین اونکے اس قول کو اونکی بے علمی اور ناواقفی پر محمول کرتا ہون اگر اونھون نے علم ہیئت کی کتابین جو پہلے سے پڑھی جاتی ہین دیکھی اور سمجھی ہوتین تو وہ ہرگز اسکے قائل نہوتے کتب علم ہیئت مین مذاہب مختلفہ ہر مذہب کے دلائل کے ساتھ مذکور ہین جاننے والا ان مذاہب اور دلائل کا اپنی استعداد کے موافق ایک مذہب کو ساتھ قائم کرنے دلائل کے اختیار کر سکتا ہی اور اور مذہب کو باطل کر سکتا ہی اور اس اختیار اور ابطال کی وجہ سے نہ وہ علم ہیئت جو پہلے پڑھا جاتا ہی غیر صحیح ہو سکتا ہی اور نہ اوسکے اصول بالکل غلط قرار پا سکتے ہین اور باوصف مفید سمجھنے علم ہیئت کے جواب جاری ہی غیر مفید سمجھنا اوس علم ہیئت کا جو پہلے سے پڑھا جاتا ہی قابل تسلیم نہین ہی کہ مقصود جو تعلیم علوم سے ہی وہ تعلیم اس علم ہیئت سے جو پہلے سے پڑھا جاتا ہی حاصل ہی اور جسقدر استیعاب مسائل مذاہب مختلفہ کتب قدیمہ علم ہیئت مین ہم پاتے ہین اوسقدر کتب جدیدہ علم ہیئت مین ہرگز نہین پاتے گو کسی مسئلہ مین ایک مذہب پر کچھ نئے دلائل قائم کیے گئے ہون مثلاً کتب قدیمہ مین جیسے مذہب ارض کے ساکن ہونیکا ساتھ اوسکے دلائل کے مذکور ہی ویسے ہی مذہب ارض کے متحرک بالاستدارہ ہونیکا گرد مرکز کے مغرب سے مشرق تک جو مذہب ایک قوم کا ہی قدماے یونانیین مین سے ساتھ اوسکے دلائل کے بھی مذکور ہی اب اگر کسی نے مذہب قدماے یونانیین اختیار کر کے کچھ نئے دلائل سے اوسکو ثابت کیا ہو تو اس سے وہ کتب قدیمہ جنمین یہ مذہب بھی مذکور تھا گو اثبات اس مذہب کے دلائل اون مین اور ہی ہون غیر صحیح اور غلط اور غیر مفید نہین ٹھہر سکتے ہین باقی منطق اور طبعی اور الٰہی کا حال یہ ہی کہ منطق کے قواعد کلیہ یقینیہ ہین اونمین کچھ تغیر نہین ہو سکتا اور ہر علم مین وہ مفید ہی اور طبعیات اور الٰہیات کا جاننا واسطے سمجھنے مسائل کلام کے جو علوم مذہبی مین سے ہی ضرور ہی اور قطع نظر اسکے کہ منطق اور طبعی اور الٰہی معدات علوم دینیہ مین سے ہین جو حدت ذہن اور سرعت ادراک اور تیزی فہم اور دقت نظر اور طلاقت لسانی اور فصاحت بیانی اور خوش تقریری اور مذاق تحریری اور سوال کی کھال نکالنا اور حق و باطل مین جلد امتیاز کر لینا اور ایک دعوے کو مختلف طریقون سے بیان کرنا اور مختلف دلائل سے اوسکو ثابت کرنا اور مقدمات دلیل کو حسن اسلوب سے ترتیب دینا اور ہر بات کا نتیجہ صحیح نکال لینا جسکی ضرورت ہم دنیاوی کامون مین بہت دیکھتے ہین انھین علوم سے حاصل ہونا متصور ہی پس ان علوم کو

مفید نہ سمجھنا بلکہ ان علوم کو صحیح بھی نہ ماننا صرف نتیجہ بے علمی کا ہی عنین لذت جماع کی نہین جان سکتا ہی
کور مادر زاد کیفیت الوان نہین دریافت کر سکتا ہی طفل امروزہ کو خذف اور زر اور سنگ و جواہر مین تمیز
نہین ہو سکتی ہی دیوانہ اور بورسے آدمی کو نفع اور نقصان کی سمجھہ نہین ہو سکتی ہی تیلی عطر نہین بنا سکتا ہی
خوگیر دوز جبّہ و قمیص نہین سی سکتا ہی ٹاٹ بننے والا اطلس و کمخواب اور کمل بننے والا بانات اور دوشالہ
نہین بن سکتا ہی ہ بوریا باف گرچہ بافندہ است ٭ نہ برندش بکارگاہ حریر ٭ جاکٹ پتلون پہنے
گرگابی پہن لینے سے میز و کرسی پر بیٹھکر چھوری اور کانٹے سے کھانا کھا لینے سے کوئی ہندستانی
شیخ ہو یا سید نا مدار جنگی ہو یا چمار یورپین نہین بن سکتا ہی کسی مدرسہ کی کمیٹی کے ممبر بن جانے سے
کچھہ علوم کے نام سنکر یاد کر لینے سے کوئی جاہل کنندۂ ناتراش عالم نہین ہو سکتا ہی ہ ہزار نکتۂ باریکتر
ز مو اینجا است ٭ نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند ٭ ہم تسلیم کرتے ہین کہ جو علوم مدارس گورنمنٹ مین تعلیم
ہوتے ہین وہ اسواسطے حاصل ہونے نوکری سرکاری کے نہایت مفید ہین اور تجارت اور پیشہ کے اختیار
کرنے مین اور انتظام ریاست اور زمینداری مین بھی کچھہ فائدہ مند ہین سو اسکے لیے مدارس گورنمنٹ
کافی ہین کسی اور نئے مدرسے کی اسکے لیے کچھہ ضرورت ہم نہین دیکھتے ہین لیکن یہ سب علوم دنیا مین
انسان کے پیٹ پالنے کے لیے ہین دنیا مین انسان کے انسان بننے کے لیے یہ علوم کچھہ ضرور
نہین سمجھے جاتے ہین بہت ان علوم کے جاننے والے لکھے پڑھے شخص ہماری قوم مین سے طلبی اور
کودن رہتے ہین کچھہ انسانیت اون مین نہین آتی اور بہائم سیرتی اونکی طبیعت سے نہین جاتی ہی
انسان کو انسانیت علوم قدیمہ مذہبی اور غیر مذہبی ہی کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہی اور قومی
عزت اور انسانی وقعت انھین علوم کے جاننے پر منحصر ہی اور قومی بہبودی اور قومی آسودگی
اور قومی تمول کسی علم اور فن کے جاننے مین ہم منحصر نہین سمجھہ سکتے ہین بہت انگریزی دان اور علوم
اور فنون کے جاننے والے افلاس مین گرفتار اور ذلیل و خوار ہین اور ہزار ہا انگریزی نجاننے والے
بے علم ناواقف ان فنون سے آسودہ اور متمول اور دنیا مین باوقار ہین ہ اگر بہر ہنر ہوست ہشیر و صد باشد
ہنر بکار نیاید چو بخت بد باشد ٭ لیکن اسکا ہمکو انکار نہین کہ علوم اور فنون کا جاننے والا شخص معزز
اور محترم ہوتا ہی اور ہمیشہ قدر و منزلت کے ساتھہ روٹی کھاتا ہی بخت آسودگی اور تمول مین ہی گو وہ
اسپر موقوف نہین ہ بخت و دولت بکاردانی نیست ٭ جز بتائید آسمانی نیست ٭

اور پرچہ تہذیب الاخلاق نمبر ۲ موٴرخہ ۱ صفر سنہ ۱۲۹۲ ہجری مین بھی سید احمد خانصاحب نے جو لکھا
(بلاشبہہ میری رائے ہے اور اسپر نہایت مضبوط ہون کہ مسلمان لوگون کو تعلیم سے زیادہ تربیت
کی حاجت ہے اونکے کھلے پینے کی عادت اونسے چھڑانا اونکو صفائی و پاکیزگی کی عادت ڈالنا اونکی رفتار
و گفتار و پوشاک کو درست کرنا نہایت ضرور ہے اور جب وہ وقت آویگا اور منتظمان مدرسہ کی کمیٹی جمع
ہوگی اور مین بھی اگر زندہ ہونگا اور اوس کمیٹی کا ممبر منتخب ہونگا تو نہایت فصیح و بلیغ تقریر سے جو
میرے دلمین ہے وہ اور ممبرون کے دل مین بھی ڈالنا چاہونگا اور جہانتک میرے بیان مین طاقت
ہے مین اپنی رائے کی خوبی اور صحت اور سچائی اور مفید ثابت کرنے مین کوشش کرونگا اگر ممبران کمیٹی
میری رائے کے موافق ہوگئے تو مین یقین کرونگا کہ مسلمانون کی بد اقبالی کے دن گئے اور بہتری
کے دن آئے اور اگر میری رائے منظور نہوئی تو سمجھونگا کہ ابھی تھوڑی سی نحوست مسلمانون پر باقی ہے)
سو مسلمان کہتے ہین کہ ہم مطابق اعتقاد سید احمد خانصاحب کے آپ مین کھلے پینے کی عادت سوا اسکے
نہین پاتے ہین کہ ٹھیک حساب کرتے ہین قدمچون سے سرین کو علیحدہ رکھکر پاخانہ پھرتے ہین ڈھیلے
اور پانی دونون سے استنجا کرتے ہین کھانا ہاتھ دھوکر کھاتے ہین حلال جانور ذبح کیے ہوئے گوشت کو
اور پاک چیزون کو تناول کرتے ہین اور پھر بعد کھانا کھانے کے ہاتھون کو مل مل کر دھوتے ہین اور منہہ کو
کلی اور غرارے سے صاف کرتے ہین اور پھر ہاتھ اور منہہ کو رومال سے پونچھتے ہین اور جب قمیص
اور ازار اور پاجامہ اور سلامت پہنتے ہین اچھا عمامہ سرپر رکھتے ہین اچھی زبان ہے ہلکی چباتے ہیون اور جس کلام
کرتے ہین کسی ایسے شخص کے بول چال کا جو ہماری زبان کے نہ جاننے کی وجہ سے کچھ غلط بولتا ہے
تتبع نہین کرتے ہین اور کسی ایسے قول اور عقیدے کو جو کتاب و سنت اور اجماع امت سے باطل قرار
پاچکا ہو اور سید احمد خانصاحب اوسکے موجد ہوئے ہین خیال کہتے ہین
اور صفائی و پاکیزگی کی عادت جسکو سید احمد خانصاحب چاہتے ہین کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرین قدمچہ پر سرین چپکا کر پاخانہ
پھرین پیشاب کے بعد پانی استنجا نکرین بلکہ صرف کاغذ سے پونچھ ڈالین اور اسکے بعد پانی نلین
ہو اور کتا گٹی مرغی کا گوشت چھوری کانٹے سے کھاوین پانی کی جگہ شراب پئین یا جسوقت
میز پر سور کا گوشت کھایا جاتا ہو شراب پی جاتی ہو یہیں بیٹھکر کھانا تناول کرین اوس کھانے
کو جو نجس پانی سے پکایا گیا ہو اور نجس برتنون مین یا جنکو بھنگیون نے نجس پانی سے دھویا ہو

رکھا گیا ہو خوب مزے لے لے کر کھائیں پھر بعد کھانا کھا چکنے کے بدون کلّی اور غرارے کے رومال سے
منہ پونچھ لیں اور جاکٹ پتلون گرگابی جس سے ہندوستانی آدمی مانند جنٹلمن کے معلوم ہوتا ہے
پہنیں غیر ملک کے لوگوں کا تتبع کر کے اپنی زبان میں غلط طور پہ کلام کریں اور ان اقوال و عقائد
کو جو مندرج تہذیب الاخلاق خانہ ساز سید احمد خانصاحب ہیں اور بعض انمیں سے استفتا میں ذیل
میں مذکور مذہب بنائیں سو ہم لوگ اس صفائی اور پاکیزگی کی عادت کرنے سے پناہ مانگتے ہیں اور اپنی
اوس کچھلی پینے کی عادت میں رہنا چاہتے ہیں ؎ می ترسم از خرابی ایمان کہ می برد ؎ محراب ابروئے
تو حضور نماز من ؎ اور جس مذہب میں اس صفائی اور پاکیزگی کی عادت ڈالنے کی اور اسلامی عادت
جسکو کچھلی پینے کی عادت سید احمد خانصاحب کہتے ہیں چھوڑانیکی تربیت منظور ہوا اوسمیں چندہ دینے کا
استفتا علمائے اسلام سے ہم نے کیا تو اونہوں نے بالاتفاق چندہ دینا اوسمیں مدد دینا معصیت میں
قرار دیکر اس سے منع کیا ہے لہذا ہم استفتا اور عبارات جوابات علما ساتھ اونکے مواہیر اور دستخطوں کے
مندرج ذیل کرتے ہیں ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## استفتا

کیا فرماتے ہیں علمای اسلام اسمیں کہ علیگڑھ کانپور سہارنپور دیوبند دہلی لاہور
وغیرہ بلاد میں مدارس اسلامیہ جنمیں صرف نحو فقہ اصول حدیث تفسیر فرائض منطق حکمت
پڑھی جاتی ہے مسلمانوں کے چندے سے مقرر ہیں اب ایک شخص جسکے یہ اقوال ہیں کہ ہمکو متعدد
مسائل میں مسلمانوں سے اختلاف ہے جو مذہب نیچر یعنی اصلی حالات فطرت انسانی کے خلاف
ہے وہ صحیح نہیں اور جو نیچر کے مطابق ہے وہ صرف ایک مذہب ہے جسکو میں ٹھیٹ اسلام کہتا ہوں
جو بدعات محدثات اور غلط خیال اجماع سے اور خطائی اجتہادات سے اور ڈھکوسلہ قیاسات اور شکنجہ
اصول فقہ مخترعہ سے مبرا ہو اور میں سمجھتا ہوں کہ جو شخص تقلید سے علیحدہ ہو کر غور کریگا یقینی جانیگا
کہ اکثر عالموں نے قرآن مجید کی حالت کی نسبت غلط فہمی کی ہے تفسیریں یہودیوں کے قصوں سے
بھری ہوئی ہیں اور رومن کیتھلک کے فرقے سے اخذ کی گئی ہیں اور احادیث کی کتابوں کی کوئی حد

قابل یقین نہین ہی سیر کی کتابین مانند مہابھارت اور الف لیلہ کے قصہ کے ہین اور سوای اسکے اوسکو انکار ہی وجود شیطان اور وجود آسمان اور ملائکہ اور عموم طوفان نوح اور عموم بعثت حضرت نوح سے بر تند منخنقہ کو جسکو نصاری نے گلا گھونٹ کر مار ڈالا ہو حلال کہتا ہی معراج کو ایک خواب قرار دیتا ہی تصویر کھینچنے پر اصرار کرتا ہی اور اوسکو جائز سمجھتا ہی اور اس قسم کے بہت سے امور اس شخص کی راے مین موجب تہذیب ہین اور ایک نیا مدرسہ اس تمہید سے مقرر کرنا چاہتا ہی کہ مدارس اسلامیہ موجودہ مانند مدرسۂ علیگڑھ کانپور سہارنپور دیوبند دہلی لاہور وغیرہ لغو اور بیفائدہ ہین کچھ اونسے فائدہ قومی اور تہذیب اور آزادگی حاصل نہین ہوتی ہی بلکہ عمر اون مین ضائع ہوتی ہی اور ہمیشہ آدمی اون مدارس مین پڑھنے سے غلامی کی حالت مین رہتا ہی مدرسۂ جدیدہ مین تعلیم علوم دینی اور علوم دنیاوی اوس طریقے سے ہوگی جس سے تہذیب اور آزادگی حاصل ہو پس اس مدرسۂ جدیدہ مین جسکو ایسا شخص بد عقیدہ اس منشا سے کہ اس مین تربیت اور تعلیم مذہبی اور غیر مذہبی اوس طریقے سے ہو کہ جس سے وہ تہذیب جو میری راے مین ہی حاصل ہو اور وہ بے تہذیبی اور قید جو تعلیم مدارس اسلامیہ موجودہ سے حاصل ہی رفع ہو بنانا چاہتا ہی مسلمانون کو ابتداءً یا بعد موقوف کرنے چندہ مدارس اسلامیہ موجودہ کے چندہ دینا با وجود خوف اعانت کے معصیت پر درست ہی یا نہین بینوا توجروا

## جواب علماے لکھنؤ فرنگی محل وغیرہ

وجود ملائکہ قرآن اور احادیث سے ثابت ہی اور ایمان بالملائکہ ہر مسلمان پر فرض ہی اور جو شخص انکار کریگا وجود ملائکہ کا اگر عناداً انکار کرتا ہی اور نصوص قطعیہ شرعیہ کو رد کرتا ہی وہ کافر ہی اور اگر تاویلات باطلہ اور اشارات باطنیہ پر اونکو محمول کرتا ہی تو وہ فاسق اور ملحد ہی وعلی ہذا القیاس وجود شیطان اور اجنہ کا منصوص قطعی ہین اور منکر اوسکا شیطان ہی بلکہ اوس سے بھی زائد کیونکہ خود شیطان کو بھی اپنے وجود کا انکار نہین ہی حافظ جلال الدین سیوطی حبائک فی اخبار الملائک مین لکھتے ہین

قال اللہ تعالے آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ قال البیہقی فی شعب الایمان الایمان بالملائکۃ ینتظم معانی احدہا التصدیق بوجودہم والثانی انزالہم منازلہم واثبات انہم عباد اللہ وخلقہ والثالث الاعتراف بان منہم رسلا یرسلہم

الی من یشاء من عبادہ انتہی اور حافظ بدر الدین شبلی آکام المرجان فی احکام الجان میں لکھتے ہیں

قال امام الحرمین اعلموا ان کثیرا من الفلاسفۃ وجماہیر القدریۃ وکافۃ الزنادقۃ انکروا الشیاطین والجن

رأسا ولا یبعد لو انکر ذلک من لا یتدین ولا یتشبث بالشریعۃ وانما العجب من انکار القدریۃ مع نصوص

القرآن وتواتر الاخبار واستفاضۃ الآثار انتہی اور وجود آسمان منصوص قرآنی ہے منکر اوسکا مبتلا
وسواس شیطانی ہے اور حرمت منخنقہ طیور منصوص عموم کلام رب غفور ہے اور سلف تا خلف نقلا
اسپر متواتر ہے انکار اوسکا موجب گمراہی وفجور ہے اور عموم طوفان نوح وعموم بعثت نوح علی نبینا و
علیہ الصلوۃ والسلام اور وقوع معراج نبوی در یقظہ مذہب عامۂ اہل سنت ہے منکر اوسکا بعد ظہور آثار
وشہرت اخبار از جملہ اہل بدعت ہے اور اہانت کتب حدیث وفقہ واصول وسیر وتفسیر ونسبت غلط
فہمی ودروغگوئی بطرف جم غفیر باعث استحقاق عذاب سعیر ہے اہل اسلام کا اسپر اتفاق ہے منکر اوسکا
خارج از دائرہ اسلام منیر ہے اور مذہب نیچر خدا جانے کیا بلا ہے ہر متشرع اور متدین کو اوسکے قبول

ابا ہے حق جل شانہ کلام پاک میں ارشاد کرتا ہے وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَہُوَ فِی

الْآخِرَۃِ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ اور بھی ارشاد ہوتا ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ہر مسلمان کو حق جل شانہ
اتباع شریعت محمدیہ پر قائم رکھے اور مذہب نیچر ومشرب بدتر سے محفوظ رکھے جو شخص کہ اعتقادات
اوسکے فاسدہ ہیں جو کہ سوال میں مسطور ہوئے ہیں وہ شخص مخرب دین ابلیس لعین کے وسوسے
صورت اسلام میں مخرب دین محمدی کی فکر میں ہے اور بنام تجدید مدرسہ جدیدہ افساد شریعت
اوسکی منظور نظر ہے جو چیزیں کہ اوسکی آئین موجب تعذیب ہیں اہل سنت کے نزدیک باعث
تخریب ہیں فالحذر الحذر یا ایہا المسلمون والہرب الہرب یا ایہا المومنون ایسے شخص کی معاونت
اقامت مدرسہ میں کہ فی الحقیقت وہ مدرسہ نہیں بلکہ مفسدہ ہے حرام ہے بلکہ اوسکے مذہب جدیدہ کا
ابطال لازم کافہ انام ہے اگر اچھا تا اوس شخص نے کوئی مدرسہ قائم کیا تھوڑے عرصے میں دین محمدی
میں فتور واقع ہو جائیگا اور تمام انتظام شریعت برہم ہو جائیگا ہر شخص کو لازم ہے کہ ایسے شخص کی معاو
نت سے اجتناب کرے اور جو لوگ کہ بسبب غفلت کے یا بطلب نام آوری دنیوی کے یا بغرض خیرخواہی
کے ارادہ شرکت کا رکھتے ہوں اونکو اس آفت سے بچنا چاہیے ورنہ جب یوم الجزا میں حضرت مالک
الملک کے سامنے اس معاونت بد سے استفسار ہوگا حسرت وافسوس سے کچھ جواب نہیں بن پڑیگا

اقول قولی ہذا و افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد و ہذہ تذکرۃ لمن شاء التذکرۃ فمن شاء ذکرہ و من عاون عنہ من ارباب الفساد و اللہ اعلم بالصواب و عندہ ام الکتاب حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی و الخفی و حفظہ عن موجبات الغی فقط

اصاب المجیب کتبہ اضعف العباد محمد فضل اللہ عفی عنہ

ذالک فضل اللہ

محمد عبد الحی
ابو الحسنات

اصاب من اجاب نمقہ خادم اولیاء اللہ الکریم محمد ابراہیم غفر لہ اللہ الرحیم ابن مولانا مولوی علی محمد مرحوم و مغفور

الجواب صحیح و المجیب نجیح .................. العبد الٰہی بخش عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعوذ برب الناس من شر الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس سبحان اللہ جو لوگ کہ آپ کو محمدی بتاتے تھے اور قید مذہبی سے چھوٹ کر اپنے منہ میاں مٹھو مجتہد کہلاتے تھے بکس کتنک چھپے گی کیری تو بتیوں کی آڑ میں تو آخر کو عام ہو کے پکے گی برا ہیت تو آج وہ کھل گئی جیسا ئیت کچا نیچریت کے بیچے میں ٹل گئی جانتے ہو نیچر کیا ہی نیچر بروزن کیچر ایک لغت پوچ پادر ہوا ہی انگریزی زبان میں اسکے معانی بہت ہیں از انجملہ خواہش قلبی اور خود طلبی یعنی جس چیز پر جی چھیکے اوسکے کرنے میں نذر کے مرغوب کو حلال جانے گو کسی مذہب میں حرام ہو مہروب کو حرام مانے گو کسی مشرب میں حلال ہو اور یہی حال ہی اور معنوں کا کہ قطع نظر اطلاق عنانی اور بیقیدی اور بے ایمانی سے ہر ایک منفرداً و مطرداً بیدینی اور خود رائی اور خود بینی اور خود نمائی و ما فیہما پر دلالت کرتا ہے مطابقۃً خواہ تضمناً خواہ التزاماً اور اسی قاعدہ کے پیرو کو انگریزی محاورہ میں نیچرل سٹ کہتے ہیں یعنی پیروی کرنیوالا نیچر کا ایسی نیچرل سٹ نے اگرچہ فی زماننا یورپ میں اسقدر زور پکڑا کہ تقریباً ستر لاکھ کے عدد کو پہونچا از انجملہ چھیاسی ہزار انگلنڈ میں اور چالیس ہزار لندن میں لیکن بحمد اللہ کہ عقلا ہی نے مجبیر و قصیر دیار اور امصار میں تحریراً بالمکاتبہ و تقریراً بالمشافہہ خوبی گوشمالی فرما رہے ہیں اور اونکو اوسے دال کا بھاؤ بتا رہے ہیں آسٹاڈو صاحب کی کتاب ایڈو انسٹ ریڈ اور ہارن صاحب کی کتاب ہارکسن

تو اسکے سبب جہیں وغیرہا میں دیکھو تو کس طرح کھلم کھلا نیچریوں کی مذہب اور مکاری اور نالائقی اور
عیاری وغیرہا من قبائح بالا تحصے از کور ومسطور ہیں نیچر اسپر بھی اگر کوئی نیا نیچری نہ شرمائے در
بطمع ترقی جاہ چاہے کہ اس نیچری کچھی بلا کو ہندوستان میں پھیلاوے تو ہمارے علمای محمدیہ جسطرح
فلاسفہ اور اہل اعتزال اور اونکے کوچک ابدال ارباب خیال کی دھجیاں اوڑائیں اور اونکو عدم
کی راہیں دکھائیں اوس سے زیادہ اس نیچر کا سنیچر اوتار ینگے اور شواظ من نار کے برچھیں کو انپر
مار ینگے ذرا انگریزے دل لیچر پیر و نیچر سر دست یہ تو فرمائیں کہ قبل قبول نیچریت کے تو پہلا دھرم
کھو چکے تھے اور اب سے سارے کرم ہو چکے تھے لندن میں جاکر جاکٹ پتلون میں آ کے خم خنزیر
در کنار گلا گھونٹی مرغی کے کھانے میں نہ شرمائے شنیعات اور محرمات کی نسبت مشاقی ہے بنات اور
امہات کی بابت اختیار باقی کسی کا ہے آئی ہمبنی نحوست کے وہیں جائیگا خطاب پائیگے پھر کیا باقی رہا تھا جو نیچریہ
طریقہ کی جانب لیجائے کیا یہی چاہتا ہے کہ لاٹ پادری بنجائیے اور جناب میم صاحبہ کو لیڈی کہلائیے
یہ نیچیر نیچر ہے کلاہ قیصری وتاج شاہی بہر سرے کل کے رسد حاشا و کلا ہاں بقول بعض نیچریوں کے کہ ہر قوت
جسمانی کے ہر اقتضا کو پورا کرنا چاہیے تاکسی قوی کے حرمانی لازم نہ آئے شاید بمقتضائے قوت شہوۃ
پانی پت کرنال کا خیال آیا ہوتا اوس جانب کو لوٹیے کچھ دنوں وہاں کا مزہ لوٹیے تو جلد ہی خدا
فرا پیش و پس کو کارفرمائیگا پیش و پس کو یکساں نہ بنائیگا سہ برگ عیشی بگور خویش فرست
کس نیارد زپس تو پیش فرست ۔ غرض جب حال نیچر اور نیچریوں کا بخوبی واضح ہوا کہ یہ لوگ ہوا و ہوس
نفسانی کے باربردار ہیں اور وساوس شیطانی میں گرفتار تو اب انکا قول مانا یہ بول سراپا باطل
ہے اور حلیہ دیانت سے عاطل ہرگز ان کے انکار سے کوئی امر شرعی مثبت مثل وجود آسمان
وملائکہ وشیطان وہجوم طوفان وبعثت حضرت نوح اور ثبوت معراج صاحب البراق والتاج
اور صحت کتب تفاسیر معتبرہ واحادیث صحیحہ واصول فقہ وقیاسات حقہ مجتہدین وصحت کتب
سیر متقدمین ومتاخرین وامثال ہذا مما لا تحصے باطل نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ براہین نقلیہ و
عقلیہ ان امور اور اونکے مضاہاۃ پہ بجای خود قائم ہیں اگر منکر کو مطلوب ہونگے سن بعد گذارش
کیے جائینگے سر دست اصل سوال کا جواب ضروری ہے فاقول ۔
ہو الموفق والمصوب جن علوم وفنون کی ترویج اور اشاعت سے شریعت ناسخہ جملہ شرائع سابقہ

کی تعطیل لازم آوے اور اوسکا ثمرہ زندقہ اور الحاد کی حد کو پہونچاوے نیچر ہو خواہ اور کوئی فاسد
لیجر اوسکے مروج اور ساعی کی اعانت دینے کے اہانت ہے وہ بحکم کلام ملک العلام وحدیث خیر الانام علیہ الصلوۃ
والسلام سخت معصیت بلکہ حرام قال اللہ تعالے تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم
والعدوان واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب یعنی آپس میں مدد کرو نیک کام پر اور پرہیزگاری
پر اور نہ مدد کرو گناہ پر اور زیادتی پر اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ کا عذاب سخت ہے اور ظاہر ہے کہ نیچر سے
بڑھکر اور کون گناہ کا کام ہے پس اسکی ترویج اور اعانت حرام ہے اور حدیث میں ارشاد ہے کہ من اعان
صاحب البدعۃ فقد اعان علی ہدم الاسلام یعنی جسنے مدد کی بدعتی کی مقرر وہ آمادہ ہوا اسلام
کے ڈھانے پر اور شک نہیں کہ یہ نیچریہ خام خیال مبتدع اور ضال ہے حضرت امام اعظم مجتہد مقدم کے
احتیاط اور تقاوت اس بات میں اسقدر بڑھی تھی کہ آپ قید تھے اوس حالت میں کسی ظالم نے
آپکو قلم دیا کہ اسکو درست کر دیجیے باوجود خوف اذیت نہ آپنے قلم ہاتھ میں لیا نہ اوسکو تراش دیا
اور کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ تیری اسقدر اعانت کے سبب میں تیرے زمرے میں نہ ہوں اسواسطے
کہ حقتعالی فرماتا ہے احشروا الذین ظلموا وازواجہم وما کانوا یعبدون من دون اللہ فاہدوہم الی صراط
الجحیم ۝ وقفوہم انہم مسئولون ۝ یعنی جمع کرو ظالموں کو اور اونکے جوڑوں یعنی مددگاروں کو اور
جنکو وہ پوجتے تھے اللہ کے سوا پھر چلاؤ اونکو راہ پر دوزخ کے اور کھڑا رکھو اونکو اونسے پوچھنا ہے سبحان
اللہ کیا پاسداری اور کسقدر خوف احکم الحاکمین تھا کہ قید کی حالت میں بھی حق بات کہنے سے باز نہ رہے
انھیں باتوں سے پیشوا اور مجتہد ہوئے ایسے جسکو عذاب شدید میں آنا اور ہدم اسلام پر آمادہ ہو جانا
اور ظالموں کے ساتھ حشر پانا منظور ہو وہ علوم باطلہ خصوصاً نیچر کی ترویج اور اشتہار اور اوسکے مروج
نیچر کا معین اور مددگار رہے ۔ من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم ۔ تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ
ملال ۔ واللہ اعلم وعلمہ اتقن واحکم ۔ نمقہ العبد الاواہ محمد المدعو بلطف اللہ عفی عنہ

## جواب علمائی دہلی

بعد مطالعہ تحریر ہذا کے واضح ولائح ہوا کہ ظاہر امورات مندرجہ سوال دہریت کے معلوم ہوتے ہیں
زیرا کہ بالا مندرج ہے کہ جو مذہب نیچر کے خلاف ہے وہ صحیح نہیں نہ معلوم کہ نیچر مذہب کیا ہے آیا مطابق مذہب
یہودیہ کے ہے یا مذہب نصرانیہ یا اسلامیہ کے وغیرہم ولیکن بہ نظر حسب مذہب اسلامی جو ملفوظی

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظر ہی کہ جو شخص مذہب نیچر کا معتقد ہوا اور جو امر کہ قرآن شریف میں خلاف مذہب
نیچر کے ہی اوسکو بیہودہ جانتا ہو وہ بلاریب و شک کافر اور مرتد ہی کیونکہ ایسے شخص نے اپنے تمام امورات
دینی اور دنیاوی میں مذہب نیچر کو حکم قرار دیا اور کلام الٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنکی
اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہی وہو یدعے الی الاسلام هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ مکروہ جانا اور مصداق اس آیت کا ہوا يُرِيدُونَ أَن
يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَن يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا
ولیکن مذکورین آیہ کریمہ اور معتقد مذہب نیچر میں اتنا فرق ہی کہ وہ تابع شیاطین الانس والجن کے تھے
اور یہ شخص تابع خواہش نفسانی کا ہی جسکی شان میں وارد ہی أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ مگر مآل
ہر دو کا ایک ہی رہا بس اس صورت میں مصداق آیہ کریمہ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ
فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا کیونکہ ایسے شخص خسر الدنیا والاخرۃ
کو دین قرار دیا جاوے تا وقتیکہ اپنی خواہش نفسانی اور اغراض دنیاوی کو تابع حکم الٰہی اور حکم
رسول اللہ کے نکرے اور دین اسلام کو اپنا مذہب قرار ندیوے کما قال اللہ تعالیٰ وَمَن يَبْتَغِ
غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ اگر ایسے اعتقاد پر خاتمہ ہوا تو سوا
جہنم کے دوسری جا ہی کیا نصیب ہوگی وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَ
سَاءَتْ مَصِيرًا اسی جگہ سے ثابت ہوا کہ جو حکم اجماع مومنین سے منکر ہوا وہ بلاریب کافر
ہی کیونکہ وجوب اطاعت اللہ تعالےٰ اور رسول اور اجماع امت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
مساوی ہی کما قال اللہ تعالیٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ
مِنكُمْ پس اطاعت علماء اسلامیہ کی مثل اطاعت اللہ اور رسول کے ہی اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ ایسے شخص کو شیطان نے دنیا ہی میں مسخ کرکے خبط میں ڈالدیا ہی و عقل سلیم اسکی سلب
کرکے تباہ جہالت میں ڈبو دیا ہی کہ قیاسات کو ڈھکوسلہ بتاتا ہی جسکی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ اور تفاسیر اور کتب تفاسیر اور کتب احادیث کو مثل تواریخ اور قصہ کہانیوں
کے قرار دیتا ہی اگرچہ اپنی عقل پر بڑا نازاں ہی ولیکن نزد اولی الابصار کے جہل مرکب میں بھرا
ہوا ہی اور منکر ہی وجود شیطان اور وجود آسمان اور وجود ملائکہ کا جنکی تحقیق وجود میں جابجا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فسجد الملٰئکۃ کلہم اجمعون الا ابلیس استکبر وکان من الکافرین دوسری جگہ فرماتا ہے
واذ قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس ابیٰ واستکبر وکان من الکافرین اور تیسری جگہ او تعالیٰ
فرماتا ہے کہ شیطان جن ہے اور وجود جن کا متحقق الا ابلیس کان من الجن ماسوا اسکے اللہ تعالیٰ نے ذریت اسکی بیان
کی ہے افتتخذونہ وذریتہ اولیاء من دونی اور اولاد بغیر وجود کے کیونکر ظہور میں آوے قطع نظر اسکے
اللہ تعالیٰ حکایۃ ابلیس سے بیان فرماتا ہے قال خلقتنی من نار وخلقتہ من طین متحقق ہوا کہ شیطان آتش
سے مخلوق ہے اور وجود آتش کا اظہر من الشمس پس لامحال وجود شیطان کا ثابت اور وجود ملائکہ میں صرف
یہی آیہ کافی ووافی ہے جاعل الملائکۃ رسلا حاجت تفسیر نیست اور وجود آسمان میں آیات کثیرہ وارد ہیں
اون میں سے قولہ تعالیٰ ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار الآیہ وقولہ تعالیٰ ان فی
خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لآیات لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ
قیاما وقعودا وعلیٰ جنوبہم ویتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ہذا باطلا الآیہ اور
اس سے زیادہ اور کیا خبط ہوگا کہ یہ منخنقہ کو حلال جانتا ہے جسکی حرمت میں صریح کلام الٰہی ناطق ہے
حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اہل لغیر اللہ بہ والمنخنقۃ الآیہ ایسے شخص کے
کفر میں کیا شک رہا کہ منکر نصوص قرآنی کا ہے اور ایسے امورات داہیہ کو نسبت تہذیب کی طرف کرکے
زنگی کو ساتھ اسم کافور کے موسوم کرتا ہے پس ایسے شخص کی رائے پر چلنا اور اسکے مدرسے میں [illegible]
اور اپنی اولاد صغر سن کو پڑھوانا موجب ضلالت مبینہ کا ہے [illegible] دیکھا ہے کلام الٰہی کو کہ خطاب آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی طرف کیا ہے یا ایہا النبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین والمنافقین ان
اللہ کان علیما حکیما معلوم ہوتا ہے کہ کوئی غرض اغراض دنیوی سے دامنگیر ہوئی ہے
جس کے سبب سے مورد اس آیہ کریمہ کا ہوا ہے واشتروا بہ ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون اور
حالانکہ زندگانی دنیا کی دھوکا ہے وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور ورنہ اطفاء نور اسلام
کا کہ تمام عالم میں ساطع اور لامع ہے ایک لومڑی سے کیونکر ہوسکتا ہے [illegible] فارسی گرچہ [illegible]
را [illegible] تصویر حاشا للہ کہ برادم زبان [illegible] گلہ [illegible] ہمہ [illegible] جہان [illegible] این سلسلہ
روبہ [illegible] چہ ساں بگسلد این سلسلہ [illegible] آیا نہ سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون [illegible]

حقا و ارزقنا اتباعہ و ارنا الباطل باطلا و ارزقنا اجتنابہ واللہ یہدی من یشاء حررہ و اجابہ

خاک رہ محمد مسعود نقشبندی دہلوی ۱۳ ربیع الثانی ۱۲۹۰ ہجری







فقد اصاب من اجاب وقد قال اللہ تعالیٰ فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین واللہ اعلم وعلمہ احکم





الجواب صحیح کتبہ غلام محمد ہوشیارپوری حنفی

الجواب صحیح
شہاب الدین عفی اللہ عنہ





## جواب استفتا از طرف علماے دہلی

جن مدرسون مین تحصیل علوم دینی ہوتی ہے ان مین صرف کرنا مال کا موجب سعادت اور رضامندی باری تعالیٰ کا ہے کیونکہ تعاون علی البر والتقوی ہے مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضاعف لمن یشاء واللہ واسع علیم اور جو مدرسہ کہ بنیاد اوسکی واسطے طمس رسوم شرعیہ اور شعائر اسلام کے ہوئی ہے اوس مین صرف کرنا مال کا تعاون علی الاثم والعدوان ہے کالذی ینفق مالہ رئاء الناس ولا یؤمن باللہ والیوم الآخر فمثلہ کمثل صفوان علیہ تراب فاصابہ وابل فترکہ صلدا لا یقدرون علی شیء مما کسبوا أفمن اسس بنیانہ علی تقوی من اللہ ورضوان خیر ام من اسس بنیانہ علی شفا جرف ہار فانہار بہ فی نار جہنم واللہ لا یہدی القوم الظالمین اور شک نہین کہ اس مدرسہ مذکور مین مقابلہ قرآن مجید کے انکار ہوگا اور انکار کیونکہ وجود شیطان کا قرآن مجید مین ثابت ہے نص جلی سے اور وجود آسمان سے آیات بینات گواہ

ہے کہ اسکو انکار نہیں منجملہ محرمات ہے اور احادیث نبوی سے سارے احکام شریعت ثابت
غرضکہ جس مدرسہ کی بنیاد ہو رہا اسلام پر اور جس کے معاون و مددگار ہونا اور چندہ دینا
منافی اسلام اور مسلمانی کا ہے جو شخص ایسے مدرسہ کا مددگار ہوگا منکر ہے قرآن و حدیث سے مشہور
ہوگا قال ابن سیرین لا تحمل للسلطان کتابا حتی تعلم ما فیه وقال سفیان الثوری صاحب القلم
وصاحب الدواة وصاحب القرطاس وصاحب الليطة بعضهم شركاء بعض وقد صدق قال رسول
صلى الله عليه وسلم لعن في الخمر عشرة حتى الحامل والمعتصر وقال ابن مسعود رضه آكل الربا وموكله
وشاهداه وكاتبه ملعونون على لسان محمد صلى الله عليه وسلم وكذا رواه جابر وعمر عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم واتسع سفيان من مناولة الخليفة في زمانه دواة بين يديه فالفرق بين علوم الدين وضده
ان علوم الدين ما نقل الينا من النبي صلى الله عليه وسلم بواسطة الصحابة والتابعين الی
الينا وهو علم القرآن باقسامه والسنة والفقه وضده فعلم السحر والطلسمات وعلم الشعبدة و
النيرنجيات وغير ذلك من علوم الفلاسفة التي خرجوا عن دائرة الاسلام حتى قال في الاحياء العلوم
المحمودة فلها اصول وفروع ومقدمات ومتممات فهي اربعة اضرب الضرب الاول الاصول وهي اربعة كتاب
الله عز وجل وسنة رسوله عليه السلام واجماع الامة وآثار الصحابة والاجماع اصل من حيث انه يدل على السنة
فهو اصل في الدرجة الثانية وكذا الاثر فانه ايضا يدل على السنة لان الصحابة رض قد شاهدوا الوحي والتنزيل
وادركوا بقرائن الاحوال وادركوا بقرائن الاحوال ما غاب عن غيرهم عيانه وربما لا تحيط العبارات
بما ادرك بالقرائن فمن هذا الوجه رأى العلماء الاقتداء بهم والتمسك بآثارهم وذلك بشرط مخصوص
وعلى وجه مخصوص عند من يراه ولا يليق بيانه بهذا الفن الضرب الثاني الفروع وهو ما فهم من هذه
الاصول لا بموجب الفاظها بل بمعان تنبه لها العقول فاتسع بسببها الفهم حتى فهم من اللفظ الملفوظ
به غيره كما فهم من قوله عليه السلام لا يقضي القاضي وهو غضبان انه لا يقضي اذا كان حاقنا او جائعا
او متألما بمرض فهذا على ضربين احدهما ما يتعلق بمصالح الدنيا ويحويه كتب الفقه والمتكفل به الفقهاء والثاني ما يتعلق بمصالح
الآخرة وهو علم احوال القلب واخلاقه المحمودة والمذمومة وما هو مرضي عند الله تعالى وما هو مكروه وهو الذي يحويه الشطر
الاخير من هذا الكتاب اعني جملة كتاب احياء العلوم ومنه العلم بما يترشح من القلب على الجوارح في عباداتها وعاداتها وهو الذي
يحويه الشطر الاخير من هذا الكتاب الضرب الثالث المقدمات وهي التي تجري منه مجرى الآلات كعلم اللغة

والنحو فانها آلة لعلم كتاب الله وسنة نبيه صلى الله عليه وسلم وليست اللغة والنحو من العلوم الشرعية في انفسها ولكن يلزم الخوض فيها بسبب الشرع اذ جاءت هذه الشريعة بلغة العرب وكل شريعة لا تظهر الا بلغة فيصير تعلم تلك اللغة آلة ومن الآلات علم كتابة الخط الا ان ذلك ليس ضروريا اذ كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اميا ولو تصور استقلال الحفظ بجميع ما يسمع لاستغنى عن الكتابة ولكن صار بحكم العجز في الغالب ضروريا القسم الرابع المتممات وذلك في علم القرآن فانه ينقسم الى ما يتعلق باللفظ كتعلم القرآن ومخارج الحروف والى ما يتعلق بالمعنى كالتفسير فان اعتماده على النقل اذ اللغة بمجردها لا تستقل به والى ما يتعلق باحكامه كمعرفة الناسخ والمنسوخ والعام والخاص والنص والظاهر وكيفية استعمال البعض منه مع البعض وهو العلم الذي يسمى اصول الفقه ويتناول السنة ايضا واما المتممات في الآثار والاخبار فالعلم بالرجال واسمائهم وانسابهم واسماء الصحابة وصفاتهم والعلم بالعدالة في الرواة والعلم باحوالهم ليميز الضعيف عن القوي والعلم باعمارهم ليميز المرسل عن المسند وكذلك ما يتعلق به فهذه هي العلوم الشرعية وكلها محمودة بل كلها من فروض الكفايات فمن اهانها فقد كفر كذا في التتمة من اهان الشريعة او المسائل التي لا بد منها كفر ولو شبه نفسه باليهود والنصارى اي صورة وسيرة على طريق المزاح والهزل اي ولو على هذا المنوال كفر اللهم ارنا حقائق الاشياء كما هي توفنا مسلما والحقنا بالصالحين والله ولي التوفيق

الجواب صحيح محمد عبد الحق عفي عنه

كتبه محمد منصور علی خان یوسفی

احمد ١٣٠٧ منصور علی از هست

محمد عمر حنفی ١٣٠٩ ناصر الاسلام

محمد یوسف ١٢٨٦ عبده

اس صورت میں ایسے مدرسہ میں چندہ دینا اور اوسکی اعانت کسی طرح کی کرنی بیشک اعانت علے المعصیت ہے مسلمانوں کو لازم ہے کہ اثم والعدوان کی اعانت سے بچیں لقوله تعالی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان الآیہ اور اون مدارس میں چندہ دیں کہ جنمیں اعانت علی البر والتقوی ہے لقوله تعالی تعاونوا علی البر والتقوی الآیہ والله اعلم بالصواب

الجواب صحیح

اگر چندہ دے چکے ہوں تو واپس کر لینا لازم ہے فقط

والله اعلم کتبہ محمد ضیاء الدین المرقوم ٢٢ ربیع الثانی یوم چہار شنبہ سنہ ١٣٠٩ ہجری مقدسہ نبوی صلعم

غلام محمد سلاطین عالم

## جواب استفتا از طرف مولوی محمد کریم اللہ صاحب دہلوی

مخفی نرہے کہ بسبب ضعف ایمان زمانی وقوع این واقعہ ہوش ربا وظہور این معاملہ غیبت افزا وحدوث
این حادثہ انجام افنا کی تعمیر کرنا اور کروانا بقول بفضل من قائل نکے لیے مکان کا اور سعادت
کرنے ایسے طلبہ کی اور اپنے مال مسموم کو غیر مسموم کرنا اور ہم پاسے ہونا اس خوش عقیدہ کے کہ
جسکا حال بدمآل اس سوال مین مذکور ہے بالکل باطل اور ایسے مکان ناپاک کا نام مدرسہ رکھنا اور محل تحصیل
سمجھنا آدمیت سے نکلنا ہے اور زمرۂ حیوانات مین داخل ہونا ہے اعوذ باللہ من الحور بعد الکور بلکہ بالکل حلال
بلکہ صرف کرنا مال کا ایسے محل مین موجب کنندہ ہونا جہنم اور ایسے عمل مین ساعی ہونا ہمیشہ اور حطب بنا لازم
مین بعدہ امیدوار ثواب کا ہونا روز قیامت بحکم این حاکم کمال نکال سرمدی اور رونق دینے ہکی بیخ کنی
دین احمدی اور موجب ہدم بنیاد قرآن اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کیونکر صارف اموال امیدوار
ثواب کا ہووے اور کیونکر ایسے رہبر کو رہبر سمجھے اور کیونکر قیاس صحیح اور اجماع واقعی کو باطل جانے اور کیونکر
بناے اسلام بدون قائل ہونے وجود آسمان اور بدون وجود ملائکہ اور بدون تحریم متعہ اور بدون معراج
اور بدون عموم طوفان وغیرہ قائم رکھے کیونکہ یہ مقدمات بتصریح منصوص علیہا بنص قرآنی اور بحدیث
رسول رحمانی کے ہین گو یہ عقیدہ مند انکو ڈھکوسلہ ٹھہراوے ؏ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را
چہ گناہ ٭ راست خواہی ہزار چشم چنان ٭ کور بہتر کہ آفتاب سیاہ ٭ الحاصل معاونت کرنی ایسے غارتی
ایمان اور مال کی اور ایسا سمجھنا اپنے مال کا خیال خام تو زیان سمجھے کہ مین اپنے ہاتھ سے جہنم مین مکانا
تعمیر کرتا ہون اور اپنے اعمال صالحہ کو مٹاتا ہون پس مرد دیندار بلکہ تمامی سنی و شیعی و خارجی و سائر فرقے
و تمامی سکنا ے اہل زمین پر واجب اور متحتم ہے کہ ایسے کلام واہی اور ایسے واہی عقیدہ والے پر
عقیدہ اپنا نہ جماوین بلکہ ہر فرد ہر مذہب کا اس شخص کو ہادم بناے اپنے مذہب کا پوچھے اور اس امر لوح
پر دل نہاد ہووے اور اپنے دل مین اسکا انجام سوچے کہ کیا جال بچھایا ہے لیکن یہ عجیب عجیب بواعث الحاد
اس بد اعتدال اور سبب منکر ہونے قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس کے ناقل آیات وغیرہ
کا ہین ہوا محبت عدم تسلیم اوسکے ولنعم ما قال من قال ؏ آن کس کہ بقرآن و خبر زو نرہی ٭
اینست جوابش کہ جوابش ندہی ٭ اللہم اعظ لہذا الشخص ان یرجع الی الاسلام ویرتد
من الارتداد بفضل ملک العلام وادخلہ فی شفاعۃ محمد صلی اللہ علیہ والسلام

وعلے آلہ واصحابہ الکرام آمین یا ذوالجلال والاکرام ......



| | | |
|---|---|---|
| | اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم<br>بسم اللہ الرحمن الرحیم | |

قال اللہ تبارک وتعالی یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا وما یضل بہ

الا الفاسقین الذین ینقضون عہد اللہ من بعد میثاقہ ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون

فی الارض اولئک ہم الخاسرون ٥ حامدا ومصلیا رب زدنی علما وعقلا الجواب صحیح بلا ارتیاب

ومجیبہ نجیح ومصاب اعیان عدود الٰہی آورد اعیان اللہم ارنا الحق کما ہی پر علمائے اطلاع وآگاہی

ہو کہ ایسے شخص موسوس ومتبع خناس اور رخنہ انداز فی الشرع اور محکم کنندہ بنیاد کفر وبدعتیہ اور

فتنہ انگیز وفساد آمیز درباب حدود شرعی کا معین ومعاون ہونا اور ایسے شخص کی تجویز ہی مدرسہ موجدہ

مخترعہ مصنوعہ اور ملمع کردہ صورۃ باحکام شرع ومعنا بازیچہ شیطان ووذریات ایشان وہمسران اویان میں

اہل اسلام وپیروان خیرانام اور صاحبان اہل ہمم وبا اکرام کو زر نقد بقدر ہمت کے بطور چندہ کے ابتدا

یا بعد موقوف کرنے مدارس اسلامیہ کے یا علاوہ اسکے دینا یا کفیل مہمات اوسکے کا ہونا یا کسی نہج کی

ایسی سعی ومعاونت کرنے کہ جس سے انعقاد یا صورت قیام علی الدوام مدرسہ موجدہ کا متصور

ہو حرام اور ممنوع اور نادرست وناروا ہے فقط ........



| | | |
|---|---|---|
| | جواب استفتا از طرف علمائے رامپور | |

الجواب درست نہیں ہے لقولہ تعالی تعاونوا علی البر والتقوی ؕ

ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واللہ اعلم نمقہ العبد الآثم الاواہ ؕ

محمد سعد اللہ عفی عنہ

ھو اللہ الصمد



بے شک درست نہیں ہے بلکہ حرام اور کفر ہے للآیۃ

المذکورۃ ولقولہ علیہ الصلوۃ والسلام الدال علے

الخیر کفاعلہ والدال علی الشر کفاعلہ واللہ تعالی اعلم

وعلمہ احکم نمقہ عبد الاثیم

عبد الکریم عفی عنہ ...



الجواب صحیح    الجواب حق فماذا بعد الحق الا الضلال    المجیب مصیب

مولوی محمد اسحاق ... نور النبی ولد    اسعد الله ... ۱۲۸۶ لطف الله    ... محمد حبیب ...    سید حسن ۱۲۹۰

مدرس مدرسہ

مدرس

غلام ... عبد الله خان ولد    ظہور الحق    الجواب صحیح بلا مریہ    محمد ریاض الدین

## خط

چونکہ ایک خط مع استفتا برا دستخط خدمت مین مولوی محمد احسن صاحب مدرس اسکول سرکار واقع بریلی بھیجا تھا جواب اوس کا مورخہ ۱۳ جولائی مطابق ۹ جمادی الثانی سنہ حال موصولہ ۱۰ جمادی الثانی جو یہان آیا درج اخبار ہذا ہے فقط

جناب مخدوم بندہ زاد مجدہم

بس از سلام مسنون التماس ہے کہ نوازشنامہ ممتاز ہوا استفتاے مرسلہ بھی پہونچا جواب اوسکا بدون رجوع کتب کے دشوار ہے اور رجوع کتب کی بھی فرصت درکار ہے میری دانست مین جو جواب مولوی عبد الحی صاحب نے لکھا ہے کافی و وافی ہے جب اوسکو طبع فرمائیے میرا نام بھی اوسکے ذیل مین درج فرمائیے فقط

الراقم محمد احسن عفی عنہ

چونکہ یہ استفتا مع دستخط مولوی عبد الحی صاحب نمبر ۱ مین طبع ہو چکا ہے لہذا اس مقام پر تحریر مولوی محمد احسن صاحب کی درج کی گئی فقط

## جواب استفتا از طرف مولوی محمد امداد العلی صاحب امروہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو شخص کہے کہ جو متعدد مسائل مین مسلمانون سے اختلاف رکھے وہ اوق مسلمان نہین والا لفظ مسلمانونکا ساتھہ لفظ بعض کے مقید کرنا اسی سبب سے نسبت شریعت غرا احمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی الفاظ بے ادبی اور بیحیائی کے کہتا ہے چنانچہ لفظ بدعات محدثات اور غلط خیال اجماع اور خطا سے اجتہادات اور ڈھکوسلہ قیاسات اور شکنجہ اصول فقہ مخترعہ وغیرہ کہتا ہے اور یہی کہتا ہے کہ اکثر عالمون نے

قرآن مجید میں غلط فہمی کی ہے اور تفسیرین یہودیون کے قصون سے بھری ہین یہ اقوال اوسکے دلالت
کرتے ہین جہالت اور ضلالت اور بیدینی اور بیحیائی اوسکی پر اور یہ بھی کہنا ہے تفاسیر رومن کیتھلک کے فرقے سے
اخذ کی ہین اور احادیث کی کتابون کی کوئی حدیث قابل یقین نہین بہری کی کتابین مانند [illegible] الف لیلہ
کے ہے یہ الفاظ بے ادبی اور بے حیائی کے نسبت تفاسیر معتبرہ کے اور نسبت احادیث صحیحہ کے خصوصا وہ کہ
مطابق ہین مضامین قرآن مجید کے دلالت کرتی ہین کمال خباثت اور بیدینی اوسکی پر اور یہی حجیت [illegible]
است اور [illegible] اتباع اجماع کی اور یہی ہونا مخالف اوسکے کا اور حجت قطعی ہونا قیاس شرعی کا ثابت ہے
قرآن مجید سے قال اللہ تعالی وتبارک کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون
عن المنکر وتؤمنون باللہ وایضا وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون
الرسول علیکم شہیدا ایضا فاعتبروا یا اولی الابصار پس انکار ان امور کا کہ ثابت ہین قرآن
مجید اور دلائل تفسیریہ سے اور اجماع امت سے اور انکار وجود شیطان لعین کا اور آسمان مین اور ملائکہ
مقربین [illegible] عموم طوفان نوح اور عموم بعثت اونکی کا کہ ثابت ہے فرقان حمید سے کفر ہے اور منکر انکا [illegible] مرتد ہے
اور جلال [illegible] کا لائق ہے کہ لگائے اور تعذیب کے اور قرار دینے والا معراج شریف کو کہ
ثابت ہے قرآن مجید اور احادیث رسول حمید سے بیداری مین بیچ خواب کے سخت پلید ہے اور اصرار کرنیوالا اوپر
[illegible] روح [illegible] مثل جانور [illegible] کے ہے پس چندہ دینا ایسے شخص کو واسطے مدرسہ قرار کے اوسکے ہرگز
جائز نہین بلکہ حرام اور ممنوع ہے اور چندہ دینا مدرسہ اسلامیہ دیوبند کو جو [illegible] مین سبب خوب اور ضروری ہے
اور ساعی اوسمین مثاب و ماجور ہے انا اللہ الرب الغفور وکتبہ محمد [illegible] العلی امروہی

ہذا الجواب حق والمجیب محق ...... کریم بخش عفی عنہ

ہو الصواب

یہ شخص تو مسلمان قطعا نہین اسلیے کہ کہتا ہے تفسیرین یہودیون کے قصون سے بھری ہوئی ہین اور رومن
کیتھلک کے فرقے سے اخذ کی گئی ہین اور فی الحقیقت یہ نسبت تفسیرون کے نہین کہا بلکہ دربردہ طعن ہے قرآن مجید
کے حالت پر گویا یون کہا کہ قصص یہودیون کے جو قرآن مین مذکور ہین سب رومن کیتھلک کے فرقے
سے ماخوذ ہین اسلیے جو قصص قرآن کے ہین بعینہ وہی تفاسیر مین مذکور ہین اگر فرق ہے تو لفظا اجمال و
تفصیل کا فرق ہے اور مجمل و مفصل کا اصل مضمون ایک ہی ہوتا ہے جبکہ یہ کہا قصص مذکورہ فی القرآن

یہ دین کی پھیلانے کا ذریعہ ہے راضی ہو دین تو صریح انکار دین و جناب نبوت ہوا کیا یہ کفر قطعی ہے اور دوسرا شخص کو کہ جو حکم
جہان کے مسلمین کا ہیں سب کے برخلاف ہو تیس موعود جہنم ہوا قال اللہ تعالیٰ و تبارک ومن یتبع غیر سبیل المومنین نولہ
ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا ○ محمد الحسن عفی اللہ عنہ وثوبہ و بستر عیوبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ شخص بظاہر مسلمان ہے اپنے تئیں ظاہر کرتا ہے لیکن باطن ارادہ تخریب اسلام کا کرتا ہے اور یہ شخص مید بین ہے منافق
مذبذبین بین ذلک لا الی ہؤلاء ولا الی ہؤلاء یہود اور نصاریٰ میں سے نہیں ہے نہ اہل اسلام
مذہب جامع جمہور اسلام سے اختلاف کرنا اور نام اوسکا حقیقت اسلام رکھنا کمال بیعقلی شخص مذکور پر
دلالت کرتا ہے فقط سید تقیر علی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## جواب استفتا از طرف علمائی بھوپال

جواب اس سوال کا اگرچہ مستدعی تفصیل اور لائق تطویل ہے لیکن بوجہ بداختلال عقیدہ صاحب اقوال مندرجہ
سوال تحقیق مجال اجمال پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ یہ شخص بادیہ پیمای حیرت ہوا صاحب عقیدہ اہل نار منکر ضروریات
دین و متبع غیر سبیل المومنین و سواد اعظم کافہ مسلمین ہے اور اوسکی گمراہی و ضلال ہویدا حال ہر کہ پیروی
متبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا بوجہ اتم دال ہے اور تقریر بنا ایسے مدرسہ کہ مقصود
از تلبیس ابلیس ہے سراسر معصیت اور عین قباحت ہے بلکہ فی الحقیقۃ شرک شرک و شرک بدعت وضلالت کی ہے چنانچہ
ارباب دانش گرامی منش پر یہ امر روشن و مبرہن ہے اور اگرچہ ہر فرد بشر اپنا عقیدہ اور مذہب کو بہتر جانتا ہے
مگر وہ عقیدہ و دین پیش رب العالمین مقبول ہے کہ جسمیں نہ شرک کا شمول اور نہ بدعت معمول ہو پس وہ مذہب
و طریق جو اعتقاد توحید سے معمور اور شرک و بدعت سے دور ہو وہی دین واجب الیقین اور موافق شریعت سید
المرسلین کی ہے اور وہی ایمان بالغیب بلا شک و ریب ہے اور اسیطرح بہتر وہی بشر پیش نظر خالق اکبر ہے کہ جو متبع
خیر البشر ساقی کوثر ہوا اور وہی شخص مستحق مغفرت و مورد عنایت جناب احدیت ہے کہ جو ثابت اسطریق سنت
رسول مختار حبیب کردگار و صحابہ اخیار ہو چنانچہ مصداق اس اطلاق کی یہ حدیث شریف ہے ستفترق
امتی علی ثلث وسبعین فرقۃ کلہم فی النار الا واحدۃ وہم الذین ما انا علیہ واصحابی پس جو شخص اس طریق
ناجیہ سے برخلاف اور اوس جادہ اور شیوہ سے انحراف پر ہو تو وہ پیرو نہ قول رسول کو

نہ اوس کی تعلیم کو تسلیم کرتا ہو و ماذا بعد الحق الا الضلال اور یہ ہر گاہ کہ خلاف طریق سنت و جماعت کے
اعتبار کرنا عین معصیت و ضلالت ہے تو ہم سو اعانت و امداد و صرف اموال ایسے محل مین عمل اور عند اللہ
عمل بلا بدل ہی بلکہ بنص قرآنی و کلام ربانی ممنوع و نامشروع ہے کما قال تعالیٰ و تعاونوا علی البر و التقوی
ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان اور جو لوگ زر چندہ کو مدارس اسلامیہ سے موقوف کر کے مدرسۂ تلبیس ابلیس
مین صرف کرین وہ مصداق اس آیت کریمہ کی بالاتفاق ہین اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالہدی فما ربحت
تجارتہم وما کانوا مہتدین ○ اور جواب مفصل اور مطول مبین فساد ہر ہر عقیدہ باطلہ شخص مذکور بدلائل عقلیہ
و نقلیہ جداگانہ مسطور ہوگا اور عنقریب سے نزدیک سائل کے پہونچیگا واللہ ولی الہدایۃ ومنہ التوفیق و
الشاید فقط المجیب العبد المنیب زین العابدین قاضی حال بھوپال عفا اللہ عنہ آمین




الجواب صحیح و حق صریح
احقر الکل احمد گل عفی عنہ

المجیب مصیب
کتبہ محمد جان عفا عنہ الرحمن

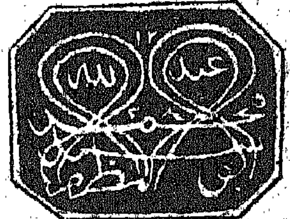
قد اصاب من اجاب
سید محمد عفا عنہ الصمد





بسم اللہ الرحمن الرحیم

شخص مذکور اگرچہ بذات خود بباعث انکار ضروریات دین کے بادیہ پیماے دار البوار ہے لیکن بدتر اوس سے
یہ ہے کہ ضال مذکور بحیلہ دام گستری احداث مدرسۂ تلبیس نائب ابلیس ہوکر مضل و سرغنہ ہوا چاہتا ہے اور خلق خدا کو
دام شیطانی کے حیلہ سے گمراہ کیا چاہتا ہے اور جو شخص چندہ مدرسۂ دام شیطانی مذکور مین شریک ہوگا جیسا کہ مو
اس حدیث شریف کے ہادم بناے اسلام ہوگا نعوذ باللہ من ذالک اور جواب مرقومہ صحیح ہے لا ریب فیہ
من اعان اہل البدعۃ فقد ہدم الاسلام
حررہ المعتصم بحبل اللہ محمد سعید عبد اللہ
مفتی حال بھوپال



اصاب من اجاب
مفتی محمد رسول عفی عنہ ......




والمجیب مصیب
ذو الفقار احمد ..........



## استفتا وجواب مجتہدین مذہب امامیہ مشعر بہ چندہ ندینے مدرسہ خیالی سید احمد خانصاحب بہادر کے

کیا فرماتے ہین علماے اسلام اسمین کہ علیگڈھ کانپور سہارنپور دیوبند دہلی لاہور وغیرہ بلاد مین مدارس اسلامیہ ہین جنمین صرف و نحو فقہ اصول حدیث تفسیر فرائض منطق حکمت پڑھی جاتی ہی مسلمانون کے چندہ سے مقرر ہین اب ایک شخص جسکے یہ اقوال ہین کہ ہمکو متعدد مسایل مین مسلمانون سے اختلاف ہی جو مذہب نیچر یعنی اصلی حالات فطرت انسانی کے خلاف ہی وہ صحیح نہین اور جو نیچر کے مطابق ہین وہ صرف ایک مذہب ہی جسکو مین ٹھیٹ اسلام کہتا ہون جو بدعات محدثات او غلط خیال اجماع سے اور خطاے اجتہادات سے اور ڈھکوسلے قیاسات اور شکنجہ اصول فقہ مخترعہ سے مبرا ہو اور مین سمجھتا ہون کہ جو شخص تقلید سے علاحدہ ہو کر غور کریگا یقینی جانیگا کہ اکثر عالمون نے قرآن مجید کی حالت کے نسبت غلط فہمی کی ہی تفسیرین یہودیون کے قصون سے بھری ہوئی ہین اور رومن کیتھلک کے فرقہ سے اخذ کی گئی ہین احادیث کی کتابون کی کوئی حدیث قابل یقین نہین سیر کی کتابین مانند مہابھارت او الف لیلہ کے قصے کے ہین اور سواے اسکے اوسکو انکار ہی وجود شیطان اور وجود آسمان اور ملائکہ اور عموم طوفان نوح اور عموم بعثت حضرت نوح سے پرند منخنقہ کو جسکو نصاری نے گلا گھونٹ کے مار ڈالا ہو حلال کہتا ہی معراج کو ایک خواب قرار دیتا ہی تصویر کھینچنے پر اصرار رکھتا ہی اور اوسکو جائز سمجھتا ہے اور اس قسم کی بہت امور اس شخص کی راے مین موجب تہذیب ہین ایک نیا مدرسہ اس تمہید سے مقرر کرنا چاہتا ہے کہ مدارس اسلامیہ موجودہ مانند مدرسہ علیگڈھ کانپور سہارنپور دیوبند دہلی لاہور وغیرہ لغو اور بیفائدہ ہین کچھ اونسے قومی اور تہذیب اور آزادگی حاصل نہین ہوتی ہی بلکہ عمر اون مین ضائع ہوتی ہی اور ہمیشہ آدمی اون مدارس مین پڑھنے سے غلامی کی حالت مین رہتا ہی مدرسہ جدیدہ مین تعلیم علوم دینی اور علوم دنیاوی اوس طریقہ سے ہوگی جس سے تہذیب اور آزادگی حاصل ہو پس اس مدرسہ جدیدہ مین جسکو ایسا شخص بعقیدہ اس منشا سے کہ اسمین تربیت اور تعلیم مذہبی اور غیر مذہبی اوس طریقہ سے ہو کہ جس سے وہ تہذیب جو میری راے مین ہی حاصل ہو اور وہ بے تہذیبی اور قباحت جو تعلیم مدارس اسلامیہ موجودہ سے حاصل ہے

دفع ہو بنانا چاہتا ہے مسلمانون کو ابتدا یا بعد موقوف کرنے چندہ مدارس اسلامیہ موجودہ کے
چندہ دینا باوجود خوف اعانت کے معصیت پر درست ہے یا نہیں بینوا توجروا فقط

**الجواب**

وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واتقوا الله
ان الله شدید العقاب ؕ العبد

احمد الصمد ۱۲۸۳
محمد لا اله الا الصمد
السید عباس بن حسین

ہو الله الصمد قال الله سبحانہ فی محکم الکتاب وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واتقوا الله ان الله شدید العقاب ؕ حاصل معنی والله اعلم یہ ہے کہ باہم دیگر اعانت کرو تم اوپر نیکی اور پرہیزگاری کے اور ایک دوسرے کی اعانت نہ کرو اوپر گناہ اور تعدی کے اور ڈرو تم خدا سے تحقیق کہ خدا کا عذاب سخت ہے پس بابت اس آیہ کی سب کو رعایت چاہیے فقط من السید محمد عباس جعلہ الله من الصابرین فی السراء والضراء وحین الباس کتبہ بخطہ

استفتا نسبت ترجمہ باب اول حصہ پنجم تاریخ مسلمانان منجملہ تاریخ ہندوستان مولفہ آنریبل مونٹ اسٹورٹ الفنسٹن صاحب سابق گورنر بمبئی جسکو سید احمد خان صاحب بہادر جج عدالت خفیفہ بنارس نے لکھا اسوجہ سے کہ جو اوسمین توہین آنحضرت صلی الله علیہ وسلم مذکور تھی مترجم نے اوسکا ترجمہ تو لکھا لیکن اوس توہین کو کچھ دفع نہ کیا جسطرح کہ عادت مترجم کی اوس تاریخ مین بعض جگہہ کچھ لکھنے کی اپنی طرف سے ہے

**ما قولکم رحمکم الله تعالی**

اس مسئلہ مین کہ ایک انگریزی کتاب جس مین کلمات توہین بہ نسبت آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کے لکھے ہون اور اہل اسلام کو اوسکی خبر نہ ہو اور اوس کا ترجمہ

اور اسطرح پر کرنا کہ کلمات اہانت اوس ترجمہ میں موجود ہیں اور ناراضی لوگون سے ظاہر کی جاوے اور باوجود قدرت و عدم مانع کے اوسکا رد نکیا جاوے اور اوسکی شہرت و رواج دینے میں سعی کیجاوے شرعاً کیا حکم رکھتا ہے بینوا توجروا

## عبارت ترجمہ جسمین ہے اہانت نکلتی ہے

غرضکہ وہ ایسی قوم تھی جسمین کہ بہت سے پیغمبر باطل پیدا ہوئے جبکہ انھون نے ایک دولتمند بیوہ یعنی خدیجہ سے نکاح کرلیا تو بہت جلد فارغ البالی حاصل ہوئی اور وہ ان کامون میں جنکی طرف انکی طبیعت بہت راغب تھی مصروف ہونیکا موقع اور فرصت ملی ملک عرب ایک خشک ملک ہے اور وہان نہ قدرتی زرخیزی تھی نہ درخت اور سبزہ اور دریا وغیرہ بہت کم بلکہ بالکل نہیں اسلیے اہل عرب کی طبیعت کا یہ مقتضا کہ وہ ایسی ایسی باتون اور خیالون پر مائل ہوویں جنسے ہی مین پیدا ہوتے ہون اور محمد کو ایسے تصورات و خیالات مین دل لگانیکا موقع ملا چنانچہ اسی غرض سے وہ غار حرا مین جاتے تھے اور گوشہ نشین ہونے کی عادت کرتے تھے معلوم ہوتا ہے کہ محمد ابتدا مین اپنی وعظ مین صادق اور صاف دل تھے اور اگرچہ بعد ان لوگون کے مقابلہ سے طیش کھا کر انھون نے اپنے دعوون کی تائید تلوار سے کرنی چاہی اور رفتہ رفتہ [illegible] مکر آورد اور کہ بازی کی عادت ہو گئی گو اونکی گرمجوشی کی اصل کچھ ہی ہو اور اونکے مسئلہ کی خوبی کیسی ہی ہو مگر جس سختی اور ظلم کے ساتھ اس مسئلہ کا وعظ اور تعلیم لوگون کو کی گئی اور اوسکے باعث جو تعصب اور خونریزی کی لڑائیان ہوئی اسکے لحاظ سے اس مسئلہ کے موجد کو انسانون کے نہایت بڑے دشمنون مین شمار کرنا چاہیے فقط

## ہو الملہم للحق والصواب

اشاعت تنقیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بضمن ترجمہ وحکایت عن الغیر ہو یا بدون اور قبول محل عنہ کے باوجود قدرت و عدم مانع کی کمال اہانت فی الدین بل منجر الی الکفر والارتداد عن الاسلام ہے اسواسطے کہ ایسی حکایت بلاشک موجب ایذائے آنحضرت علیہ السلام ہے کیونکہ اسکا ہر مومن جو اوسپر مطلع ہو واجب و فرض ہے شفای عیاض میں ہے ذکر القاضی ان حق النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم واجب وحمایتہ ونصرتہ عن الاذی حیا ومیتا مستحق علی کل مومن انتہی ای ہو فرض علی کل من بلغتہ فالتحامی وقال اللہ تعالی والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم ان الذین یؤذون

الله ورسوله لعنهم الله الآيه وفي الشفا اعلم وفقنا الله واياك ان جميع من سب النبي صلى الله عليه وسلم او عابه او الحق نقصا في نفسه او نسبه او دينه او خصلة من خصاله او عرض به او شبهه بشئ على طريق السب له او الازراء عليه او التصغير لشانه او الغض او العيب له فهو ساب والحكم فيه حكم الساب الخ اور نيز شفا سے مذكور ہيں بعد ذكر اوس شخص كے جو تنقيص آنحضرت صلى الله عليه وسلم كى اور سے نقل كرے مسطور ہے فان كان القائل لذلك ممن تصدى لان يوخذ عنه العلم او رواية الحديث او يقطع بحكمه او شهادته او فتياه في الحقوق وجب على سامعه الاشادة بما سمع منه وتنفير الناس عنه والشهادة عليه بما قاله ووجب على من بلغه ذلك من ائمة المسلمين انكاره وبيان كفره وفساد قوله لقطع ضرره عن المسلمين وقياما بحق سيد المرسلين وكذلك ان كان ممن يعظ العامة او يؤدب الصبيان فان من هذه سريرته لا يؤمن على القاء ذلك في قلوبهم وقد حكي ان رجلا سال مالكا عمن يقول القرآن مخلوق فقال الامام مالك قائله كافر فاقتلوه فقال انما حكيته عن غيري فقال مالك انما سمعناه منك وهذا على الزجر والتغليظ بدليل انه لم ينفذ قتله وهجرت رواية اشعار هجوه صلى الله عليه وسلم وسبه فحكم هذا حكم الساب نفسه وقال ابو عبيد القاسم بن سلام من حفظ شطر بيت مما هجي به النبي صلى الله عليه وسلم فهو كفر وقد ذكر بعض من الف في الاجماع اجماع المسلمين على تحريم رواية ما هجي به النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وكتابته وقراءته وتركه متى وجد دون محو انتهى مختصرا اور فتاوى قاضيخان ميں مذكور ہے اذا عاب الرجل النبي عليه السلام في شئ كان كافرا انتهى والله اعلم بالصواب وعنده ام الكتاب كتبه العبد الاثم الاواه

ان هذا الجواب قرين بالحق والصواب انا احقر الطلاب

ان هذا الجواب صحيح

ظهور الحق ۱۲۵۸

محمد لطف الله ۱۲۶۵

خادم شريعت رسول الله قاضي مفتي محمد سعد الله سنه ۱۲۴۹ هجري

الجواب هو الجواب والله اعلم بالصواب

محمد ظهور علي

الجواب صحيح

محمد حبيب الله ۱۲۶۴

محمد نور النبي ۱۲۶۱

## جواب

اس ترجمہ میں صریح کلمات کفر کے ہیں جو شخص اس ترجمہ کو تسلیم کریگا اور رواج دیگا اور ان کلمات کو اچھا جانیگا اور اوسکے رواج پذیر اضی ہوگا اور مسلمانوں کو اوسکے پڑھانے اور تعلیم پر رغبت

دلاویگا بیشک وہ شخص کافر مردود ہوگا اور دشمن اور مخالف اللہ تعالی و محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ آلہ وسلم کا ہوگا اور مسلمانوں کو ہرگز اس ترجمہ کا پڑھنا جائز اور درست نہیں ہی بلکہ حرام ہے
اسواسطے کہ اوسکے پڑھنے سے دین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکلجاتا ہی اور لائق
دوزخ ابدی کا ہوتا ہی چنانچہ آیات قرآن شریف سے یہ مضمون معلوم ہوتا ہی ومن یشاقق
الرسول من بعد ما تبین له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم وساءت مصيرا
اور دوسری آیۃ یہ ہی ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو في الآخرة من الخاسرین
اور تیسری آیۃ یہ ہی ذلک بانهم شاقوا الله ورسوله ومن يشاقق الله ورسوله فان الله
شديد العقاب ذلكم فذوقوه وان للكافرين عذاب النار اور چوتھی آیۃ یہ ہی ان الذین
كفروا بالله وظلموا بنبيه بكتمان نعته لم يكن الله ليغفر لهم ولا ليهديهم طريقا من الطرق
الا طريق جهنم اي الطريق المودي اليها خالدين مقدرين الخلود فيها اذا دخلوها ابدا وكان ذلك
على الله يسيرا جلالین اور پانچویں آیۃ یہ ہی ان الذین امنوا بموسى وهم اليهود ثم كفروا
لعبادة العجل ثم آمنوا بعده ثم كفروا بعيسى ثم ازدادوا كفرا بمحمد لم يكن الله ليغفر لهم ما اقاموا عليه
ولا ليهديهم سبيلا طريقا الى الحق ١٢ جلالین اور آیات شریفہ اسیطرح کی مضمون کی کلام اللہ شریف
میں بہت موجود ہیں لیکن واسطے نصیحت کے یہی آیات حمدہ وحدہ کافی اور شافی ہیں ١٢ محمد عالم علی عفی عنہ

محمد عالم علی ۱۲۸۳

## الجواب

توہین جناب سید المرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیمات کفر ہی من سب الرسول
صلی اللہ علیہ وسلم فانہ مرتد کذا فی الدر المختار من قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہزم فی
بعض غزواتہ ساب فان تاب فیہا والا قتل کذا فی زاد اللبیب من جوز زوال العقل عن الانبیاء
یخشی علیہ الکفر ومن جوز زوال النبوۃ من نبی فانہ یصیر کافرا کذا فی تمہید العقائد لو قال
جامہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ریشاک بود او قال قد کان طویل الظفر فقد قیل کفر مطلقا وقد قیل
یکفر اذا قال علی وجہ الاہانۃ وافتی ابو الحسن القابسی رحمہ فیمن قال فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الجمال یتیم ابی طالب بالقتل وقال صاحب سحنون من قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان اسود یقتل وکذلک حکم من غمصہ او عیرہ برعایۃ الغنم او السہو والنسیان او السحر او ما اصابہ

من سبیح اوضربة لبعض جیوشه او اذی من عدوه او شدة من زمنه او بالمیل الی نسائه فحکم هذا
کله لمن قصد به نقصه القتل کذا قال الحلبی من شبه النبی صلی الله علیه وسلم بشیء علی طریق السب له
والازراء علیه والتصغیر لشانه او الغض منه والعیب له فهو ساب یقتل وان کان القائل لما قال
فی حقه علیه السلام غیر قاصد للسب والازراء ولا معتقد له ولکنه تکلم فی حقه علیه السلام بکلمة الکفر من
او تکذیبه او اضافة ما لا یجوز علیه او نفی ما یجب له مما هو فی حقه علیه السلام نقیصة وان ظهر بدلیل حاله
انه لم یتعمد ذمه ولم یقصد سبه فحکم هذا الوجه حکم الوجه الاول کذا فی الشفاء ان عبارتون سے صاف ظاہر
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کلمات توہین زبان پر لانے سے بے ارادہ توہین کے بھی کفر
ہے بلکہ روایت کرنی ایسی کلمات کی بھی کفر ہے وذکر الشفاء ان حکاه علیه السلام فحکمه حکم الساب
تقبیحه لو اخذ و یقوله و لا تنفعه نسبته الی غیره فیبادر بقتله وقد قال ابو عبیدة من حفظ شطر بیت مما
هجی النبی صلی الله علیه وسلم فهو کفر کذا فی الشفاء ایضا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ تو بہت ہی
بڑا ہے جو لوگ کہ آنحضرت سے کوئی خاص نسبت رکھتے ہین اونکی تحقیر بھی کفر لکھی ہے من قال لعالم
عویلم او لعلوی علیوی ای بصیغة التصغیر للتحقیر کفر کذا فی شرح الفقه الاکبر اس صورت مین کلمات توہین
او تکذیب جناب حضرت سید الاولین والآخرین کے جیسی سوال مین مذکور ہے بابت انگریزی سے
اردو مین ترجمہ کرنا اور اوسکا رواج دینا بے اکراہ بادشاہ کے بلاشبہ کفر ہے اور نصرانیت محض
اسواسطے کہ بادشاہ نصاری کیطرف سے اہل اسلام کو ترغیب بھی ان امور کی نہین ہے چہ جائیکہ
اکراہ بہین جو شخص اس عہد مین ایسا کام کرے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان کلمات کو برا نہین جانتا
اور اونکے رواج پانے سے راضی ہے اور راغب ہے اور رضا اور رغبت توہین اور تکذیب سید المرسلین ہے
عین کفر ہے اور جو اکراہ کہ شریعت مین عذر ہو سکتی تھی وہ یہ ہے کہ کوئی کافر بادشاہ کہے کہ تو اونکی
اہانت کی کر ورنہ تجکو قتل کرونگا یا تیرا کوئی عضو کاٹ ڈالونگا اور اس شخص کو بھی گمان



غالب ہو کہ یہ بادشاہ ایسا ہی کریگا تو اس حالت مین ایسے کلمات زبان پر
جاری کرنا اور دل سے اونکا انکار رکھنا اگرچہ کفر نہین ہے مگر رکنا اور مارا جانا بہتر
اور ثواب ہے جیسا کہ در المختار وغیرہ کتابون مین مذکور ہے فقط محمد حسین تمنا
الجواب صحیح واللہ الموفق والمجیب المصیب اللهم لا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر همنا ولا مبلغ علمنا

ولا تؤاخذنا بعقلنا ونعوذ بک من علم لا ینفع ومن شر کل غبی یطغینا کتبہ محمد احسن الصدیقی

محمد احسن

## الجواب

انظروا الی ما قال ولا تنظروا الی من قال ۔ اقول وبہ ثقتی کہ کلمات توہین نسبت ذات پاک افضل الرسل واعظمہم عند اللہ قدراً ومرتبۃً کہ درج استفتا ہین اسکے کلمات کفر ہونے مین کسیطرحکا شک اور شبہ نہین کیونکہ اصل اور بنیاد دین اور ایمان کے تصدیق رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے تمام ضروریات دین کیا بلکہ خود دین اسلام اسپر متفرع اور مبنی ہے پس اس قسم کے کلمات کاذبہ باطلہ کا بلا اکراہ اور الجاء کہ جسمین خوف جان کا ہو زبان پر لانا باہم اس سے کہ اوس کے قایل کے کچھ ہی غایت اور غرض ہو دائرہ اسلام سے خارج ہوتا اور ربقہ ایمان سے اپنے تئین باہر کرتا ہے اسواسطے کہ اشاعت ان عبارات کی اگر بغرض تصدیق اور سچا سمجھ لینے کسی دشمن عقل کے ان حکایات کاذبہ اور شرباتی واہیہ کو ہو تو ظاہر ہے کہ یہ کام سوائے کافر اور مرتد کے دوسرے کا ہرگز نہین ہو سکتا اور اگر منظور اس رواج اور شہرت سے کوئی اور غرض خاص مثل وجاہت اور نام آوری وغیرہ کے مرکوز خاطر کے ہو تو بھی مرتکب ایسے فعل شنیع کا کافر ہی ہوگا کہ اوسنے بخیال حصول اپنی ایک غرض نفسانی کی کلمات توہین کے کہ بالکل جھوٹھ اور افترائے محض ہین نسبت سرور انبیا علیہ افضل الصلوۃ والثنا کے اپنی زبان پر لانا اور اپنی قلم سے اونکا تحریر کرکے بذریعہ چھاپے کے مشتہر عوام اور خواص کرنا پسند کیا اور تجویز کیا کہ اوسکے نزدیک غرض نفسانی کا حاصل ہونا مقابلہ ایسے کفریات کے راجح اور مقدم ٹھہرا اور یہ بھی واضح ہو کہ ایسے شخص کے حق مین وہ جو بعض متکلمین نے بیچ انکار غیر ضروریات دین کے ایک فرق نازک نکالکے فرمایا ہے کہ التزام کفر سے کافر ہوتا ہے نہ لزوم کفر سے کچھ مفید نہوگا اسواسطے کہ اول تو یہ فرق غیر ضروریات مین ہے ضروری مین بالضرور نہین دوسرے لزوم کفر کی تقدیر پر ثبوت کفر کا تو لا کلام ہے ہوگا البتہ اثبات کفر اور اطلاق اوسکا ایسے شخص پر احتیاطاً جائے سخن رہیگا بہرحال اسارت حال اور شناعت مقال ایسے شخص کے ہرگز کسی محمل صحیح اور محل درست پر کہ جسسے تکفیر اوسکی متردد فیہ ہو حسب قانون ملت مصطفویہ اور دستور شریعت بیضا حنفیہ کے ٹھیک نہیں بیٹھتے والغیب عند اللہ

حسن احمد حبیب دل من رضی

اقول وباللہ التوفیق کہ توہین وتحقیر بہ نسبت ذات پاک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے بے شبہ کفر ہے اور جو کتاب کہ اوسمین کلمات توہین وتحقیر وتنقیص
بہ نسبت حضور کے لکھے ہوں معتقد اور مروج اوسکا بیشک کافر و مردود ہے شیخ ابن ابی جمرہ رحمۃ اللہ نے بہجۃ
المنتقد شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے نقل الکل ان من قال نقصًا یدل علی شئی من التنقیص فی حقہ علیہ السلام
من ای وجہ کان او ازدرایہ ای شانہ او قصا بہ شیئًا ما من ای المحتملات والوجوہ کان یقتل
الخ اور اشباہ میں لکھا ہے ویکفر اذا شک فی صدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم او سبہ او نقصہ او
صغرہ الخ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین فقط سید شاہ علی عفی عنہ

محبوب علی سید شاہ علی ولدہ

اعلم ان الاستخفاف بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کفر فکل من عاب النبی صلی
اللہ علیہ وسلم والحق بہ نقصانًا فی نفسہ او نسبہ او خصلۃ من خصالہ او نسب الیہ ما لا
یلیق بمنصبہ کفر لیستحل ذلک او یعتقد احرمتہ قال القونوی ولو تلفظ بکلمۃ الکفر طائعًا غیر معتقد لہ یکفر
لانہ راض بمباشرتہ وان لم یرض بحکمہ کالہازل بہ فانہ یکفر وان لم یرض بحکمہ ولا یعذر بالجہل وہذا عند
عامۃ العلماء خلافًا للبعض کذا فی خلاصۃ روی عن ابی یوسف رحمہ انہ قیل بحضرۃ الخلیفۃ المامون
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یحب القرع فقال رجل انا لا احبہ فامر ابو یوسف رحمہ باحضار النطع
والسیف فقال الرجل استغفر اللہ مما ذکرتہ ومن جمیع ما یوجب الکفر اشہد ان لا الہ الا اللہ
واشہد ان محمدًا عبدہ ورسولہ فترکہ ولم یقتلہ انتہی نقل الفاضل الحلبی عن محمد بن سحنون اجمع العلماء
علی ان شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم والمتنقص لہ کافر والوعید جار علیہ بعذاب اللہ تعالی وحکمہ
عند الائمۃ القتل ومن شک فی کفرہ وعذابہ کفر وعن ابن غیاث الکتاب والسنۃ موجبان ان
من قصد النبی صلی اللہ علیہ وسلم باذی او نقص معرضًا او مصرحًا وان قل فقتلہ واجب فی فتاوی
قاضیخان اذا عاب الرجل النبی علیہ السلام فی شئی کان کافرًا قال بعض العلماء لو قال لشعر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم شعیر فقد کفر وعن ابی حفص الکبیر رحمہ من عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشعرۃ
من شعراتہ فقد کفر وذکر فی الاصل ان شتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کفر ولو قال جن النبی علیہ السلام
ذکر فی نوادر الصلوۃ انہ کفر ویجوز ان یقال اغمی علی النبی علیہ الصلوۃ والسلام انتہی بلفظہ قال

صاحب الشفاء وقد تقدم الکلام فی قتل القاصد سبه والازراء به فهذا وجه بین لا اشکال فی وجوب
القتل فیه والوجه الثانی لاحق به فی البیان والجلاء وهو ان یکون القائل لما قال فی جهته صلی اللہ علیه
وسلم غیر قاصد للسب والازراء ولا معتقد له ولکنه تکلم فی جهته بکلمة لا یلیق به من سبه او تکذیبه او
اضافة ما لا یجوز علیه او نفی ما یجب له مما هو فی حقه صلی اللہ علیه وسلم نقیصة مثل ان ینسب الیه اتیان کبیرة او مداهنة فی تبلیغ الرسالة
او التعرض لشرف نسبه او وفور علمه وزهده ویاتی بسفه من القول وقبیح من الکلام وان ظهر بدلیل
حاله انه لم یتعمد ذمه ولم یقصد سبه اما الجهالة حملته علی ما قال او الضجر او السکر اضطره الیه او قلة
مراقبته وضبط للسانه وتهور فی کلامه فحکم هذا الوجه حکم الوجه الاول القتل اذ لا یعذر احد فی الکفر
بالجهالة ولا بدعوی زلل اللسان اذا کان عقله فی اصل فطرته سلیما الا من اکره وقلبه مطمئن بالایمان
کذا فی الجلپی وفی الاشباه عبادة الصنم کفر ولا اعتبار بما فی قلبه وکذا لو سخر بقوله صلی
اللہ علیه وسلم او کشف عنده عورته وفیه ایضا ویکفر اذا شک فی صدق النبی صلی اللہ علیه و
سلم او سبه او نقصه او صغره فی الحموی ولو قال ذلک الرجل قال کذا یعنی النبی صلی اللہ علیه
وسلم یکفر هذا واللہ اعلم وعلمه اتم واحکم * حرره العبد العاصی محمد نقی علی عفی عنه
سید کلب علی بریلوی عفی عنه
مولوی محمد اسمعیل خان ولایتی

مولوی [illegible] محمد نقی علی ولد [illegible]

سید کلب علی ١٢٨٣

## سوال

اگر کسی شخص مشرک یا نصرانی نے کوئی کتاب کسی علم میں جو مفید عام ہو بنائی اور اوسمین کسی مقام پر کلمات شرک یا اہانت جناب رسالت مآب صلعم کی لکھدیا بعد ازان اوس کتاب کی نقل کوئی مومن اس نیت سے لکھے کہ اوسکے مسائل مفید عام سے ہر شخص مستفید ہو اور جو کلمات شرک و یا اہانت کے اوسنے لکھے ہین اوس سے مسلمان مطلع ہو کر قدرت تردید حاصل کرین تو اوس شخص ناقل یا مترجم کے نسبت شرعًا کیا حکم ہے جواب اس مسئلہ جزئی کا مفصل بسند کتاب تحریر فرمائیے

## الجواب

اسمین شک نہین کہ کلمات توہین نسبت جناب ختمی مآب علیہ وآلہ واصحابہ افضل الصلوۃ کے زبان پر جاری کرنا بلا قصد اور اعتقاد اہانت اور ازراء کے کفر ہے لکن ایسے کلمات خبیثہ کا متکلم

کا مستحق کردن مارنے کا کر دیتا ہے ہر چند کہ جملہ اعمال اور افعال حسنہ خواہ قبیحہ میں نیت اور قصد اور اعتقاد کو دخل ہو مگر خاص یہ مسئلہ توہین کہ آپ میں بموجب روایۃ مفصلہ کے تنہا تعبیر اور تکلم ہی ان کلمات خبیثہ کا متکلم کو مہدور الدم اور مباح القتل کر دیتا ہے قال القاضی ابو الفضل رضی اللہ عنہ تقدم الکلام فی قتل القاصد لسبہ والازراء بہ وغمصہ بای وجہ کان من ممکن او محال فہذا وجہ بین لا اشکال فیہ الوجہ الثانی لاحق بہ فی البیان والجلاء وہو ان یکون القائل لما قال فی جہتہ علیہ السلام غیر قاصد للسب والازراء ولا معتقد لہ ولکنہ تکلم فی جہتہ بکلمۃ الکفر من لعنہ او سبہ او تکذیبہ او اضافۃ ما لا یجوز علیہ او نفی ما یجب لہ مما ہو فی حقہ نقیصۃ مثل ان ینسب الیہ اتیان کبیرۃ او مداہنۃ فی تبلیغ الرسالۃ او فی حکم بین الناس او یغض من مرتبتہ او شرف نسبہ او وفور علمہ او زہدہ او تکذیب بما اشتہر من امور اخبر بہا صلی اللہ علیہ وسلم وتواتر الخبر بہا عن غیر قصد او رد خبرہ علیہ السلام او یاتی بسفہ من القول وقبیح من الکلام ونوع من السب فی جہتہ وان ظہر بدلیل حالہ انہ لم یتعمد ذمہ ولم یقصد سبہ اما لجہالۃ حملتہ علی ما قالہ او لضجر او سکر اضطرہ الیہ او قلۃ مراقبۃ وضبط للسانہ وعجرفۃ وتہور فی کلامہ فحکم ہذا الوجہ الاول القتل دون تلعثم اذ لا یعذر احد فی الکفر بالجہالۃ ولا بدعوی زلل اللسان ولا بشیء مما ذکرناہ اذا کان عقلہ فی فطرتہ سلیما الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان انتہی شفاء قاضی عیاض۔ الیس ناقل اور مترجم ان کلمات خبیثہ کا اگر باوجود قدرت ترجمہ اور نقل کے قوۃ اور استعداد رد کی ایسے براہین قویہ کی بھی رکھتا ہو تو اوسکو بتقدیر تحریر ترجمہ کے فرض عین ہوگا کہ اوس ترجمہ کے ذیل میں اوسکا رد مدلل ان شکوک کا بھی ضرور ہی لکھے ورنہ ایسے ہذیانات اور مندرجہ مستفتی یعنی اخبار اور حکایات واشاعت کو ہر موافق و مخالف کی نظر سے گذراتا ہو کس طرح معذور اور معفو نہیں ہو سکتا ہے اور اگر ایسا شخص ہے کہ قدرت و لیاقت اوس کی رد کرنے کی نہیں رکھتا وہ اصل کلام کو اور قدرت ترجمہ کی بقدر کفایت رکھتا ہو اور بوجہ قلت علم کے سبب جواب لکھنے میں عاجز ہو تو اوس کو چاہیے کہ کسی ایک ذی علم شخص کے حضور میں بیان ان تراجم کا مروجہ درست اور جائز ہوگا جو کہ اسکا رد لکھ سکتے ہوں اور جب تک اس کتاب کے جواب الیس میں قاصر ہوں اشاعت در اخبار ان تراجم کا الطبع تاریخ کی بلا ضرورت اور اظہار اپنی کفریات اور انکار کی نشانی رضا کی ہے کس طرح مانع اوس کی خروج کی دائرہ ایمان اور حیطۂ اسلام سے اور دخول کرنے کا کفر میں نہیں ہو سکتی لیس یہی حکم ہے ایسے شخص کا ظاہر میں اور سرائر کا الغیب عند اللہ + وانا العبد المفتقر الی اللہ احمد حسن عفی عنہ

المجیب مصیب محمد احسن الصدیقی حنفی

## خاتمۃ الطبع

سپاس بیحد و قیاس اوس کریم کارساز کو زیبا ہی کہ جسنے وجود افلاک کو انوار ثوابت و سیارہ سے پُر نور فرمایا او گلزار
جہان کو گلہاے انواع و اقسام سے معمور فرمایا عرش و کرسی کو اپنی قدرت کاملہ سے ہویدا کیا اور ملائکہ کو
واسطے تسبیح و تہلیل کے پیدا کیا انبیای مرسل کو ہدایت خلائق کا حکم فرمایا اور گلشن فردوس کو آرامگاہ اہل
ایمان بنایا جہنم کو مسکن ملحدین قرار دیا اور عزازیل کو بعدول حکم راندہ درگاہ کیا اور واسطے جزای اعمال
کے روز حشر موعود ہی منکر اوسکا ملحد و مردود ہی اور درود و سلام اوس سرور کائنات فخر موجودات سلطان
المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین محبوب رب العالمین محمد مصطفے احمد مجتبے صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کو نیر انوار
جسکا عالم طفولیت مین بحکم مالک تقدیر ملائکہ نے شق صدر کیا اور نور معرفت سے بھر دیا اور خلعت رسالت سے سرفراز
ہوکر شب معراج کو بمرکب براق ہفت افلاک کو ایک آن مین طی فرمایا پھر سدرۃ المنتہی سے بسواری رفرف عرش
و کرسی پر پہونچکر قرب قاب قوسین او ادنی کا رتبہ پایا اور باغ عالم کو خس و خاشاک کفر و زندقہ سے صاف
فرمایا زقوم الحاد کو بیخ و بن سے گرایا **امابعد فقیر حقیر سید شمس الدین** المعروف بہ شیخ احمد میسوری متخلص
بہ بلیغ حضرات ارباب ایمان و اصحاب ایقان کی خدمات بابرکات مین ملتمس ہی کہ اندنون ہند مین جب در الحاد باز ہوا
اور طبع اوس پرچہ الحاد سے صفحہ کاغذ کا روسیاہ ہونا آغاز ہوا جسنے عوام ناواقف کو سبز باغ دکھایا اور دام تزویر
مین پھنسایا اوسوقت جناب فضیلت مآب کمالات انتساب حاجی حرمین شریفین زائر روضہ رسول الثقلین محرم اسرار
خفی و جلی گل گلزار زہرا و علی زبدہ خاندان مرتضوی خلاصہ دودمان مصطفوی سیدنا و مولانا سید امداد العلی
صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر کانپور کی ہمت ہاشمی و حمیت دین اسلامی جوش مین آئی فوراً رسالہ **امداد الافاق**
برجم اہل النفاق بجواب پرچہ تہذیب الاخلاق کہ در حقیقت پرچہ مذکور تہذیب اخلاق اسلام سے دور ہی بلکہ مصداق برعکس نہند
نام زنگی کافور ہی واسطے حفاظت دین مسلمان بھائیون کے تصنیف فرما کر واسطے تقسیم کرنے مسلمان بھائیون
کے بلا قیمت مطبع نظامی **محمد عبد الرحمن خان** صاحب مین باستدعای وجوابات علما فریقین
کے باہتمام تمام و صحت بالاکلام چھپوایا الحمد للہ کہ ماہ رجب سنہ [illegible] ہجری مین بحسن و خوبی انجام
ہوا جواب مسکت تہذیب الاخلاق کا تمام ہوا اللہ تعالے اسکے پڑھنے والون کو کفر و شرک و
الحاد سے بچائے اور توفیق اعمال صالح عطا فرمائے مصرعہ این دعا از من و
از جملہ جہان آمین باد ہو بالنون والصاد

## قطعہ تاریخ تصنیف و طبع

چو امداد آفاق از فضل یزدان | کہ تصنیف و طبعش خوشا نقش بستہ
بلیغ این چنین گفت تاریخ ہجرے | سر ملحدین از زمانہ شکستہ

سنہ ۱۳۰۹ ہجری

## صحت نامہ کتاب مستطاب امداد الآفاق برجم اہل النفاق

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۴ | ۱۲ | + | کے | ۱۳ | ۱۲ | قدمہ | قدیمہ | ۲۵ | ۳ | تو | وہی |
| ۵ | ۴ | + | [illegible] | ۱۶ | ۳ | باحسن | یاحسن | 〃 | ۸ | + | نہین |
| 〃 | ۵ | + | [illegible] | ۱۷ | ۱۳ | فرار | قرار | 〃 | ۱۰ | جیسے | عیسے |
| ۶ | ۲ | عذر | غدر | ۱۹ | ۱۴ | سہلین | ثہین | 〃 | ۲۱ | آمہ | آیمۃ |
| 〃 | ۲۱ | نہایت | شہایت | ۲۰ | ۶ | کیا | کیاکوئی | ۲۷ | ۲ | حھوٹ | جھوٹ |
| ۷ | ۱۴ | سے | عیسے | 〃 | ۱۹ | ابنائنا | ابنائنا | 〃 | ۳۰ | ابی یئسب | ابی ملنیب |
| ۸ | ۱۱ | لاتقذوا | لاتتخذوا | ۲۱ | ۱۰ | تھوٹی | جھوٹی | ۲۸ | ۸ | شتصل | متصل |
| ۹ | ۶ | انگریزی | انگریزی ہی | ۲۲ | ۴ | باعث | بدعت | ۳۱ | ۲۱ | تغلبت | تغلیت |
| 〃 | ۱۴ | اولیاء | اولیاءٴ | 〃 | ۶ | نہ القول | نہ القول | ۳۲ | ۱۴ | بنایا | بنا |
| 〃 | ۲۳ | مدرسۃ العلوم | کتاب رسالۃ العلوم | 〃 | ۹ | لوبات | لوبات | ۳۳ | ۱۱ | فقیہ | فقیہ |
| ۱۰ | ۴ | + | الخ | 〃 | ۱۵ | الصبحۃ | الصحۃ | ۳۴ | ۱ | سماء | اسماء |
| ۱۱ | ۹ | مہذب | مہذب | ۲۳ | ۱۱ | اسکے | اونکے | ۳۶ | ۱ | بینا | بینا |
| 〃 | ۱۳ | لکھے | قصوں | 〃 | ۱۶ | لیکن | لیکن اکثر | 〃 | ۳ | ۴ | [illegible] |
| 〃 | ۲۲ | + | ناکم | ۲۴ | ۳ | الدینی | المدینی | 〃 | ۴ | منی | پیدا ہوکے |
| ۱۲ | ۱ | تقریبا | تقریبا | 〃 | ۱۳ | + | حدیث معنعن | 〃 | ۱۲ | + | لو |
| ۱۳ | ۷ | + | اور شیر عربی | 〃 | ۲۳ | منصل | متصل | 〃 | ۱۳ | + | [illegible] |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳۷ | ۱۶ | جلیسے | جیسے | ۴۶ | ۲۲ | + | سلہ | ۶۲ | ۹ | نیچرہ | نیچریہ |
| [illegible] | ۱۷ | بہ | یہ | ۴۸ | ۱۴ | + | تو | " | ۱۴ | پیش و پس | پس و پیش |
| ۳۸ | ۶ | + | مجرد | " | ۲۲ | اری | آرہے | " | ۱۸ | بعشت | بعثت |
| ۴۰ | ۱۱ | لی | کی | ۴۹ | ۵ | انا | آتا | ۶۳ | ۲ | شر | خیر |
| " | ۱۳ | + | یہ بات | ۵۰ | ۵ | + | پیہ | " | ۱۱ | + | محشور |
| " | ۱۴ | کے | سے | " | ۷ | کھہ | کچھ | " | ۱۵ | + | دینا |
| ۴۳ | ۲ | بتیہم | بینہم | " | ۸ | + | کھانا | " | ۱۹ | بہ لطف | بلطف اللہ |
| " | ۸ | + | چھ | " | ۲۱ | + | کہ | " | ۲۳ | شقیر | نقیر |
| " | " | درجحان | ورجحان | ۵۱ | ۱۵ | ہنور | ہنوز | ۶۴ | ۳ | + | شان میں |
| " | ۲۳ | غاضر | حاضر | ۵۲ | ۱۸ | لمحدانہ ہو | ملحدانہ ہی ہو | " | ۱۷ | الطیعو | الطیعوا |
| " | " | غاضر | حاضر | " | ۲۳ | یعنی | یعنی | ۶۷ | ۱۱ | + | اما |
| ۴۴ | ۸ | نخو | نحو | ۵۳ | ۵ | دیا جائیگا | دی جائیگی | ۶۸ | ۲۳ | چہار شنبہ | چہار شنبہ |
| " | ۱۶ | غیا | غیار | " | ۱۴ | + | سینے | ۶۹ | ۵ | تحصیل | اور مجمل تحصیل |
| ۴۵ | ۴ | وین | دین | ۵۴ | ۴ | پہلے | سے پہلے | ۷۰ | ۱ | یاذوالجلال | یاذا الجلال |
| " | ۱۰ | لیے | سے لیے | " | ۱۵ | مباحث | مباحث بھی | ۷۱ | ۲۱ | کرنا | کرتا |
| " | ۲۲ | لقتل | لیقتل | ۵۷ | ۲ | + | میں | ۷۲ | ۴ | وہ | وہ احادیث |
| " | ۷ | متعمدا | متعمدًا | ۵۸ | ۷ | + | عادت | " | ۶ | امت | امت کی |
| " | ۲۳ | کبا | کیا | ۵۹ | ۴ | کرتا | رکھتا | " | ۸ | شہداء | شہدآء |
| ۴۶ | ۲ | نادا | نادًا | " | ۱۸ | القاس | القیاس | " | ۲۰ | بلکہ | بلکہ یہ |
| " | ۳ | فاولئک | فاولٰئک | ۶۱ | ۱ | + | بیٹا | " | ۲۲ | لفظ | فقط |
| " | ۴ | بعائبین | بغائبین | " | ۳ | + | [illegible] | ۷۳ | ۲ | من تبیع | و تتبع |
| " | ۵ | کلما | کلما | " | ۲۰ | + | خود | " | ۷ | اختلاف | اختلاف |
| | | | | | | | | " | ۱۳ | ومن یبیع | و یتبع |
| | | | | | | | | " | ۱۴ | نصلہ | نصلہ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
| --- | --- | --- | --- |
| ۴۴ | ۳ | بنفسہ | بنفس |
| 〃 | ۵ | اں لنک | ان لنک |
| 〃 | 〃 | اشترو | اشتروا |
| 〃 | ۸ | عفا | عفا |
| 〃 | ۱۰ | + | گمرہان |
| ۴۵ | ۱۲ | نہین | نہین ہے |
| 〃 | ۱۸ | قومی | فائدہ قومی |
| ۴۶ | ۶ | عہ | تقر |
| 〃 | ۱۲ | مونث | مونث صاحب |
| 〃 | ۱۹ | خبر | خبر |
| ۴۷ | ۵ | انہون | اونہون |
| 〃 | ۱۸ | بترجمہ | ترجمہ |
| 〃 | ۲۰ | قبول | قول |
| 〃 | ۲۲ | حمائیہ | حمایتہ |
| 〃 | 〃 | نصریۃ | نفریۃ |
| ۴۸ | ۱ | وقفنا | وقفنا |
| 〃 | ۸ | سریۃ | سریۃ |
| ۴۹ | ۷ | تشاقوا | تشاقوا |
| 〃 | ۲۱ | الیاسی | الفاسی |
| 〃 | ۱۹ | بصیر | یصیر |
| ۹۰ | ۳ | والتصغر | والتصغیر |
| 〃 | ۸ | اور | او اضافۃ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
| --- | --- | --- | --- |
| ۹۴ | ۱۳ | ولاتی | ولایتی |

**تمام شد صحت نامہ کتاب**

# مستطاب امداد الآفاق برجم اہل النفاق

## قطعۂ تاریخ طبع رسالہ امداد الآفاق از شاعر نامی شیخ بدے متخلص بکیوان بلگرامی

طبع شد این رسالۂ نامی — ظلمت طبع گمرہان را بدر
ہاتفم گفت از پئ تاریخ — کن رقم نسخۂ گرامی قدر

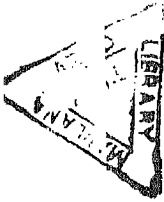
سنہ ۱۲۹۰ ہجری

**وجہ ختم بر خاتم**

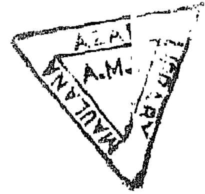
واسطے سند اثبات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی واقع کانپور کی ہے مہر و دستخط مہتمم کے کئے گئے





LIBRARY

A.M.
MAULANA
LIBRARY